SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Tuesday, November 17, 1998

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at fifty five minutes after five in the evening with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وِلله ما فی السمٰوٰت و ما فی الارض و الی الله ترجع الامورO کنتم خیر امة ا خرجت للناس تامرون بالمعروف و تنهون عن المنکر و توء منون بالله و لو امن اهل الکتب لکان خیراً لهم منهم الموء منون و اکثرهم الفسقونO

ترجمہ۔ اور جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے سب خدا ہی کا ہے اور سب کاموں کا رجوع (اور انجام) خدا ہی کی طرف ہے۔ (مومنو!) جتنی امتیں (یعنی قومیں) لوگوں میں پیدا ہوئیں تم ان سب سے بہتر ہو کہ نیک کام کرنے کو کہتے ہو اور برے کاموں سے منع کرتے ہو اور خدا پر ایمان رکھتے ہو اور اگر اہل کتاب بھی ایمان لے آتے تو ان کے لئے بہت اچھا ہوتا ۔ ان میں ایمان لانے والے بھی ہیں (لیکن تھوڑے) اور اکثر نافرمان ہیں ۔

QUESTIONS AND ANSWERS

جناب چیئرمین۔ سوال نمبر 27 الیاس احمد بلور صاحب ۔

@ 27. *Mr. Ilyas Ahmed Bilour: Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state whether it is a fact the the branches of ADBP in the country have withdrawn on window operation, if so, its reasons ?

Minister for Finance and Economic Affairs: No.

جناب چیئرمین۔ ضمنی سوال ۔ سوال نمبر 27 ۔میں نے سمجھا کہ آپ نے سوال تیار کیا ہوا ہے۔

جناب رفیق احمد شیخ۔ جناب والا! میری عینک نہیں ہے ۔

جناب چیئرمین۔ چلو عینک نہیں ہے ۔ جی ڈاکٹر عبدالحئی صاحب ۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ ۔ جناب والا ! میرا اس پر ضمنی سوال یہ ہے کہ window operation جب سے شروع کیا گیا ہے ۔ آپ مجھے اس کی تفصیل بتائیں گے پنجاب میں، سندھ میں، سرحد میں اور بلوچستان صوبہ میں اس سے لوگوں کو کتنا فائدہ ہوا اور کس طرح اس سے ہماری زرعی معیشت کو فائدہ ہوا ۔ کیا اس کی تفصیل ہمیں بتائیں گے اور کیا یہ سہولتیں تمام صوبوں میں دی گئیں ہیں ۔

Mr. Chairman: Yes, Minister for Finance.

Mr. Muhammad Ishaq Dar: Mr. Chairman, the one window operation was started in Punjab in October and November. In Sindh, it was started on 26th of October and in N.W.F.P. it was started on 2nd of November and in Balochistan also on 2nd of November. The idea was, sir, that instead of borrowers going from desk to desk and from various sections to sections, they should be entertained at one place, particularly, this was started for the *Rabi*

@ Transferred from the Food and Agriculture and Livestock Division.

Crop and the feed back is, sir, that it facilitated to get the loan quickly and as you know, sir, that the loan was upto Rs.50,000/-, it is not a large loan under the scheme. So, sir, it was like a facilitation work which was very much appreciated by the borrowers.

جناب چیئرمین: جی زاہد خان صاحب ۔

جناب محمد زاہد خان۔ جناب والا ! میرا وزیر صاحب سے یہ سوال ہے کہ یہ کہتے ہیں کہ ہم نے ۲ نومبر سے این ڈبلیو ایف پی میں شروع کی تو میں اپنے ضلع میں گیا تھا ۔ ان کا لیٹر اے ڈی بی پی بنک سے آیا تھا کہ آپ آئیں تو ہم window operation شروع کرتے ہیں لیکن ابھی تک وہاں اس پر کوئی عمل نہیں ہوا ۔بلکہ جو ابھی بھی وزیراعظم صاحب لوگوں کے ٹیلی فون سنتے ہیں اور لوگ جو self-finance کے لئے قرضے لے رہے ہیں اور جو لوگ self-finance کے لئے قرضہ لینا چاہتے ہیں وہ بھی انہیں نہیں ملتے ۔ 14 کروڑ عوام میں سے کتنے لوگ وزیر اعظم کو ٹیلیفون کر کے قرضے لے لیں گے۔ ابھی بھی مشکلات در پیش ہیں۔ بنکوں میں لوگ جاتے ہیں اور بنک والے کہتے ہیں کہ ہمارے پاس کوئی پیسہ نہیں ہے۔ لہذا آپ لوگوں کو صحیح راستہ بتاتے بھی ہیں یا خواہ مخواہ ڈرامے کرتے رہتے ہیں۔

جناب محمد اسحاق ڈار۔ جناب چیئرمین ! قوم کو بالکل صحیح راستہ دکھایا جا رہا ہے اور پوری کوشش کی جا رہی ہے کہ without any prejudice and any personal favour, it should be disbursed to every body who is entitled to کل بھی ADBP کے چیئرمین نے 13 سنٹرز کا مردان میں visit کیا' یہ دیکھنے کے لئے کہ آیا جو facilities announce کی گئی ہیں وہ مل رہی ہیں یا نہیں۔ ان کے پاس اگر کوئی اعتراض ہے تو وہ مجھے دیں

I will get it investigated and Inshaallah come back but there is a positive feed back of this programme

حاجی عبدالرحمٰن۔ جناب والا! فاٹا بھی پاکستان کا حصہ ہے ' چنانچہ یہ قرضے قبائل کے لئے کیوں نہیں ہیں؟

جناب محمد اسحاق ڈار۔ جناب والا! جیسے میں نے کہا کہ یہ ہر جگہ کے لئے

لیکن ہوں لیتا کر پتا میں کا specific one window operation میں فاٹا اور ہے available فرنٹیئر میں I am sure کہ فاٹا usually, must be included فرنٹیئر میں فاٹا کو include کیا جاتا ہے۔ میں ان کو assure کرتا ہوں کہ فاٹا میں اس بارے میں کوئی discrimination نہیں ہو گی۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ جناب والا! میں یہ دریافت کرنا چاہوں گا کہ one window operation تو ہوا لیکن one window operation کے باوجود قرضہ حاصل کرنے والوں کو بہت سے چکر بار بار لگانا پڑتے ہیں تو پھر اس one window operation کا کیا فائدہ کہ جب ایک آدمی کو قرضہ حاصل کرنے کے لئے کئی کئی دفعہ جانا پڑتا ہے اور پھر قرضہ اسے میسر نہیں آتا۔

جناب چیئرمین۔ جی وزیر صاحب۔

جناب محمد اسحاق ڈار۔ جناب چیئرمین! one window operation سے پہلے ان کو کئی چکر لگانے پڑتے تھے اور کئی sections اور desks پر چکر لگانے پڑتے تھے۔ ابھی ایک ہی جگہ پر کئی چکر لگانے پڑتے ہیں۔ یہ ضرور اس میں کامیابی ہوئی ہے۔

جناب چیئرمین۔ جی اکرم شاہ صاحب۔

جناب اکرم شاہ خان۔ جناب چیئرمین! جب وزیر اعظم صاحب بلوچستان تشریف لائے تھے تو وہاں کوئٹہ میں بھی اور سبی میں بھی انہوں نے ADBP کے قرضوں کا اعلان کیا تھا۔ وہاں پر بہت سے لوگوں نے اٹھ کر کہا کہ جی آپ قرض دے رہے ہیں' یہ ہماری امداد کی بجائے ہمارے لئے بہت سی مصیبتیں کھڑی کر دیتا ہے۔ پھر وہاں پر وزیر اعظم صاحب نے فرمایا بھی تھا کہ میں اس کی تحقیقات کراؤں گا کہ جس طریقہ کار میں وہ قرضے دیتے ہیں اس میں کافی رشوت وغیرہ چلتی ہے۔ یہ کوئٹہ کے جلسے میں اور سبی میں بھی یہ بات ہوئی تھی اور وزیر اعظم صاحب نے وعدہ بھی کیا تھا کہ Agricultural Development Bank میں زیادتیاں اور جو بے قاعدگیاں ہوئی ہیں، میں اس کی تحقیقات کراؤں گا۔ میں آپ کے توسط سے میں جناب وزیر صاحب سے یہ معلوم کرنا چاہوں گا کہ اس سلسلے میں کیا انہوں نے کوئی قدم اٹھایا ہے؟

جناب چیئرمین۔ جی فنانس منسٹر صاحب۔

جناب محمد اسحاق ڈار - جناب چیئرمین as a consequence of that announcement the complaint cell has been established. اس میں جو complaints آئیں گی ان کو thoroughly investigate کیا جائے گا اور جن کی complaints ہوں گی ان کو فوری طور پر relief پہنچے گی۔

جناب چیئرمین- شیخ رفیق صاحب۔

جناب رفیق احمد شیخ- کیا وزیر صاحب اس نقطہ نظر سے غور کریں گے کہ ایک windowپر تو بہت رش ہو جاتا ہے - اگر windows کھول دیں تو customers تقسیم ہو سکتے ہیں اور کام آسان ہو سکتا ہے۔

جناب چیئرمین- جی منسٹر فنانس صاحب وہ کہتے ہیں کہ ایک سے زیادہ window کھول دیں۔

جناب محمد اسحاق ڈار- جناب آج شیخ صاحب موڈ میں ہیں کیونکہ one window does'nt mean only one window. One window means the facilitation of one place, there will be many windows but each window will be playing the role of one window.

جناب چیئرمین- جی جناب بشیر مٹہ صاحب۔

جناب بشیر احمد مٹہ- میں صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ system کو کیسے monitor کرتے ہیں، ان کی کوئی Inspection team ہے یا کوئی Inspectors ہیں جو regularly جاتے ہیں کیونکہ یہ ایگریکلچر قرضہ تو سالہا سال تو نہیں انتظار کر سکتا - یہ تو ایک سیزن پر بلکہ ہفتہ دو ہفتہ پر depend کرتا ہے - When they need to sow the seed in the soil - پرائم منسٹر صاحب تو پانچ دس لوگوں کو جواب دیتے ہیں اور وہ ٹی-وی پر آ جاتے ہیں- آپ مجھے یہ بتائیں کہ جو Agriculturalist ہیں ان کے پاس ٹیلیفون کہاں ہیں، ٹیلیفون تو انہوں نے خواب میں بھی نہیں دیکھے- یہ تو planted لوگ ہیں جو ان کو ٹیلیفون کرتے ہیں اور یہ جواب دے دیتے ہیں اور وہ ٹی - وی پر آ جاتے ہیں-زمین پر حالت تب ٹھیک ہو گی جب گورنمنٹ کوئی inspection team

مقرر کرے گی اور اس کے statistics کرکے پھر publish کرے، وہ جائیں کہاں، کہاں دیا ہے، کس، کس کو دیا ہے and they should publish the names of those who get the benefit یہ کیسے ہو رہا ہے۔ یہ بتائیں کہ ان کے کوئی inspectors ہیں۔

جناب چیئرمین۔ جی فنانس منسٹر صاحب۔

جناب محمد اسحاق ڈار۔ جناب چیئرمین ایک تو ہر Regional Manager جو ہے وہ weekly اپنی progress report بھیج رہا ہے۔ نمبر 2 جیسے میں نے عرض کیا کہ Chairman of ADBP خود جا کر spots check کر رہا ہے اور complaint cell قائم کر دیا گیا ہے۔ The combination of these three actions should automatically eradicate or reduce atleast inconvenience of the borrower جہاں تک انہوں نے فرمایا ہے کہ اس کی ٹی۔ وی رپورٹ تو اس کو appreciate کرنا چاہیئے کہ it is like a check, it is all the world over, the check is already on the random basis Prime Minister cannot sit seven days a week and twenty four hours in a day. I think let the honourable member find a genuine complaint and then make a call. Let him call the Prime Minister and tell him the problem.

Mr. Bashir Ahmed Matta: You gave the selective justice to those people who are your own favourite.

Mr. Muhammad Ishaq Dar: This thing can only be examined in relative terms. If the whole nation is complainant, perhaps there are more complainants before February 3rd, 1997 and there are less complainants in relative terms today.

Mr. Chairman: Next question No.50, Safdar Ali Abbasi Sahib.

$50. Dr. Safdar Ali Abbasi: Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state the amount deposited by the local

---

$ Defferred from the 5th November, 1998.

Pakistanis and foreign residents, separately, in the National Self Reliance Fund Account Nos. 1 and 2 so far ?

Minister for Finance and Economic Affairs: Rs. 262.2 million has been deposited in Account No. 1 and Account No. 2 of the Self-Reliance Fund, uptil 31-10-1998. The details of each account is given as follows:

NSRF-1 (Foreign Currency)

From within Pakistan: Rs. 32,167,310/-

From abroad Rs. 72,186,926/-

Total: Rs. 104,354,236/-

NSRF-2 (Foreign Currency)

Rs. 157,850,621/-

G. Total: Rs. 262,204,871/-

Mr. Chairman: Any supplementary.

Mr. Rafique Ahmed Shaikh: Sir, my supplementary question is that what is the proportion of the expenditure on publicity campaign for these funds as against this paltry sum of twenty six crore rupees that they have been able to gather. What is the ratio between the same?

Mr. Chairman: Minister for Finance.

جناب محمد اسحاق ڈار: جناب چیئرمین! میرے پاس قومی خزانہ انحصاری فنڈز کے جو figures ہیں۔ اگر یہ اس پر اب تک خرچے کا پوچھ رہے ہیں تو یہ اس فنڈز سے خرچ نہیں ہو رہا ہے۔

جناب رفیق احمد شیخ: میں نے خرچے کا پوچھا ہے۔

جناب محمد اسحاق ڈار : میں وہی عرض کر رہا ہوں۔ اس کے لئے یہ fresh سوال دے دیں۔ میں اس کی information مہیا کروں گا۔

جناب رفیق احمد شیخ: میں خرچے کا پوچھ رہا ہوں کہ کتنا ہوا ہے۔

جناب چیئرمین : نہیں وہ خرچہ کوئی اور کر رہا ہے ناں۔

جناب رفیق احمد شیخ: جو مرضی کر رہا ہے۔ ہمیں جواب دیا جائے۔

جناب چیئرمین : آپ دوبارہ سوال دے دیں۔ جواب آ جائے گا۔

جناب رفیق احمد شیخ: چلو میں دوسرا سوال پوچھ رہا ہوں۔ کیا یہ ٹھیک ہے کہ اس فنڈ پر ۱۱ کروڑ روپے خرچ ہوا ہے۔

جناب چیئرمین : جی منسٹر صاحب۔

Mr. Muhammad Ishaq Dar: Sir, without having the exact figure I cannot say anything. Certainly it may be 12 crore, it may be 12 lac. I have no idea but I can certainly get the information. The honourable member has the right to get this information.

جناب چیئرمین: ڈاکٹر صفدر علی عباسی۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی : جناب چیئرمین! میں وزیر صاحب کی توجہ اس طرف دلاؤں گا کہ وزیراعظم صاحب نے قومی خزانہ کے اندر انحصاری فنڈ create کیا تھا اور اس وقت پاکستان کے اندر nationalist feelings جو develop ہو گئی تھی۔ تو یہ تمام چیزیں جو ہیں اس پر exercise ہوئی اور آپ صرف ۲۶ کروڑ جمع کر پائے۔ تو کیا یہ عوام کے اندر حکومت پر عدم اعتماد نہیں ہے۔ عوام آپ پر اعتماد کے لئے تیار نہیں ہے۔ اس کی وجہ سے فارن کرنسی اکاونٹ میں ۱۵ کروڑ عوام نے فی کس ۲ روپے جمع کرائے ہیں۔ تو کیا آپ یہ نہیں سمجھتے کہ عوام چونکہ آپ پر اعتماد نہیں کرتے، اس لئے وہ آپ کی بات تسلیم کرنے کو تیار نہیں ہیں۔

جناب چیئرمین : جی منسٹر صاحب۔

Mr. Muhammad Ishaq Dar: It is not a matter of national self reliance

جو information مانگی گئیں تھی۔

it was not asking, it was not matter of confidence or declaration of no confidence. I think it is very irrelevant. I think I would ask through you sir, whether the opposition paid any positive role to promote this scheme? Every Pakistani is responsible to promote this scheme, to generate as many resources as possible to reduce the country's debt. So as far we are concerned as in the government, we will try our best. The response is total personal and it is on the individual's discretion, we cannot force people to give, it is voluntary.

جناب چیئرمین : جی جناب صفدر عباسی صاحب۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی: آج وزیر صاحب کھڑے ہوگئے ہیں۔ میرا سوال جو تھا وہ بڑا نیک اور صاف نوعیت کا تھا لیکن جب انہوں نے اتنے بڑے مسائل اٹھا دیئے تو میں صرف ان کی توجہ کے لئے بتانا چاہوں گا کہ جب آپ نے اس ملک کے عوام کے ۱۱ ارب ڈالرز آپ کھا کر بیٹھے ہوئے ہیں تو کون آپ پر اعتماد کرے گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس حکومت کے اوپر عوام کا اعتماد ختم ہو چکا ہے۔ تب ہی آپ کی یہ صورتحال ہے کہ آپ کے اس ملک کے وزیراعظم صاحب جو اس بات کا دعویٰ کرتے ہیں کہ اس کے پاس دو تہائی اکثریت ہے۔ وہ شروع ہوتے ہیں پارا چنار اور لنڈی کوتل سے اور انگلستان پہنچ جاتے ہیں لیکن جمع ۲۶ کروڑ روپے ہوئے ہیں۔ جناب عالی، اعتماد کی بجائے آپ تھوڑی assessment کریں۔ اپنی جو کارکردگی ہے اس کو تھوڑا سا جانچنے کی کوشش کریں۔ ہم آپ کو بات بتاتے ہیں وہ اس لئے بتاتے ہیں کہ تاکہ آپ تھوڑا سا self analyses کریں۔ میں آپ کو کہہ رہا ہوں کہ آپ کا اعتماد ختم ہو چکا ہے اور لوگ اب آپ کو کوئی پیسہ دینے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ عام آدمی بھی آپ پر trust کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔

جناب چیئرمین : جی منسٹر صاحب۔

Mr. Muhammad Ishaque Dar: I think he should be meeting every corner ,visiting every corner of Pakistan.

(interruption)

جناب محمد اسحاق ڈار : بھئی مجھے سن تو لیں you have another supplementary

جناب چیئرمین : نہیں انہوں نے سوال میں یہ بات کی تھی۔ کوئی بات نہیں۔ سوال انہوں نے رک رک کر کیا تھا۔

Mr. Muhammad Ishaq Dar : Though the 11 billion has no relevance. I am coming to that sir. 11 billion dollar liability of this country was there on 28th May, 1998.

(interruption)

Mr. Muhammad Ishaq Dar : I should be allowed to respond.

جناب چیئرمین: جواب سن لیں پھر سوال کریں۔ قاضی صاحب بیٹھیں۔

Mr. Muhammad Ishaq Dar : Out of 11 billion dollars sir, where this 11 billion went: Was it all consumed between 3rd of February, 1997 and 28th of May, 1998? It is not the case.

The money has been used by the successive governments in this country in order to finance the current account deficit and the balance of payment problem of this country. So, this is a problem for which not any single government is responsible.

Sir, the only accounting mechanism to work out that this sin which this country was committing for such a long time if this sin has stopped on 28th of May---, the treasury of Pakistan had still 11 billion in cash. Sir, I have carried an

exercise: 74.45% has been used by Peoples Party. 7.78%, I challenge. Mr. Chairman ! I challenge, 7.78% has been by Caretaker government of Mairaj Khalid and 17.78% has been used by our government. Sir, I confess, it is not one government, it is successive governments since the F.C. account facility was introduced in Pakistan but I say if we have stopped usage of this money, this AMANAT in this country then there would have been no problem on 28th of May. Sir, for every one dollar liability there should have been one dollor in the kitty, in cash. Sir, that was 1st of July, 1994, then they were in government and they are responsible for 74.75% utilisation.

Mr. Chairman : Mr. Shafqat Mehmood,

کیئر ٹیکر گورنمنٹ کا نمائندہ بھی کچھ پوچھے نا۔ جی شفقت محمود صاحب۔

جناب شفقت محمود : میرا سوال یہ ہے سر coming back to the question کیونکہ منسٹر صاحب بہت ادھر ادھر کی بات کر رہے ہیں۔ بڑا simple سوال ہے جو ۲۶ کروڑ روپیہ آپ نے National Self-Reliance Fund کے ذریعے سے اکٹھا کیا Are you satisfied that this is a good amount in considering that you have spent 12 crore on it for publicity. No.2, if you do not consider this to be a sufficient amount, then is it because people have lost faith in you or do you have some other factor in you mind?

جناب محمد اسحاق ڈار : جناب میں نے پہلے بھی اس پہ عرض کیا ہے۔ It is a relative term what is sufficient. I do not have detail that how much spent on this. If one honourable pointed out that 12 crore is spent perhaps then it is not a sufficient amount in terms of 12 crore recovering 26. The ratio of cost benefit analysis is very bad but if the actual expenditure is much less, it may be sufficient. جیسے میں نے عرض کیا ہے کہ Give me an opportunity.

جناب شفقت محمود: جناب میں تھوڑا سا rephrase کرتا ہوں ان کو سمجھ نہیں آئی۔

let us forget the amount spent on it. I just want to ask you that otherwise whatever the amount spent on its publicity, is the میں national self-reliance fund raising of 26 crores a sufficient amount and are you satisfied with it No.1. If you are, then tell us why, if you are not then is it a lack of trust of the people in you or some other reason?

Mr. Muhammad Ishaq Dar: Sir, I am very satisfied with 26 crores. I pay my deepest complements to those who have contributed this 26 crores. I think that they deserve compliments. They have made a sacrifice. They have made donation to this country. What we are trying to send a message to those people who have given 60 million to this country as a donation. I think it is no compliment not only from us but from the opposition as well.

مجھے بڑا افسوس ہے کہ اس ٹائپ کے سوال ہم کرکے ان کو کیا message دے رہے ہیں؟

جناب چیئرمین: جی راجہ اورنگزیب صاحب۔

راجہ اورنگزیب: جناب چیئرمین! جیسا کہ میرے فاضل دوست صفدر عباسی صاحب نے بتایا ہے کہ گیارہ بارہ ارب روپیہ حکومت پاکستان نے confiscate کیا ہے اور بلاک کیا ہے' وہ تو قوم کی امانت ہے' جن لوگوں کے accounts ہیں' ان کے نام وہ جمع ہیں۔ میں ان سے یہ سوال کرتا ہوں کہ ہمارے وزیراعظم نے تو یہ بات نہیں کی کہ وہ بارہ ارب روپیہ دوسرے بنک میں لے گئے' وہ تو پاکستان کے خزانوں کو لوٹ کر بارہ بارہ ارب روپے دوسرے بنکوں میں لے گئے تھے' ہمارے وزیراعظم نے تو یہ کام نہیں کیا ہے۔

جناب چیئرمین: جی اقبال حیدر صاحب۔

سید اقبال حیدر: جناب چیئرمین! آپ کے توسط سے میں معزز وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ یہ 26 کروڑ کی حقیر رقم جو آپ کو ملی ہے اور اس میں سے within Pakistan کی جو رقم ہے وہ 32 ملین ہے تو 32 ملین میں سے province-wise break-up کیا ہے' پنجاب

سے کتنا ہے، سندھ سے کتنے لوگوں نے پیسہ دیا ہے، بلوچستان سے کتنے لوگوں نے دیا ہے اور فرنٹیئر سے کتنے لوگوں نے پیسہ دیا ہے؟ ملک سے باہر سے تو الگ ہے، within Pakistan آپ کو جو پیسہ ملا ہے اس کا province-wise break up مجھے دے دیں۔

جناب محمد اسحاق ڈار: جناب چیئرمین! جو انہوں نے فرمایا ہے کہ پاکستان سے 32 ملین، یہ 32 نہیں ہے، بلکہ 32 + 157 ہے۔ جو کہ foreign currency within Pakistan لوگوں نے donate کی that is 32 million اور جو foreign currency باہر سے آئی

that is 72 million Pakistanis living in Pakistan, they have contributed 32 million and also in local currency which was the account No.2 in Pak. Rupees that was 157. So, this adds up to roughly 200 millioins.

جناب یہ میرے پاس provinc3-wise break-down تو نہیں ہے، لیکن پاکستانیوں نے یہ دیا ہے۔

If honourable member wishes to now classify which province has done how much , we can get that information of break-up, there is no problem. But this is contributed by Pakistanis and I am grateful to all those Pakistanis who contributed this amount.

جناب چیئرمین: جی جناب ڈاکٹر حئی صاحب۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ: جناب والا! میرا وزیر موصوف صاحب سے ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ جو 26 کروڑ انہوں نے فرمایا ہے کہ ہمیں donation ملا ہے، اس میں مجھے یہ بتا سکیں گے کہ یہ جو بڑے بڑے ہاتھی ہیں، سرمایہ دار، جاگیر دار، اجارہ دار ہیں، انہوں نے کتنا دیا ہے اور یہاں جو ملازم طبقہ ہے، جو بیچارہ مجبور ہے، جن کی تنخواہ ان کے ہاتھ میں ہوتی ہے، ان کی تنخواہ یہ کاٹ لیتے ہیں۔ تو یہ donation کیسی ہے۔ یہ بتائیں کہ ملازمین پر مصیبت کیوں ہے۔ سارا بوجھ ملازمین پر ڈالتے ہو اور ان کی تنخواہ آپ کے ہاتھ میں ہے آپ کاٹ لیتے ہیں، یہ بھی بتائیں کہ بڑے ہاتھیوں نے، سرمایہ دار، اجارہ دار، جاگیر دار جو سارے ملک کو لوٹ رہے ہیں، انہوں نے کتنا دیا ہے اور ملازمین نے کتنا دیا ہے۔

جناب چیئرمین: جی پہلے یہ بتائیں کے ہاتھیوں نے کیا دیا ہے۔

جناب محمد اسحاق ڈار: جناب والا! ہاتھیوں میں سے تو کسی نے نہیں دیا ہے۔ صرف human-beings نے دیا ہے۔ میں عرض کرتا ہوں۔ اور معزز ممبر نے آپ کی اجازت کے بغیر سوال کیا ہے کہ آپ نے کیا کیا ہے؟ میں نے ایک کروڑ سات لاکھ اس فنڈ کے لئے اکٹھا کیا ہے۔ اس میں اگر each parliamentarian had done the same job it should not have been 26 crore but 262 crores.

جناب چیئرمین: جی قاضی انور صاحب۔

قاضی محمد انور: جناب چیئرمین! میرا سوال بہت مختصر ہے۔ کہ ٹوٹل جو ہے وہ 26 کروڑ ہے۔ کیا یہ صحیح ہے کہ deduction ہوئی ہے from the employees one day salary تمام گورنمنٹ ملازمین اور بنک کے ملازمین سے اور اس سے یہ 26 کروڑ بنے ہیں۔ اس کے ساتھ کیا یہ بتا سکیں گے کہ what is the contribution of the Prime Minister and his family in this 26 crores. یہ ان کی سکیم تھی، انہوں نے اس کو launch کیا ہے، تو اس میں خود انہوں نے کیا کیا ہے، وزیراعظم اور ان کی فیملی نے۔

Mr. Chairman: Minister for Finance.

Mr. Muhamamd Ishaq Dar: Sir, I have already stated that except myself which I would like to keep to myself, I have done for the country whatever little contribution I have made.

لیکن میرے پاس Prime Minister کے figures نہیں ہیں If they want individual data we can collect it and give it to them but is it relevant?

(مداخلت)

جناب چیئرمین: جی عاقل شاہ صاحب۔

سید عاقل شاہ: جناب والا! شکریہ۔ جناب وزیر صاحب نے خود یہ فرمایا ہے کہ یہ

بتائیں کہ اپوزیشن نے اس میں کتنا contribute کیا ہے اور جو صفدر عباسی صاحب نے سوال کیا ہے، اس کا جواب ہی نہیں دیا ہے، سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ، آپ نے یہ سکیم نکالی، اس سے پہلے آپ نے وہ "ملک بچاؤ قرض اتارو" اس قسم کی کوئی سکیم تھی ----

جناب چیئرمین۔ یہ تو rhyme نہیں کرتا کہ ملک اتارو اور قرض-----------------

سید عاقل شاہ۔ اس کا کچھ نہیں rhyme کرتا جناب۔

جناب چیئرمین۔ ملک بچاؤ، قرض چکاؤ۔

سید عاقل شاہ۔ میں بتاتا ہوں قرض اتارو ملک سنوارو۔ اس میں لوگوں نے کافی پیسے دیئے۔

جناب چیئرمین۔ جی۔

سید عاقل شاہ۔ اب یہ پوچھتے ہیں کہ یہ بتائیں کہ اپوزیشن نے اس میں کیا contribute کیا اور اس سے یہ satisfied ہیں۔ ساری دنیا میں منسٹر صاحب جس حکومت کی کوئی credibilityہوتی ہے اس کو لوگ پیسے دیا کرتے ہیں۔ آپ نے تو اگلے جو پیسے دیئے ہوئے تھے اس کا حساب ہمارے پاس آج تک نہیں آیا کہ وہ کس طرف چلے گئے اور پھر آپ کے Prime Minister صاحب نے اور بہت سے یہاں پر جو آپ کے ساتھ بیٹھے ہوئے لوگ ہیں انہوں نے اس ملک کا پیسہ کھایا ہوا ہے تو اس ملک کو یہ عوام پیسے دینے سے رہی۔ آپ نے بڑی کوشش کی چار چار گھنٹے TV کے اوپر، اس سے زیادہ خرچہ تو آپ نے اس کی publicity کے اوپر کیا ہے جو اخباروں میں اور TV کے اوپر اشتہار چلائے ہیں اور آپ کو پیسے نہیں ملے۔ میں آپ کی یاد دہانی کے لئے کہنا چاہتا ہوں کہ اس ملک میں یہ جو لوگ رہتے ہیں یہ صرف اس حکومت کو پیسہ دیں گے جس کی کوئی credibility ہو۔ آپ کو پیسے نہیں ملیں گے۔

جناب چیئرمین۔ O.K جی ۔ سوال ہو گیا ہے اب جواب آنے دیں۔ جی Minister for Finance۔

جناب محمد اسحاق ڈار۔ جناب ہم نے تو پھر بھی کوئی اکٹھا کیا ہے ان کی حکومت تو zero پیسہ بھی کسی نے نہیں دیا۔

جناب چیئرمین۔ پرویز رشید صاحب، جس وقت یہ سکیم شروع کی گئی تھی تو کیا آپ حکومت میں تھے؟

Syed Aqil Shah: Sir, just one point.

جناب چیئرمین۔ جی پرویز رشید صاحب۔

سید عاقل شاہ۔ جناب میں یہی کہنے والا تھا۔

(مداخلت)

Mr. Chairman: So, please, don't forget you were part of the government when the scheme was started.

جی پرویز رشید صاحب۔ You were part of the government then جی پرویز رشید صاحب۔

جناب پرویز رشید۔ میں آپ کی وساطت سے وزیر خزانہ سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ پاکستان کی سیاسی جماعتوں کے جو سربراہ ہیں، جن میں خان عبدالولی خان صاحب، اجمل خٹک صاحب ہیں، بینظیر بھٹو صاحبہ ہیں، مصطفےٰ جتوئی صاحب ہیں، کیا کبھی کسی قومی فنڈ کے لئے انہوں نے کسی قسم کا کوئی چندہ دیا ہے، ایک سوال میرا یہ ہے اور دوسرا میں اس بات کی تصدیق چاہتا ہوں کہ کیا National Reliance Fund کے لئے وزیر اعظم نواز شریف نے پاکستان مسلم لیگ کے صدر ہونے کی حیثیت سے ایک کروڑ روپیہ جمع کرایا تھا؟

Mr. Chairman: Minister for Finance!

جناب محمد اسحاق ڈار۔ جناب جہاں تک honourable member کا پہلا سوال ہے to the best of my information sir, unless کہ political leaders نے اپنے خود جا کر جمع کروا دیئے ہوں کہیں slip کے ذریعے وہ تو نہیں پتا ہو گا لیکن as such secretariat میں کوئی cheques ان کی طرف سے نہیں آئے۔ جہاں تک ان کا دوسرا سوال ہے

I think the honourable memeber is probably mixing the two, I think the Prime Minister donated in the first fund which was the *Qarz Utaro Scheme*, not the second one.

جناب چیئرمین- O.K جی- Next question جی No. 61 ساجد میر صاحب-

#61. **Mr. Sajid Mir**: Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state the names of soap factories in Gadoon and the amount of the Custom duty paid by them from 1993-94 to 1996-97 with year-wise break-up ?

Minister for Finance and Economic Affairs: There are following three units manufacturing soap in Gadoon Amazia Industrial Estate :

(i) M/s. Riverside Chemicals.

(ii) M/s. Amin Soap.

(iii) M/s. Majid Soap.

During the period 1993-94 and 1996-97 the units were availing concession viz compensatory package equivalent to 25% if verified annual capacity. Hence no customs duty was payable by them.

However, during the aforementioned period the Collectorate of Customs, Peshawar recovered the following amounts of customs duty on account of abnormal losses of raw material during transit.

1. Reverside Chemicals

Year	Customs duty paid
1993-94	Rs. 95,451/-
1994-95	Rs. 2,97,453/-
1995-96	Rs. 4,40,748/-
1996-97	Rs. 1,87,420/-

2. M/s. Amin Soap

1993-94 Nil

Deferred from the 5th November, 1998.

1994-95 Rs. 46,117/-

1995-96 Nil

1996-97 Rs. 1,69,219/-

3. M/s. Majid Soap Nil

جناب چیئرمین۔ جی سپلیمنٹری ۔ جی۔ کافی ہو گئے جی پھر وقت نہیں رہتا۔ آپ اگلے میں پوچھ لیں اور آئیں گے، بہت آئیں گے، موقع بہت آئے گا don't worry جی جناب ساجد میر صاحب۔

جناب ساجد میر ۔ تمام industries جو گدون میں لگی ہوئیں ہیں soap factories کو بھی concession دی جاتی ہے ۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس concession کے بدلے میں ان کی products باقی فیکٹریوں کی products کے مقابلے میں آیا سستی ہیں اور اس کو monitor کرنے کا حکومت کے پاس کوئی انتظام ہے کہ ان کی products نسبتاً سستی ہوں۔

جناب چیئرمین۔ جی Minister for Finance۔

جناب محمد اسحاق ڈار ۔ جو facilities تھیں وہ industrialization کو promote کرنے کے لئے ایک backward areas میں تھی اور اس کا directly اس سے link نہیں تھا کہ ان کی profitability کم ہو کہ وہ prices بھی کم کریں لیکن as such کوئی ایسا mechanism نہیں جس کے تحت یہ check ہو سکے کہ ان کی قیمت کم ہے کیونکہ وہ ان کا اپنا brand ہے، دوسرے اپنے brands ہیں اور ایک ہی جگہ آپ incentive area دیکھ لیں، non-incentive area دیکھ لیں، اس میں بھی products کی different قیمتیں ہوتی ہیں جو بھی these three companies ہیں ان کے اپنے اپنے brands ہیں، اپنی اپنی قیمتیں ہیں اور لوگوں کا صوابدید ہے۔

جناب چیئرمین۔ مصطفٰے کمال رضوی صاحب۔ اس کے بعد آپ کی جی۔ جی۔

جناب مصطفٰے کمال رضوی ۔ بہت بہت شکریہ جناب چیئرمین صاحب۔ جو سوال میر صاحب نے پوچھا تھا وہ یہ تھا کہ جی Gadoon, and the amount of customs duty paid by them in 93-94 to 96-97, year-wise break up. کے حوالے سے انہوں نے یہ پوچھا تھا کہ

وہاں پر جو factories ہیں انہوں نے custom duties کیا دی ہیں، جس کے جواب میں کہا یہ گیا تھا کہ جناب عالی!

during the period 1993-94 and 1996-97 the units were availing concessions viz compensatory package equivalent to 25% if verified annual capacity. Hence no customs duty was payable by them.

جناب عالی! گدون ہمارے ملک کے اندر ایک علاقہ ہے جو dilapidated condition میں ہے and every protection should be given to develop that area. مگر یہاں پر میں یہ کہنا چاہوں گا جناب چیئرمین صاحب! کہ آپ اگر 1993 سے 1997 کا پیریڈ دیکھیں تو یہ وہ پیریڈ ہے جب اربن سندھ میں آپریشن تھا اور ایک بہت بڑی جگہ پر اس مدت میں آپریشن conduct کیا جا رہا تھا۔ جس کی وجہ سے جتنی industrialization تھی سندھ کے علاقوں میں، specially the cities of Sindh وہ ساری انڈسٹریز کسی نہ کسی طریقہ سے بند ہو گئی تھیں۔ There are big units which are completely closed down in those areas. تو میں یہ کہنا چاہوں گا اور منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ جو علاقے affected ہیں اور کراچی اور اربن سندھ کے علاقے بھی بہت زیادہ affected رہے ہیں ان periods کے دوران تو کیا اس وقت انہوں نے کسی قسم کی کوئی concessions یا کسی قسم کی کچھ industrialization کو promote کرنے کے لئے ان علاقوں میں ایسی چیزیں دیں like customs duty, flexibility in paying customs duty or relaxation in other duties. وہ علاقے اگر آپ دیکھیں چیئرمین صاحب! they are completely closed down. تو کیا منسٹر صاحب ہمارے ان علاقوں کے لئے بھی کچھ سوچ رہے ہیں اور باقی علاقے بھی ہمارے ملک کے اندر ہیں۔

The other provinces also. Why don't you talk about other provinces and try and give them some concessions, specially to Karachi as well as because that area has been close down as far as industrialization is concerned. Thank you.

Mr. Chairman: Minister for Commerce.

جناب محمد اسحاق ڈار: جناب چیئرمین area specific جو incentives ہیں ان کا

result in the past is not very encouraging and that is why since this Gadoon Package 1994, the area specific incentives are no longer available and this will also run over a period of time. It is also against various WTO and other regulations whereby the duty draw back, subsidies and all this chapter opens and it is very likely that our industries might get more harm than getting any advantage overall. So the area specific incentive is not there but the government has brought down the tariff across the board. This government has reduced the custom duty which we inheritted at 65% + 10% to 45%, sir, it was 40% reduction last year by this government. It is a very major reduction in the custom duty so I think, we have given a big incentive. Government is committed, subject to increase in revenue we will further consider reducing the custom duty to give the industries across the country everywhere the facility and the relief.

Mr. Chairman: Javed Iqbal Abbasi Sahib.

حاجی جاوید اقبال عباسی: جناب چیئرمین ! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ گدون امازئی انڈسٹریل سٹیٹ میں جو مراعات دی گئی تھیں علاقے کے لوگوں کو روزگار مہیا کرنے کے لئے اور وہاں پر افیون کاشت کرنے پر پابندی کے مقصد کے لئے تاکہ بیروزگار لوگوں کو روزگار ملے ۔ تو آیا وہاں اکثر انڈسٹریز بند ہیں ۔ اس کی کیا وجوہات ہیں ۔ آیا گدون امازئی میں انڈسٹریز کو جو مراعات دی گئی تھیں وہ بند تو نہیں کر دی گئی ہیں ۔ اور اگر بند ہیں تو انڈسٹریز کو جاری کرنے کا کوئی طریقہ انہوں نے سوچا ہے ۔ وہاں کے علاقے کے لوگوں کو کتنا روزگار انہوں نے مہیا کیا ہے ۔

Mr. Chairman: Minister for Commerce.

جناب محمد اسحاق ڈار ، جناب چیئرمین ! 1992 میں جو Gadoon میں facility
تھی that was supposed to be one time facility for one yearr. ۲۵ فیصد کی جو
concession تھی

on repeated demands of the industry in Gadoon and the respective chambers, this continued upto 1996, that one time facility. Even subsequently that facility was further allowed and 25% of the leviable duty and taxes, previously 25% of the capacity could be imported without paying any duty. Since there were vision and the capacity was over stated then the rule was modified by the previous government and it was a good change but in 1994, it was decided that the duties and taxes actually payable there should be relief of 25%. They still continue as of today and once it is expired, the government will consider what to do for future.

Mr. Chairman: Masood Kausar Sahib.

سید مسعود کوثر : وزیر صاحب نے جو statement اپنی government کی policy کے مطابق دی ہے وہ اس لحاظ سے انتہائی تشویش ناک ہے کہ پاکستان کے مختلف federating units جو ہیں ان کی economic ضروریات بڑی مختلف ہیں ۔ ہمارے بعض ایسے federating units ہیں جو کہ backward areas ہیں۔ اگر یہ incentives backward areas کو نہ دیئے جائیں اور backward areas کو at par لانے کی کوشش نہ کی جائے developed areas سے تو یہ جو disparity ہے between the developed and the non-developed یہ تو اور بڑھتی جائے گی۔ تو کیا یہ حکومت چاہتی ہے کہ جو developed areas ہیں وہ زیادہ developed ہوتے جائیں اور جو less developed areas ہیں وہ مزید less developed ہوتے جائیں تو یہ disparity between the developed areas and the nondeveloped areas مزید بڑھے گی۔ تو کیا حکومت یہ چاہتی ہے کہ جو developed areas ہیں وہ زیادہ develop ہوتے جائیں اور جو less developed areas ہیں ، وہ مزید less develop ہوتے جائیں۔ میرے خیال میں یہ ایک ایسی پالیسی ہے جو آئین کے بھی خلاف ہے اور ان کی آئینی ڈیوٹی ہے کہ یہ less developed areas کو زیادہ incentives دیں تاکہ آج سے دس، بیس، پچیس سال کے بعد less developed areas بھی developed areas کے قریب قریب آ جائیں۔

اس طرح ان کی prosperity اور employment chances بڑھیں گے کیونکہ ہمارے بعض federating units ایسے ہیں جن کو locational disadvantages ہیں اور ان کا کوئی کارخانہ چلانے میں یا کسی پروڈکشن میں خرچہ زیادہ ہوتا ہے ۔ اگر ایسی صورتحال ہوگئی تو صوبہ سرحد میں جہاں بجلی پیدا ہوتی ہے وہاں اپنے ہی rates پر چھ پیسے فی یونٹ پر کارخانے چلیں اور جہاں پنجاب میں آٹا زیادہ ہوتا ہے وہاں پنجاب کے لوگ سستا آٹا کھائیں، صوبہ سرحد کے لوگ مہنگا آٹا کھاتے ہیں تو یہ فیڈریشن کو کس طرف لے جا رہے ہیں ۔

Mr. Muhammad Ishaque Dar : Mr. Chairman, to have a balanced economic growth in industrialization you need tariff concessions, you need non-tariff concessions and infrastructure development. About the tariff, I have already explained that the government have slashed tremendously 40 per cent last year and we have considered it to revise whenever the revenue permits . The non-tariff incentives are all included in the investment policy which was announced in November, 1997 and it gives industry specific, area specific and it has a long list of various incentives which are available through out the country. The last thing which is more important, is to develop the infrastructure in the remote areas and in those parts of Pakistan where the industrialization is not taking place. That is the priority of this government to develop infrastructure in those areas and we have seen the Prime Minister has announced certain schemes in Frontier, in Sindh. So, it is a continuous process. Sir, the best thing you can give them is the infrastructure . The tariff is already down to the rock bottom, you cannot reduce it any further. It will not slitting. So, I think the government has a good policy in this matter.

Qazi Muhammad Anwar: Mr. Chairman, the Minister should be knowing and I am sure that he knows it that this Gadoon Amazai was an area

where poppy used to be grown. There was an operation and dozens of people were killed in that operation. And it was at that time that it was decided that industries will be set up in that area, people should not grow the poppy and they will be provided employment. And in order to attract the entrepreneures and investors, concessions were given. It was a package concession. Package was the electricity rates, half rate, the interest, 3 per cent, concession in the customs duty, 25 per cent. This concession was withdrawn under the pressure of Punjab industrialists when Nawaz Sharif became the Prime Minister for the first time. Now, the position is that 90 per cent industrial units in Gadoon Amazai are closed. I am making a statement that 90 per cent units in Gadoon Amazai are closed. The services of the people have been terminated, there is only one chowkidar in each industrial unit. The people have run away for the reason that they cannot compete with the industry in Punjab, bringing the raw material from Karachi to Gadoon Amazai, manufacturing the steel, ghee or anything in Gadoon Amazai then bringing it into the market in Gujranwala and Lahore. They can't sell it. That is the reason. Now these units are closed. Now, with that experience you can not persuade the other poppy cultivation areas. When they go to them, they say what you did with Gadoon Amazai.

Mr. Muhammad Ishaque Dar: Sir, it is a very broad based question. Sir, Gadoon Amazai was set up almost 9 years ago. Now, you do not expect the concessions to continue perpetually. They are to be phased out over a period of time. The honourable member has indicated 3 types of concessions. No. 1 is electricity originally at half rate. No. 2, interest 3 per cent and No. 3, the customs duty concession of 25 per cent. Sir, the electricity cost subsidy, keeping in view the way the WAPDA has bled due to IPPs which was a gift to this

country by the Opposition and the HUBCO and CAPCO Amendments to the HUBCO original contract which lost this country's billions of rupees. Sir, the electricity subsidy, gross subsidy obviously is not possible. The interest rate was withdrawn and probably rightly so, by the previous Government, that relief is not possible under the international commitments, so, we have withdrawn that 3% interest facility from *Gadoon Amazai*, it was already withdrawn when we took over. So, I think, this Government cannot be blamed for that thing but I must confess the international commitments and the international conditionalities do not permit subsidised interest loan to any specific area in the country. As far the third concession is concerned that is still on, it has not been withdrawn and it is available, the 25% in the taxes and duties.

Mr. Chairman: Yes, Khawaja Qutubuddin sahib.

Khawaja Qutubuddin: Sir, I would like to ask from the honourable Minister that is it a fact that when first *Gadoon Amazai* was established under these concessions given under SRO 507, there was a total exemption of custom duty on raw material and is it also a fact that this was heavily misused by the industrial units that were set up there and is it also a fact that almost 90% of the industrial units set up there, the set up was actually a relocation of plastic industry from Karachi and Lahore? This is what I would like to ask. And one follow up; and the real benefit which had to go to the people of *Gadoon Amazai* did not really go to them and the exchequer loss billions of rupees in custom revenues.

Mr. Chairman: Do you have the information which is being sought?

Mr. Muhammad Ishaq Dar: I just like to correct the SRO number

which the honourable member has mentioned, it is not 507, it was 517 and, sir, it is definitely true that the facility was heavily misused, it was originally a total exemption from custom duty and sales tax on the import of raw material as the honourable member has pointed out. The raw material was misused and was re-sold somewhere else and it was as a consequence of this factor as well as the relocation aspect that people just un-winded their projects somewhere else in the country and then re-located in order to save the custom duty and sales tax and there was a subsequent changes in this thing which was probably a right decision, sir.

Mr. Chairman: Next question is No.128, Ilyas Ahmed Bilour sahib.

128. *Mr. Ilyas Ahmed Bilour: Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state whether the International Finance Commission has bought 10 per cent shares of the Muslim Commercial Bank out of 25 per cent holding of the Federal Government?

Minister for Finance and Economic Affairs: The International Finance Commission has not bought 10% shares of the Muslim Commercial Bank out of 25% holding of the Government of Pakistan.

Mr. Chairman: Any supplementary question? Yes, Shaikh Rafiq sahib.

جناب رفیق احمد شیخ: میری عرض یہ ہے کہ جب ہم نے نئی نئی وکالت پاس کی lower court میں practice کیا کرتے تھے تو انگریزی میں اگر statement دینی ہو تو یہ کہا جاتا تھا کہ I shall speak the truth, the whole truth and nothing but the truth. تو یہ half the truth ہے۔ انہوں نے کہا جی 10% shares نہیں خریدے ہیں۔ آیا کیا بالکل نہیں خریدے ہیں اگر کچھ خریدے ہیں تو کتنے percent خریدے ہیں۔

Mr. Chairman: Yes, Minister for Finance.

Mr. Muhammad Ishaq Dar: Sir, one thing I would like to correct, that it is International Finance Corporation not Commission, just for the purpose of putting the record right.

انہوں نے کچھ بھی نہیں خریدا۔ میں کہہ رہا تھا کہ Nil percent ۔ اگر honourable member is satisfied for using the word "nil". It is nil sale of the shares in MCB to IFC. There is not a single share.

جناب چیئرمین: جی ڈاکٹر صفدر عباسی صاحب۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی: جناب میں وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ مسلم کمرشل بنک کے اس وقت حکومت کے پاس ٹوٹل کتنے شیئرز ہیں؟ اگر 25% ہیں تو آیا ان کا کوئی ارادہ تو نہیں کہ اس کو 25% میں سے یہ کچھ shares off load کرنا چاہتے ہیں۔ اگر یہ off load کرنا چاہتے ہیں تو کس طرح یہ off load کرنا چاہتے ہیں؟ What is the mechanism?

Mr. Chairman: Yes, Minister for Finance.

Mr. Muhammad Ishaq Dar: Sir, at this time, this is true that just under 25%. It is not exactly 25%, it is 24.8%, 24.87% something. So, it is between 24% and 25%, but there is no plan to off load these shares immediately because of the bad stock market. But as and when it will be unloaded, it will be unloaded through a transparent system either through GDR which has been followed in this country or through an auction or other normal means, sir.

Mr. Chairman: Next question is 129, Ilyas Ahmed Bilour, sahib.

129. *Mr. Ilyas Ahmed Bilour: Will the Minister for Commerce be pleased to state:

(a) whether it is a fact that Pakistan is losing its cotton Export

Market in the World to China and India, if so, its reasons; and

(b) the steps being taken by the Government to improve the situation ?

Mr. Muhammad Ishaq Dar: (a) No. The export of raw cotton upto 11th November, 1998 is as follows:

1997-98 426357 bales

1998-99 Export in (1998-99) so far are only 484 bales.

(b) Not applicable.

جناب چیئرمین : کوئی ضمنی سوال ؟

جناب تاج حیدر - جناب عالی ! کل اخبارات میں Pakistan Bedware Manufacturer Association کی طرف سے ایک اشتہار چھپا ہے اور Title of the advertisement is "Mr. Prime Minister don't let the country down" اور اس کے اندر جو شکایت کی گئی ہے وہ یہ ہے کہ کاٹن کے سٹاکس available نہیں ہیں، value added کی بات کی گئی ہے کہ value added raw cotton and garments کے اندر one is to eight کا ہے۔ میرے خیال ہماری سالانہ 8 لاکھ bale production اور اس میں صرف سوا چار لاکھ بیل ایکسپورٹ کر دی گئی ہیں - میرا سوال یہ ہے کہ do we have enough carry over stocks in the country to keep our industry running کیوں کہ ایک طرف تو tariff reduction نے ویسے ہی انڈسٹریز کو بند کر دیا ہے اور finishing goods کی امپورٹ ملک کے اندر ہو رہی ہے - دوسری طرف جو اپنا indigenous raw material ہے اس کے carry over stocks نہیں ہیں تو آخر ہماری انڈسٹری کس طریقے سے چلے گی۔

جناب چیئرمین- وزیر صاحب۔

جناب محمد اسحاق ڈار - جناب چیئرمین ! جو opening stocks before the new crop came in, it is about 242,000 bales in hand جو latest estimates ہیں because the first estimate comes in September , the second one we had in 3rd week of

October. According to those estimates , I hope اللہ کرے کہ یہ materialize بھی ہوں

The Punjab crop is expected around 8 million bales and the Sindh crop is expected to be 'Inshaallah' 2.2 million bales. This will give us Inshaallah 10.2 million bales , the country's requirement is between 8-1/2 to 9 million bales. So that should give us a surplus of around 1.2 million bales atleast subject to the accuracy of these figures. So, the export policy is absolutely fine and a parliamentary Committee has been set up to review the situation from time to time , the members of National Assembly are members of that committee and anybody who wishes to be associated , he is most welcome to be associated in that committee.

جناب چیئرمین۔ جی قائم علی شاہ صاحب۔

سید قائم علی شاہ۔ جناب والا! میں وزیر صاحب سے پوچھنا چاہوں گا کہ یہ جو 2 million bales کی فگر انہوں نے بتائی ہے یا اس سے بھی زیادہ اس سال ہو گی ۔ پچھلے سال بھی کہا گیا تھا کہ 11 ملین بیلز ہوں گی اور ساڑھے آٹھ ملین بیلز کی produce ہوئی۔ اس سال بھی ساڑھے آٹھ سے زیادہ نہیں ہو گی۔ اس کے بعد جو آپ کی performance ہے وہ دیکھیں کہ سندھ کی فصل تقریباً آگئی ہے کیوں کہ وہ نومبر میں آ جاتی ہے ، کیوں کہ پھر ربیع کی فصل شروع ہو جاتی ہے ۔ آپ نے 484 bales export کی ہیں only 484 bales they have exported یہ کتنی deplorable performance ہے ۔ آپ ہی بتائیں کہ جب آدھی فصل آ گئی ہے اور آپ نے ابھی 484 bales export کی ہیں تو پھر آپ اس سال کتنی ایکسپورٹ کریں گے۔ اس کے علاوہ local industry کی کیا demand ہے اور وہ ہر سال کتنی consume کرتی ہے ۔ جناب والا! یہ بتا دیں۔

جناب محمد اسحاق ڈار۔ جناب چیئرمین! جیسے انہوں نے فرمایا کہ پچھلے سال گیارہ ملین تھا ، اس وقت 10 سے 11 تک کا estimate تھا لیکن اگر ان کو یاد ہو اکتوبر 1997 میں

unprecedented rains in 30 years were in Pakistan and that had spoiled the crop, everybody knows this, so actual crop came to less than 10 million bales. It was around 9 million bales and that was hardly enough to meet the local requirement but we did export at that time around 426 bales.

جہاں تک ان کا سوال کہ ابھی اس سال کی آدھی crop آ گئی ہے جناب سندھ

crop comes first, I hope the honourable member knows that the Punjab crop has just started coming in the market over 10 days ago. The Sindh crop is usually 4 to 6 week in advance in the market

جہاں تک انہوں نے فرمایا کہ صرف 484 bales export کی ہیں

The Government has already permitted because the government does not export, government does not buy, so the government has already permitted an export of 500,000 bales and once the actual export will take place the quota will be increased. By that time the actual estimates will also be recieved. The honourable member also wanted to know the local demand. Sir, the local demand is around 8.5 to 8.7 million bales. So, I hope

کہ اللہ کرے کہ ان کی بات سچی نہ ہو اور دس ملین یا 10.2 bales اگر ہوئیں تو ملک کی ضرورت ہے۔

country needs every extra bales after the local requirement and if it is exported we will earn foreign exchange. I think they should pray for it. Insha Allah I hope, it will happen.

جناب چیئرمین: جی آفتاب شیخ صاحب۔

جناب آفتاب احمد شیخ ، جناب میرا سوال یہ ہے۔ کہ devaluation کی توقع کرتے ہوئے ، اس لئے کہ IMF سے آپ کی deal ہوئی ہے۔اس سے bales کی export میں فرق پڑا ہے۔ کیا یہ حقیقت ہے؟

جناب محمد اسحاق ڈار: جناب میرے خیال میں honourable member کی misperception ہے۔ devaluation کی توقع کرتے ہوئے۔ ایک تو the concept itself is certainly not there, I can assure the honourable member, so far----

جناب چیئرمین: آفتاب صاحب آپ سوال کر کے بیٹھ جایا کریں۔ آپ کھڑے ہوتے ہیں تو وہ گھبرا جاتے ہیں۔

جناب محمد اسحاق ڈار: جناب گزارش یہ ہے کہ

I can assure the honourable member that government is not considering any devaluation. There is a lot of mis-information. Let me explain to him why the exports are not taking place. Sir, the international price.....if you see last one and a half month, since the Sindh crop is in the market the international price has shot up to something like 2100 but local price has gone even further and the local price is 2300 to 2600. So obviously the owners of the bales, they don't have to export if , they can get better price locally. This is the reason. Once the prices will stabilize, the Punjab crop will be in the market, automatically the export will take place. Usually , it takes place in the last month of the calendar year and then in January, February. So I expect that still there should good export figure.

جناب چیئرمین: جی جناب احسان الحق پراچہ صاحب۔ انہوں نے سوال پوچھا باقی نے پوچھ لئے ہیں۔

جناب احسان الحق پراچہ: جناب چیئرمین! میں محترم وزیر سے پوچھنا چاہوں گا کہ 1998-99 کی figure انہوں نے دی ہے 484 bales, last year corresponding period کی export کتنی تھی؟

جناب محمد اسحاق ڈار: جناب میرے پاس monthly break up نہیں ہے۔ I can get the break up for the honourable member

Mr. Chairman: Next question 130. Ilyas Ahmed Bilour.

130. ***Mr. Ilyas Ahmed Bilour:** Will the Minister for Commerce be pleased to state whether the Asian Development Bank has completed its study of slow-down in Pakistani export which has been made conditional to the Asian Develpoment Bank loan of 250 million US dollars ?

Mr. Muhammad Ishaq Dar: Ministry of Commerce is not aware of any such study. The Asian Development Bank loan is not conditional to any such study.

Mr. Chairman: Any supplementary question ?

ڈاکٹر صفدر علی عباسی: جناب میں وزیر صاحب کی توجہ اس طرف دلاؤں گا کہ جو پاکستانی exports کی تقریباً پچھلے چار ماہ میں figures آئیں ہیں وہ پچھلے سال کے مقابلے میں 10% کم ہیں۔ ان کے estimates تو یہ تھے کہ اس سال ساڑھے دس بلین ڈالر کی export ہو گی۔ اس حساب سے تقریباً تین یا ساڑھے تین بلین ڈالر اب تک ہو جانے چاہیئے تھے۔لیکن اب ان کو جو current figure آ رہی ہے اس کے مطابق تقریباً ڈھائی بلین ڈالر کی ہے ۔ جو اکتوبر میں آئی ہے۔ جو کہ پچھلے سال کے مقابلے میں دس پرسنٹ کم ہے بجائے بڑھنے کے۔ تو میں یہ پوچھنا چاہوں گا گو کہ انہوں نے یہ کہا ہے کہ Asian Development Bank کے ساتھ ہمارا کوئی programme نہیں ہے۔ لیکن export کی جو خراب صورت حال ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان کے interests کو بہت hurt کر رہا ہے۔ کیونکہ انہوں نے سارے avenues جو ڈالر earning کے تھے وہ ختم کر دیئے ہیں۔ اس حکومت کے آنے کے بعد ہماری ڈالر earning جو remittances کے ذریعے تھی وہ سارے ختم کر دی گئی ہے۔ foreign loan کے ذریعے جو ہماری ضروریات پوری ہوتی تھیں اور اس کے علاوہ IMF سے ہم مدد لیتے رہے ہیں۔وہ سارے sources ختم ہو گئے ہیں۔اب export earning ہماری ایک major source of dollar earning ہے جس کی بنیاد پہ ہم چل رہے ہیں۔ تو میری ان سے درخواست یہ ہے گو کہ یہ کہتے ہیں کہ Asian Development Bank کے ساتھ ان کا کوئی پروگرام نہیں ہے۔ لیکن اس ساری صورت حال کو دیکھتے ہوئے یہ کیا steps

لے رہے ہیں export کو بڑھانے کے لئے؟

جناب چیئرمین: جی منسٹر فار فنانس۔

جناب محمد اسحاق ڈار: جناب انہوں نے صحیح فرمایا کہ اس سال چار مہینے کی exports تقریباً دس فی صد in dollar terms کم ہیں۔ اور 8.1 in rupee terms فی صد زیادہ ہیں۔ It is not our internal problem, international recession is there. جاپان کی جو economy ہے that is expected to be 4 % this year, it is very big contraction for this year. There is very hard competition. There is a regional turmoil we have seen over last many months in South East Asia as a result of which they are much more cheaper than us because we have not devalued our currency.

Sir, let me share the fact with honourable member that the 10% decline in export, if we analyse 84.9% of this decline is due to fall in the unit value. The unit values internationally have fallen as a result of that 84.9% which means around 8 and a half percent decline is due to fall in the unit value.

So, we have lost export earning because of the international trend in fall of unit value of the commodity which we export. By the way we also gained on import size at the same time and only one and a half percent of the sent percent is due to decline in the quantity export which we have exported because of the lack of demand and all the other factors.

So, sir it is the international scenario, it is not the local problem. Despite of all this, I must share the information with the honourbale member that the actual target of export and import and when we evaluate it in terms of dollar, it is the trade deficit which is the biggest problem of Pakistan for the last 20 years.

Sir, there is a very reasonable reduction in the last four months

July-October, 1997-98 financial year was 931 million. It has reduced to 356 million. Sir, there is a reduction of 61% in the trade deficit which should be appreciated.

جناب چیئرمین: جی جناب صفدر عباسی صاحب۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی : میں گو کہ وزیر صاحب کی contention سے اختلاف نہیں کروں گا کہ trade deficit کم سے کم ہونا چاہیے لیکن میں ان سے یہ عرض کرنا چاہ رہا ہوں کہ ان کی طرف سے trade deficit کو reduce کرتے کرتے، یہ جو economy میں recession ہے، دیکھیں بات یہ ہے کہ جو trade ہے جب آپ اپنی trade کو کم کرتے ہیں imports کو کم کرکے، انہوں نے یہ نہیں کیا کہ exports بڑھائیں ہیں تب جا کے imports کم ہوئے ہیں۔ ان کے exports بھی کم ہو رہے ہیں اور simultaneously imports بھی کم ہو رہی ہیں۔ سوال یہ ہے جب آپ trade کم کریں گے، اگر trade deficit اگر export بڑھا کے کم کریں تو وہ ایک healthy phenomenon ہے لیکن اگر آپ trade deficit کو کرنا چاہتے ہیں through decrease in imports without increasing exports تو وہ overall جو economy ہے آپ کی وہ contract کرے گی۔ تو اس وقت جو آپ کو recession نظر آ رہی ہے ملک کے اندر میں سمجھتا ہوں کہ اس میں جو آپ کی پالیسی ہے کہ جی بالکل trade deficit کو zero پہ لے آؤ without increasing the exports میں سمجھتا ہوں کہ یہ ultimately backfire کرے گی آپ کی حکومت کے لئے۔

Mr. Muhammad Ishaq Dar : I agree with the honourable member that the ideal goal and that is the goal what we determined for ourselves that we should have 10 billion of exports and 10 billion imports and that is how we should achieve the reduction and trade deficit but as I explained earlier that due to the regional turmoil, due to the international recession on which we have no control whatsoever, as I explained the quantity export is still declining. We are getting less dollars for the same quantity what we are sending.

The 80% of the decline is due to fall in unit value internationally on

which Pakistan has no control. So the imports are not by design curve. There is no government policy. We have not banned anything new. There is not any discouragement that you do not import.

So, it is a national process through which the trade deficit has been achieved as soon as the economy grows and the international recession disappears. I am sure it will have direct impact on our economy and our goal obviously would be ideally to achieve trade deficit zero with the growth in the size of economy.

Mr. Chairman: Mr. Majid Sultan Sahib.

جناب ماجد سلطان: میرا سوال جناب وزیر خزانہ صاحب export development کے سلسلے میں ہے۔ export development کے سلسلے میں کافی اچھے اقدامات کیے جا رہے ہیں۔ لیکن I would like to know کہ سر چھوٹے exporters جن کی exports دس سے پچیس لاکھ روپے تک ہے، ان کے لیے کیا آسان شرائط پہ قرضے دینے کا پروگرام ہے؛ There are few hundred exporters جو کہ اس وقت ان کے پاس آرڈرز ہیں، سب کچھ ہے لیکن چونکہ ان کے پاس بنک کو ضمانت دینے کے لئے کچھ نہیں ہے کہ وہ بیچارے export کرنے کے قابل نہیں ہیں۔ اس سلسلے میں وزیر صاحب کچھ فرمائیں گے۔

جناب چیئرمین: جی وزیر فنانس۔

Mr. Muhammad Ishaq Dar: Mr. Chairman, as far as the small exporters are concerned there is no discrimination as far as the policy is concerned. Everybody, the large, the small and the medium size exporter is supposed to have an exercise to export, re-finance which obviously achieve re-finance as compared to normal mark up rate. The government is considering but there is no definite decision or policy action so far. We are considering to see if the Export Development Bank type idea, particularly for small exporters can

be viable, for we are on the very initial stage of the study. If it is viable ," Inshallah" we will act on that but till this is implemented the small exporter does have an access to the Export Re-finance which is 8%. If there is any complaint, it should be given to the Government.

جناب چیئرمین۔ ڈاکٹر حئی صاحب۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ میرا وزیر موصوف سے ضمنی سوال ہے کہ ایکسپورٹ کو بڑھانے کے لئے اور غیر ملکی زر مبادلہ کمانے کے لئے یہ بلوچستان کی طرف بھی توجہ دیں گے تاکہ وہاں کوئٹہ سے یا تربت سے کارگو سروس شروع ہو، تو تازہ پھل فروٹ اور-----

جناب چیئرمین۔ اس سوال سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ ایشین ڈویلپمنٹ بنک کا سوال ہے۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ ایکسپورٹ بڑھائیں تو ان کو فائدہ ہوگا۔ ہمیں ایکسپورٹ کی زیادہ سے زیادہ ضرورت ہے تو ہماری طرف بھی توجہ دیں۔

جناب چیئرمین۔کہتے ہیں کہ میں اس کا جواب دوں گا۔

جناب محمد اسحاق ڈار۔ یہ بلوچستان priority area ہے۔وہاں سے سیب اور کھجور کی possibility ہے۔ ابھی apple show ہوا تھا۔ میں نے ان کو کہا ہے کہ کھجور کا شو بھی کریں۔ نمبر ۲ honourable ممبر کو کارگو کے بارے میں ایک اچھی خبر بتا دوں۔ کوئٹہ سے جتنی ایکسپورٹ کا کارگو ہوگا ابھی پی آئی اے اس پر کراچی تک کوئی freight چارج نہیں کرے گی۔

The freight rate will be from Karachi to the final destination like Dubai, Abu Dhabi and wherever they export. This sector will be free, sir, that we have arranged with the PIA.

جناب چیئرمین۔ سیف اللہ پراچہ صاحب۔

جناب سیف اللہ خان پراچہ۔ ہمارے محترم وزیر صاحب نے کہا ہے کہ یونٹ پرائسز بہت کم ہو گئی ہیں جس سے ہماری ایکسپورٹ کی فگرز خراب ہو گئی ہیں۔ کوئی under value

ہونے کا خدشہ تو نہیں ہے ۔ کیا انہوں نے investigate کیا ہے کہ یہ جو پرائسز ہیں اس میں کوئی under value کرکے exchange تو باہر نہیں رکھا جا رہا۔

Mr. Chairman: Minister for Finance.

Mr. Muhamamd Ishaq Dar: Sir, if the honourable member could repeat it because I could not get the exact question.

جناب چیئرمین۔ ذرا دوبارہ سوال کر دیں۔

جناب سیف اللہ خان پراچہ۔ میں نے یہ کہا کہ محترم وزیر صاحب نے کہا کہ یونٹ پرائسز down ہو گئی ہیں۔جس سے ان کی فگرز آف ایکسپورٹ متاثر ہوئی ہیں۔تو میں نے کہا کہ کہیں under valuation کا معاملہ تو نہیں ہے کیونکہ دس روپے کا فرق ہے ۔ between the official rate and unofficial rate تو کیا انہوں نے چیک کیا ہے کہ یہ ایکسپورٹ میں لوگ رقم باہر تو نہیں رکھ رہے ۔

جناب محمد اسحاق ڈار۔ یہ honourable ممبر نے بالکل ٹھیک کہا ہے ۔ یہ دس فیصد میں under invoicing element شامل ہے اور جب حکومت کے نوٹس میں یہ آیا تو نہ صرف ایکسپورٹ میں under invoicing ہو رہی تھی بلکہ امپورٹ میں over invoicing ہو رہی تھی ۔ مثلاً دالوں کا یہ تھا وہ ۲۵۰/۲۶۰ ڈالر کی میٹرک ٹن دال ہونی چاہیئے تھی۔ پتہ چلا کہ وہ پانچسو ڈالر تک ایل سی کھل رہی ہے تو فوری طور پر ایک کمیٹی بنائی گئی ۔اس کو ریگولر ۲۸ مئی کے بعد چیک کیا گیا اور اس میں چند لوگ جو involve تھے‘انہوں نے difference سٹیٹ بنک میں surrender کیا اور اپنے forms بھرے۔

So, the Government is monitoring it very carefully. It is one of the causes of 10% decline. The honourable member is right.

Mr. Chairman: Next question 131, Syed Iqbal Haider.

131. *Syed Iqbal Haider : Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state the details of devaluation of rupee made by the

present Government since March, 1997 ?

Mr. Muhamamd Ishaq Dar: The present Government made one step adjustment on 15-10-1997 by 8% from Rs. 40.52 to Rs. 44.05 and by 4.24% from Rs. 44.05 to Rs. 46.00 on 27-6-1998.

Mr. Chairman: Supplementary question?

Syed Iqbal Haider: Sir, the supplementary is that I had asked the rate of devaluation of Pak Rupee since this present Government has come in offce *from March*, 1997. The honourable Minister has given an incomplete reply, sir. I don't know why they don't give complete reply. The honourable Minister has stated that the Rupee has been only devalued twice. Once on 15th October, 1997 by 8% from Rs.40/- to Rs.44/- and second time on 27th June, 1998 by 4.24% from Rs.44/- to Rs.46/-. My question is that is it not a fact that four different rates have been officially prescribed by the State Bank with regard to the value of the rupee. What about the composite rate, what about the rate prescribed for import, what about the inter-bank rate ? So, it is imcomplete sir. Is it not a fact that presently, in the open market, the rupee value is over 60 rupees and the composite rate is also fifty four, or fifty five rupees?

Mr. Chairman: Minister for Finance.

جناب محمد اسحاق ڈار ۔ جناب چیئرمین ، I think, the honourable member is not fully aware of the facts. جہاں تک devaluation اور creeping adjustments کا تعلق ہے first , I should explain that, he also wishes to know کہ جناب جو چھوٹی چھوٹی سی creeping adjustments ہیں وہ بھی جناب ۲۳ اپریل کو creeping adjustment ۱۲ پیسے کی تھی ، ۶ مئی کو ۹ پیسے کی تھی ، ۲۲ مئی کو ۶ پیسے کی تھی ، اور ۲۸ جون کو ۷ پیسے کی تھی اور ۱۱ جولائی کو ۶ پیسے کی تھی

apart from these small creeping normal adjustments, the two other proper digits which can be called devaluation, the information has been given. The cumulative devaluation, add up to sir, 12.24, if we even improve those creeping ones, it comes to 12.7. So, it is not a material thing but that cannot be treated as devaluation, that is a normal creeping adjustment, which they were also used to do in their time because they used to have a regular one

جناب انہوں نے فرمایا کہ چار ریٹس کا تعلق ہے

Sir, the official rate is one, and that is 46. The honourable member is totally misled. I don't know from where he got the figure of 54. The 54 is FIBRE which is free inter-bank rate. The FIBRE and the official rate taken combined, creates an average, which is called composite rate sir. Sir, this has nothing to do in Pakistan. The countries like Egypt, India, China, they have seen twelve rates at a time. So, it is, there is a consequence of twenty eigth of May detonation that country had no choice but to go through a most prudent system, where we can protect our reserves in a prudent manner. So, I think, this has worked very nicely. And I would also like to tell the honourable member that the curve rate touched 67 on fifth of September, but it has come down sir, between 56-57. It is quoted everyday in the newspapers, FIBRE is 54 and the composite rate is around 51.

جناب چیئرمین۔ جی بھنڈر صاحب۔

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Sir, is it the fact that during 1993, through 1996, the devaluation and the adjustment of the rupee value was reduced eight times?

Mr. Chairman: Minister for Finance.

Khawaja Qutabuddin: I would like to add to it. Is it also a fact

that during the thirteenth month tenure of Peoples Party, the devaluation of rupee was to the extent of more than 30 percent and that the trade deficit rose from a billion dollar to three billion dollars?

Mr. Chairman: Minister for Finance.

Mr. Muhammad Ishaque Dar: Sir, there has been series of creeping adjustments as well as major devaluations and it was at the close of the certain week ending in November, it was around 40.05. So, sir, this trend has been for quite sometime and the trade deficit figure, which the honourable member wanted to ask, the last financial year closed at 3.574 billion. But it has already been reduced on 30th June 1998 and to 1.754 billion.

جناب چیئرمین۔ حاجی گل آفریدی صاحب۔

حاجی گل آفریدی۔ جناب چیئرمین، میں وزیر صاحب سے آپ کے توسط سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ حقیقت ہے کہ ڈالر اکاؤنٹ فریز ہونے سے حکومت پاکستان کو نقصان ہوا ہے اور ہنڈی والوں کو بہت زیادہ فائدہ ہوا ہے۔ اگر یہ حقیقت ہے تو کیا ڈالر اکاؤنٹ سے پابندی اٹھانے کا کوئی ارادہ ہے اگر ہے تو کب؟

جناب چیئرمین۔ منسٹر فار فنانس۔

Mr. Muhammad Ishaque Dar: Mr. Chairman, there is no plan to lift the ban from foreign currency accounts because there is no fund available to back up that. Normally, countries who have about thirty percent of such liability in cash, they can allow the free movement and this is one of the reasons why the original freezing restriction was imposed, country had around 11 percent of the total. So, a prudent figure is about 30 percent. So, the new foreign currency bonds, the problems of the foreign currency account holders and their various letters, various columns, various editorials, show that they were not

having proper return. The five years is a too long period, those were not tradable in the market, it did not carry fiscal incentives, all these impediments have been removed on 6th of November and the new bonds , which are now given to these foreign currency bonds, they include a shorter period which is three years instead of five. They include better rate of returns, which is LIBOR plus three for five years and LIBOR plus four for seven years. It is also tradable in stock exchange. Today the rate of this bond is fifty rupees, though the official rate is 56. So I think, people are getting encouraged, now, to switch over from foreign currency accounts voluntarily to these bonds. So, I think the scheme is OK.

Mr. Chairman: O.K.

جناب رفیق احمد شیخ ۔ میری گزارش یہ ہے کہ ہمیں بھی بات کرنے دیا کرو۔ یہ
کوئی طریقہ ہے۔ تو میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ rate of exchange کی از خود کوئی اہمیت
نہیں ہوتی ۔ As a student of finance and of economic history, I still recall, اجمل خٹک
صاحب شاید اس پر گواہی دیں گے کہ فرسٹ ورلڈ وار کے بعد انگریزوں نے جو اس
sub-continent سے قرضہ لیا ہوا تھا اس کو اتارنے کے لیے پاؤنڈ کی قیمت بارہ روپے کر دی
تھی and there was a demand from the Congress کہ یہ بیس روپے ہونی چاہیے۔ انہوں
نے بیس روپے کر دی تھی اور کانگریس کی طرف سے یہ ڈیمانڈ تھی کہ یہ بارہ روپے ہونی چاہیے۔
Ultimately a deal was struck اور پاؤنڈ کی قیمت پندرہ روپے مقرر ہوئی تھی but by that
time اربوں روپے جو برطانیہ نے قرضے کی صورت میں لئے ہوئے تھے دوائیوں کی صورت میں ،
سروسز کی ، خدمت کی صورت میں ، کپڑے ، یونیفارمز کی صورت میں انگریزوں نے وہ اتار دیئے ۔
تو اس لیے میں فاضل وزیر صاحب سے اب اپنا سوال پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ جو آپ کو نظر آ رہی
ہے 46 آپ کی طرف سے اور 56 مارکیٹ میں ، اس سے آپ نے کچھ objectives بھی achieve
کئے ہیں کہ ہماری ایکسپورٹ بڑھی ہو ، امپورٹ کم ہوئی ہو یا امپورٹ کو کم کر کے ایکسپورٹ کے
لیول پر لانا کوئی problem call نہیں ہے ۔ آپ کی ایکسپورٹ بڑھنی چاہیے اور امپورٹ

کم ہونی چاہیے - comparatively Have you been able to achieve that objective?

جناب چیئرمین -جی منسٹر فار فنانس -

جناب محمد اسحاق ڈار - جی اسی objective کو achieve کرنے کے لیے گورنمنٹ نے جولائی میں ایک composite جو honourable member Senator Iqbal Haider was saying کہ

that was the reason the composite rate was introduced so that the exporter can get better price. What he does, sir, right now he sells 50% of his export earning on the inter bank rate and he gets, let's say, 54. He surrenders half of that to the State Bank and he gets 46, his average rate comes to around 50-51. So it does encourage them, it get them the better value. At the same time the importer buy the same foreign exchange through the same mechanism. So, sir, that is exactly the objective of the new scheme.

جناب چیئرمین - بھنڈر صاحب اور پھر اقبال حیدر صاحب -

چوہدری محمد انور بھنڈر - میں جناب والا! یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ freezing of the foreign reserve جو رکھا ہے انہوں نے ، اس میں جناب والا کچھ تکالیف ہیں - میں صرف ایک تکلیف بیان کرنا چاہتا ہوں - اپنے دوست کی مثال دیتا ہوں - ایک دوست تھا ، وہ باہر جدہ میں رہتا تھا - اس کی بیوی کو کینسر ہو گیا - کینسر کے علاج کے لیے وہ اس کو امریکہ لے گیا - اس کا اسی لاکھ روپیہ تھا جو اس نے یہاں رکھا ہوا تھا - پیسے اس نے سارے پاکستان میں رکھے ہوئے تھے اور یہاں سے پیسے وہ منگوا نہیں سکتا - ان کو convert کرے تو اس کو بہت زیادہ loss پہنچتا ہے - Exception جناب والا انہوں نے رکھی کوئی نہیں ہے - تو ساری عمر کی اس کی کمائی یہاں پاکستان میں پڑی ہے اور اپنی بیوی کے علاج کے لیے بھی وہ اپنے foreign exchange اکاؤنٹ سے پیسے نہیں لے سکتا- ایجوکیشن کو چھوڑیئے، چلیے ایجوکیشن کے لیے نہ لیں- لیکن وہ death bed پر پڑی ہے، کینسر کی مریضہ ہے، وہاں اسی لاکھ روپیہ اس کے علاج کا ہے- یہاں ایک exception بھی انہوں نے نہیں رکھی کہ کوئی اپنی زندگی بچانے کے لیے ہی

کچھ روپیہ foreign exchange سے لے لے ۔ کیا اس کے متعلق غور فرمائیں گے ۔

جناب چیئرمین ۔ جناب منسٹر فار فنانس ۔

جناب محمد اسحاق ڈار ۔ جناب چیئرمین ! چونکہ میں نے پہلے عرض کیا تھا کہ جو reserve کا سائز ہے وہ obviously permit نہیں کرتا کہ کوئی exception create کی جائے ۔ اور جب بھی exceptions create ہوتی ہیں تو ان میں non-transparencies آتی ہیں ، misuse آتا ہے ۔ اللہ تعالیٰ ان صاحب کو ہمت دیں ، اگر ان کے اتنے پیسے ہیں ، اسی لاکھ اگر خرچ کر رہے ہیں تو سمجھیں کہ اٹھاسی لاکھ روپے خرچ کر رہے ہیں ۔ وہ اپنے ڈالر encash کریں ، آج بانڈ لیں ، 50,51 پر وہ بک رہا ہے ۔ 56 کا دوبارہ ڈالر لیں اور اس سے پے منٹ کرئیں ۔ وہ جدہ based ہے ، آٹھ ملین سے اپنی wife کا علاج کر سکتا ہے ۔ یہ کوئی اچھا کام نہیں ہوا ، کوئی بھی اس کو اچھا نہیں سمجھتا ، freezing of accounts کو کوئی اچھا نہیں سمجھتا لیکن مجبوری تھی ۔ تو اب یہ سمجھیں کہ پاکستان کو detonation کی سزا دنیا نے دی ہے ، اس کو وہ تھوڑا سا برداشت کرے ۔ لیکن exception cannot be created, sir.

جناب چیئرمین ۔ اب میرے خیال میں ختم ہو گئے ہیں ۔ جی last اقبال حیدر صاحب نمبر ۔ ۱۳۲ ۔

132. ***Syed Iqbal Haider**: Will the Minister for Commerce be pleased to state:

(a) the names, price per kilo and quantity of the items of vegetables and fruits exported since 1st January, 1997; and

(b) the names of the countries to which these were exported ?

Mr. Muhammad Ishaque Dar: (a) The requisite information is given as under:

Items/Period	Quantity in Metric tons	Value in Dollar Million	Price per US $/KG
Vegetables			
Jan-Dec. 1997	24,600	9.452	0.38
Jan-Aug. 1998	109,484	19.080	0.17
Total Vegetables	34,084	28,532	
Fruits			
Jan-Dec. 1997	234,241	71.447	0.31
Jan-Aug. 1998	151,827	41.423	0.27
Total Fruits	386,068	112,870	

The detail indicating the names, items of vegetables and fruits exported during Jan-Dec. 1997 and Jan-Aug. 1998 may be seen at Annexures- I and II.

(b) The names of countries to which fruits and vegetables were exported during the period from Jan-Dec. 1997 and Jan-Aug 1998 may also be seen at Annexure-I & II

(Annexure have been placed in the Senate Library)

جناب چیئرمین : کوئی ضمنی سوال ؟

سید اقبال حیدر -جناب 132 بھی ہے اور 133 بھی ہے- میں briefly یہ کہوں گا- ایک جملہ 132 پر کہ یہ کہاں کا انصاف ہے جناب کہ پیاز چار روپے اٹھانوے پیسے پر ایکسپورٹ کیا جا رہا ہے اور پاکستان کے عوام کو تیس سے چالیس روپے کلو دے رہے ہیں- یہ کہاں کا انصاف ہے خدا کا خوف کریں - پاکستان کے عوام کو کس بات کی سزا دے رہے ہیں- اور امریکہ کو یہ پیاز ایکسپورٹ کر رہے ہیں 98-3 روپے تو یہ بڑی زیادتی ہے -دوسری بات یہ ہے 130 پر کہ انہوں نے جو shelter لیا ہے -

جناب چیئرمین۔ جی پہلے پیاز کا جواب آ جائے اس کے بعد ۔

سید اقبال حیدر۔ جی سر پیاز، آلو، سیب۔ سب کی قیمتیں جو ہیں وہ ۔

جناب چیئرمین۔ جی کہتے ہیں کہ جی ۔

جناب محمد اسحاق ڈار ۔ جناب چیئرمین! جو معزز ممبر نے ایک پوائنٹ اٹھایا تھا under invoicing of export. یہ precisely وہی ہے کہ لوگ اپنی value کم declare کر رہے تھے اور قیمت زیادہ لے رہے تھے، difference لے کر مارکیٹ میں شاید ڈالر بیچ رہے تھے ۔ ایک تو اس کے لئے گورنمنٹ نے ایک کمیٹی بنا دی ہے۔ 28 مئی کے بعد تمام consignments خاص کر پیاز اور vegetables اور کھانے پینے کی چیزوں کی۔ اس کی چیکنگ ہو رہی ہے۔ دوسرا گورنمنٹ نے آج سے کوئی چار ہفتے پہلے اس کی minimum export price fix کر دی تھی بیس روپے، کہ بیس روپے سے کم آپ export نہیں کر سکتے ۔ اس میں 100% export regulatory duty لگا دی۔ جس کا مطلب یہ تھا کہ آپ چالیس روپے میں اگر کریں تو ٹھیک ہے ورنہ آپ پاکستان سے نہ کریں۔ تو یہ under invoicing کا ایک پرابلم تھا اور لوگوں نے پانچ روپے میں بالکل نہیں بیچا۔ چونکہ یو اے ای میں پیاز کی قیمت پچیس تیس روپے تھی تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ پانچ روپے میں ایکسپورٹ ہوا ہو ۔ اب اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت دے جو یہ کام کرتے ہیں۔

Government can only take action which we have already taken to control and curb this practice.

جناب چیئرمین۔ جی اقبال حیدر صاحب۔ جی پہلے اقبال حیدر پھر آپ جی، جی 132 پر۔

جناب چیئرمین۔ جی 132 پر جی۔

جناب اکرم شاہ خان۔ جناب چیئرمین صاحب شکریہ! میں آپ کے توسط سے جناب وزیر صاحب سے یہ گزارش کروں گا کہ انہوں نے جو سبزیاں اور فروٹ برآمد کیے ہیں۔ تو ہمارے صوبے میں سب سے زیادہ پیداوار سیب کی ہے۔ اور بہت زیادہ اقسام ہیں اور بڑے بہترین قسم کے سیب وہاں پر پیدا ہوتے ہیں۔ لیکن یہاں پر جناب چیئرمین! جواب میں دیکھیں تو سیب کی ایکسپورٹ نہ ہونے کے برابر ہے۔ ایک جگہ پر دو ٹن ہے، ایک جگہ پر ایک سو بیس ٹن ہے۔ تو جناب

چیئرمین! ہوتا یہ ہے کہ ہمارے سیب یہاں پر جب منڈیوں میں پہنچتے ہیں تو ان کو برابر قیمت نہیں ملتی۔ اور ہمارے ہاں سڑکیں اور انفرا سٹرکچر وغیرہ نہیں ہے۔ بعض اوقات اس طرح بھی ہوتا ہے جناب چیئرمین! کہ ایک پورا ٹرک سیب کا جب فروخت ہوتا ہے تو اس کی اتنی قیمت نہیں بنتی جتنا کرایہ اس ٹرک والے کو دینا ہوتا ہے۔ اور وہاں پر ہمارے صوبے میں کولڈ سٹوریج کا بھی کوئی بندوبست نہیں ہے ۔ مشکل یہ ہو جاتی ہے کہ جو ہماری بڑی فصل ہے سیب کی وہ اس طرح اونے پونے داموں ان کو بیچنی پڑتی ہے۔ اور جناب چیئرمین! جب سیب کا سیزن شروع ہوتا ہے تو ایران سے بھی سیب شروع ہو جاتا ہے۔

جناب چیئرمین۔ بہت لمبا سوال ہو گیا جی۔ آپ جلدی کریں ٹائم ختم ہو گیا ہے۔

جناب اکرم شاہ خان۔ تو گزارش یہ ہے کہ ہمارے صوبے کا سارا دارومدار اسی پر ہے۔ وہاں پر آپ کو معلوم ہے کہ بجلی اور پانی کی قلت ہے ۔

جناب چیئرمین۔ یعنی آپ کے صوبے کو مراعات دینی چاہیئں تا کہ ایکسپورٹ ہو سکے۔

جناب اکرم شاہ خان۔ جناب والا! میں گزارش یہ کر رہا ہوں کہ سیب کی یہاں پر جو انہوں نے ایکسپورٹ دکھائی ہے، اس میں سیب کی ایکسپورٹ نہ ہونے کے برابر ہے۔ صرف دو ٹن لکھا ہوا ہے جناب۔ تو میری گزارش یہ ہے ان سے کہ یہ سیب کے لئے کوئی منڈیاں تلاش کریں تا کہ کچھ اچھے داموں فروخت ہو سکیں۔ ورنہ بجلی کا خرچہ اور کرایہ پورا نہیں ہوتا ۔

جناب چیئرمین ۔ جی منسٹر فار فنانس ۔ It is a very strong potential source of foreign exchange. سیب کی کوالٹی بھی ہے ۔ So, what is being done.

جناب محمد اسحاق ڈار ۔ جناب میں نے عرض کیا ہے کہ ایک سٹڈی ہم کروا رہے ہیں بلوچستان میں اور ابھی حال ہی میں ایپل شو ہوا پچھلے مہینے۔ اس میں کولڈ سٹوریج ، پیکنگ کی بہتر سہولتیں اور polishing, grading also یہ سارا ہم کر رہے ہیں، اس کو سٹڈی کر رہے ہیں کہ گورنمنٹ کس طرح پرائیویٹ سیکٹر کو facilitate کرے کہ وہ اس کام کے لئے کوئی یونٹ وہاں لگائیں۔ ان کو سستا loan مل جائے یا ان کو کوئی اور سہولت مل جائے ، کوئی جگہ مل جائے ۔ اب یہ انڈر سٹڈی ہے ۔ جونہی اس کی رپورٹ آئے گی honourable member is most welcome to discuss this matter.

جناب چیئرمین۔ اقبال حیدر صاحب، last question No. 133 جی فرمایئے جی۔

133. ***Syed Iqbal Haider** : Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state the names of the Federal Ministers including Prime Minister, Ministers of State and persons enjoying such status who are income tax and wealth assesses and the amount of income tax or wealth tax paid by each of them during 1994-95, 1995-96 and 1996-97 ?

Minister for Finance and Economic Affairs: Section 150 of the Income tax Ordinance, 1970 and section 42 of the Wealth Tax Act, 1963 prohibit disclosure of the required information relating to the amount of income tax and wealth tax paid during 1994-95, 1995-96 and 1996-97 by Federal Ministers including Prime Minister, Ministers of State and persons enjoying such status.

Mr. Chairman: Any supplementary question ?

Syed Iqbal Haider: I had enquired that what is the amount of income tax and wealth tax being paid by the Prime Minister and his cabinet members. Unfortunately, they are trying to or attempting to take shelter under a misconceived interpretation of the Income Tax Act that under Section 150 such an information cannot be disclosed. This is very unfortunate. The honourable Minister has forgotton that this information under the election laws is mandatory to disclose in your nomination papar and the most tragic and condemnable thing is that only Rs.379/- were disclosed as income tax paid for two years by the honourable Prime Minister when he contested 1997 Elections. Now they are talking of *mohib-e-watani*, now they are talking of encouraging people to contribute, now they should volunteer to disclose their income tax, why should they take shelter under Section 150 and by the way on the floor of this House,

three months ago, the tax payers directory six volumes were presented to me by the then Finance Minister. How can you take shelter under this section that non-disclosure on what basis the tax payers directories were printed and a copy was provided to me on the floor of this House.

Mr. Chairman: Minister for Finance. No.1, he is questioning the applicability of the Section 150 and Section 42 and secondly, he is saying on what basis was the directory prepared if this is not protected by law.

Mr. Muhammad Ishaq Dar: Mr. Chairman, let me read out the Section 150. You area barristor, there are so many barristors here, *Masha Allah*, Chairman, himself is legal man. Sir, any record of any suspend proceedings or any proceeding relating to the recovery of a demand shall be treated as confidential and no public servant shall save, as provided in this Ordinance, shall disclose any such particulars. And I am sure the honourable Member does know that public servant includes, the definition includes the ministers as well

(interruption)

جناب چیئرمین: جی جواب تو دے لینے دیں۔ You may differ with it. بھئی دیکھیں ناں ان کا یہ جواب ہے' you differ with it, اس کا طریقہ کار کوئی ہوگا جس کے ذریعے we can resolve this matter.

Mr. Muhammad Ishaq Dar: Sir, I am permitted to answer.

انہوں نے فرمایا جی کہ کیسے یہ جو information directory چھپ گئی۔

Sir, there is also sub-section (5) and honourable, who does not have a copy, I can give him a copy, I am sure he has. Nothing contained in sub-section (1) which I have just read shall prevent the Central Board of Revenue from publishing, with the prior approval of the Federal Government and such particulars as are referred

to in the sub-section. Sir, there is a clear provision under which Central Board of Revenue can publish the directory of all tax payers, which they have done, under this sub-section (5), nothing illegal and the honourable member had the information under the sub-section. Government does not oppose, divulging the informationas long as this is on across the board. This House, the National Assembly, if they make necessary amendments, they should propose one in the budget which is coming. Let the information be shared by everybody. I have no problem at all.

جناب چیئرمین۔ جی مولانا فضل محمد صاحب نے کوئی سوال نہیں پوچھا ۔ جی مولانا فضل محمد صاحب ۔

حافظ فضل محمد ۔ جناب والا! میرا یہ پورے ایوان سے سوال ہے کہ اس قسم کے قوانین کیا یہ ہمارے آئین کی روح کے اور وہ جو فطری انصاف ہے ۔ کیا اس کے خلاف نہیں ہے ۔ کیا یہ جو ہمارے آج کل تو ماشاء اللہ اسلام بھی تو آ رہا ہے ۔ اسلامی قوانین کے حوالے سے بھی ، ہمارے آئین کے حوالے سے بھی ، فطری انصاف کے حوالے سے بھی اس قسم کے قوانین کو بنانا ۔ جب کہ ہم سنتے ہیں اور ہر ایک یہی کہتا چلا آ رہا ہے کہ قانون سب کے لئے برابر ہے ۔ قانون سب کے لئے ہے ۔ جب کہ اپنے مخصوص لوگ ہیں ۔ جن کے لئے باقاعدہ الگ اس قسم کے قانون بناتے ہیں اور ان کو تحفظ دینے کے لئے کیا وزیر موصوف صاحب یا موجودہ حکومت جب کہ اسلام کے حوالے سے بھی کچھ اقدامات اٹھا رہی ہے تو کیا وہ اس قسم کے قوانین کو منسوخ کرنے کے لئے ان کے پاس کوئی پروگرام ہے ۔

Mr. Chairman: Yes, Minister for Finance.

جناب محمد اسحاق ڈار۔ میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے جی کہ

Government does not oppose application of such information, it should be across the board, provision is there, even if anybody wishes to propose an amendment in sub-section (1), let it be there, sir, we will not oppose it.

Mr. Chairman: O.K. End of Question Hour. Now, leave applications.

+134. ***Mr. Said Mir:** Will the Minister for Commerce be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to export sugar to India, if so, its quantity and rate ?

Mr. Muhammad Ishaq Dar: According to the export policy, the export of sugar is permissible to all destinations including India. No specific proposal is under consideration of the Government to export sugar to India. A total quantity of 4,25,775 metric tons has been exported to India valuing Rs. 577, 175 million during January 1998 to September, 1998 at the rates of US $ 315, 280 and 220.

135. ***Mr. Said Mir:** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state the short fall in the revenue estimates so far and the total short-fall during the year 1997-98 ?

Minister for Finance and Economic Affairs: The short-fall in revenue estimates *viz-a-viz* collection during 1997-98 and in the current financial year is Rs. 4.0 and 9.0 billion respectively.

136. ***Dr. Abdul Hayee Baloch:** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state:

(a) the names, designation, qualification, date of appointment and date of posting at the present station of the persons working in the S.B.F.C. Islamabad Head Office and Rawalpindi regional offices;

\+ [All the remaining questions and answers are taken as read and placed on the table of the House]

(b) the reasons for not transferring the employees of the said offices who have completed their tenure at present stations and the time by which they will be transferred ?

Mr. Muhammad Ishaq Dar: (a) The detailed reply is given at Annex "A".

(b) No specific tenure is prescribed for the posting of an employee of SBFC at a particular station. Reshuffing of the employees is, however, made from time to time keeping in view their performance, suitablility for a particular job and needs of the Organization.

Annexure-A

SMALL BUSINESS FINANCE CORPORATION

STARRED SENATE QUESTION No.138
DUE FOR ANSWER ON 17-11-98

The detail about the regular employees working at Head Office, Islamabad and Rawalpindi Region is as under:

STAFFING POSITION OF REGULAR EMPLOYEES
HEAD OFFICE

Name	Post & Grade	Qualification	Date of Joining	Present Posting
1	2	3	4	5
MD Secretariat				
Muhammad Juneid	VP	M.B.A, CA BP, AF IBI	06-Feb-93	16-Oct-97
Masood Ali Janjua	AVP	F.A	10-Jun-76	10-Jun-76
Abdur Razzaq	OG-I	M.B.A, DAIBP I	01-Feb-90	10-Feb-91
Mr.Riasat Ali	OG-III	F.A	01-Feb-93	01-Feb-93
Naeem Zahid Shaheen	Sr.Typist	B.Com.	01-Dec-92	01-Dec-92
Muhammad Saddique	Ch. Messenger	Primary	12-May-75	12-May-75
Muhammad Amin	Ch. Messenger	Middle	01-Mar-79	08-Apr-81
Muhammad Farooq	Driver	Middle	16-Nov-89	22-Sep-97
Muhammad Mehmood	Messenger	Middle	10-Jun-93	10-Jun-93
DMD Secretariat				
Iftikhar Hussain	OG-II(A.C)	M.B.A	01-Dec-92	01-Dec-92
Muhammad Maqbool	Ch.Messenger	Middle	01-Jun-88	06-Aug-90
Muhammad Latif	Driver	–	16-Jun-93	08-Sep-93
COA Office				
Qurban Ali Abbasi	SVP/Controller of Admn	M.A, LLB	18-Aug-75	07-Feb-96
Muhammad Faraz	Messenger	Middle	01-Dec-92	26-Jan-93
Muhammad Khalil	Messenger	Matric	11-Feb-90	21-May-90

Name	Post & Grade	Qualification	Date of Joining	Date of Present Posting
1	2	3	4	5
CDP Office				
Muhammad Azam Khan	VP/Controller of Opns.	M.A (Econ.), DAIBP–I	21–May–76	30–Apr–90
Muhammad Rashid	Messenger	Primary	20–Feb–93	22–Jan–95
Recovery Chief Office				
Shahzad Ahmed	AVP/Chief Recovery	M.Com., DAIBP	23–Feb–78	28–Jul–92
Ghalib Hussain	Ch. Messenger	Middle	22–Jan–90	08–May–93
Credit Deptt.				
Ms.Sajjida Noor Larik	OG–II/Manager	M.Sc.(Eco.)	15 Jan–96	15–Jan–96
Ms.Shama Abid	OG–I	M.Com., DAIBP	23–Jan–90	01–Jul–93
Zahid–ul–Islam	OG–III	B.A	22–Sep–90	22–Sep–90
Nadeem Rafique	OG–II	M.P.A	11–Jan–96	27–Apr–87
Mrs.Nazia Khanum	Sr.Assistant	F.A	14–Feb–93	14–Feb–93
Mahboob–ur–Rehman	Typist	Matric	01–Dec–92	01–Dec–92
Abdul Sattar	Messenger	–	17–Feb–93	04–Sep–96
Admn (G)				
Khan Bahadur	OG–II/Manager	B.Sc.	14–Nov–90	22–Jun–93
Farooq Ahmed	OG–III	B.Sc.	15–May–90	17–May–95
Amber Javed	OG–III	M.Sc.(Eco.), DAIBP–I	15–Jul–96	15–Jul–96
Wasim Ahmed Khan	Sr.Assistant	F.A	01–Dec–92	01–Dec–92
Amir Karim	P.C.Operator	Matric	27–Jul–93	27–Jul–93
Mahmood Ahmed	Sr.Assistant	F.A	15–Aug–93	21–Sep–95
Ali Nazir	D.R	Middle	01–Dec–92	01–Dec–92
Project Appraisal Deptt.				
Ijaz Mahmood Butt	AVP/Chief Credit	B.Sc. M.Eng.	20–Feb–88	20–Feb–88
Arshad Khan	OG–I/Manager	M.B.A, DAIBP–I	01–Dec–92	01–Dec–92
Muhammad Idrees	OG–III	M.B.F	21–May–96	21–May–96
Muhammad Zareen	Messenger	Middle	01–Dec–92	09–May–93
Project Implementaion Deptt.				
Yahya Adil	OG–II/Manager	M.B.A	14–Feb–93	16–Mar–96
Ms.Fakhra Jabeen	OG–I	M.B.A, M.Sc., DAIBP–I	16–Feb–93	16–Feb–93
Muhammad Riaz	OG–III	M.B.A, M.A(Econ.)	03–Jan–96	03–Jan–96
PLR&AM Deptt.				
Sajjad Ahmed	OG–I/Manager	B.Sc.(Civil)	27–Jan–90	27–Jan–90
Anwar Muhammad Siyal	OG–III	M.B.A,	18–Feb–93	18–Feb–93
Ms.Bushra Jamil	Sr.Typist	B.Sc., DAIBP–I	01–Aug–93	01–Aug–93
Jaffar Raza	Messenger	Matric	01–Dec–92	25–Aug–96
Complaint Cell				
Ms.Asiya Zainab Kazmi	OG–II/Manager	M.Sc.(Psy)	15–Mar–93	15–Mar–93
Audit Deptt				
Sher Muhammad Jatoi	AVP/Chief Audit	B.A, LLB	01–Nov–77	29–Oct–97
Wajahat Hussain Jaffri	OG–II/Manager	F.A	04–Jun–87	04–Jun–87
Ms.Nasreen Sarwar	OG–III	B.A	10–Jan–90	10–Jan–90
Farrukh Akbar Hashmi	OG–III	B.Sc.	26–Aug–93	26–Aug–93
Fazal Ahmed	OG–III	B.Com., ICMA–IV	03–Jan–96	03–Jan–96
Javed Alam	OG–III	F.A	24–Nov–83	24–Mar–97
Muhammad Javed	Typist	Matric	02–Jan–93	26–Jan–93
Shakeel Ahmed	Messenger	Middle	13–Jun–93	21–Feb–94

Name	Post & Grade	Qualification	Date of	
			Joining	Present Posting
1	2	3	4	5
Operations Deptt.				
Raheel Hassan Qureshi	OG–II/Manager	M.Sc.(Eco.)	04–Jan–96	04–Jan–96
Ejaz Ali	OG–III	B.A	02–Oct–90	02–Oct–90
S.M.Abdul Rehman	OG–III	B.A	14–Feb–93	14–Feb–93
Ch.Nazir Sahi	Sr.Assistant	F.Sc.	13–Feb–93	13–Nov–94
Muhammad Shaukat	Messenger	Matric	05–Jan–93	05–Jan–93
Admn Personnel				
Tariq Mahmood Cheema	OG–II/Manager	M.A(Eco.), DAIBP–I	15–Feb–93	26–Nov–95
Rizwan Khalid	OG–III	M.Sc.(Eco.)	04–Jan–96	04–Jan–96
Naveed Anwar Malik	OG–III	M.Sc.(Eco.)	14–May–96	14–May–96
Zulfiqar Ali Channa	OG–III	M.Sc.(Eco.)	06–Jan–96	08–Jan–96
Accounts Deptt.				
Syed Zill–e–Hassan	OG–II/Manager	B.Sc., DAIBP–I, ICMA–II	16–Aug–88	10–Oct–97
Akhtar Nawaz	OG–III	B.Com., DAIBP–I	01–Dec–92	01–Dec–92
Amer Waheed	OG–III	B.A	26–Nov–89	14–Feb–96
Rehana Yasmin	OG–III	B.A	17–Feb–93	17–Feb–93
Amir Altaf	OG–III	M.Com.	08–Jan–96	08–Jan–96
Tahir Anayat Kiani	OG–III	B.Com.	08–Feb–93	08–Feb–93
Nasir Mahmood	Sr.Assistant	F.A	01–Dec–92	08–Oct–97
Mujtaba Bukhari	Sr.Typist	F.A	01–Dec–92	12–Jun–96
Muhammad Yar	Ch. Messenger	Middle	30–Sep–90	30–Sep–90
Ejaz Ahmed	Messenger	Matric	06–Jan–93	06–Jan–93
Computer Deptt.				
Khadim Hussain Bhatti	OG–II/Manager	B.E(Comp.)	02–Mar–93	02–Mar–93
Muhammad Riaz Khan	Messenger	Matric	16–Feb–93	12–Aug–96
Budget & Planning Deptt.				
Fareeha Bashir	OG–I/Manager	M.B.A	01–Dec–92	01–Dec–92
Haider Ali	OG–III	M.A	24–Sep–96	24–Sep–96
Nasir Ahmed	Messenger	Primary	16–Feb–93	02–Jun–96
Region Control Deptt.				
Zulfiqar Ali Abbasi	OG–II/Manager	M.A, M.B.A	06–Dec–92	18–Aug–96
Abdul Waheed	OG–II	M.Sc.(Eco.), M.Phil	09–Jan–96	09–Jan–96
Farukh Shahzad	OG–III	B.A	21–Mar–90	12–Sep–96
Recovery Deptt.				
Zafar Iqbal	OG–II/Manager	F.A	01–Aug–77	25–Sep–93
Ghulam Dastagir	OG–III	B.A	06–Feb–93	06–Feb–93
Kashif Zafar	OG–III	M.A	07–Feb–93	07–Feb–93
Training & Reseach Deptt.				
Ghazanfar Hashmi	OG–II/Manager	M.A(Eng.)	19–Jan–95	19–Jan–95
General Duty				
Muhammad Iqbal	Sr.Assistant	F.A	03–May–87	04–Feb–91
Abdul Mannan Abbasi	Driver	Middle	11–Mar–81	07–May–92
Altaf Ahmed	Messenger	Primary	01–Dec–92	06–May–93
Muhammad Ikram	Messenger	Primary	23–Dec–92	22–Sep–97
Khalil–ur–Rehman	Cook	Matric	25–Aug–91	22–Sep–97
Abdul Rashid	Cook	Primary	25–Aug–91	28–Oct–97

9

STAFFFING POSITION OF REGULAR EMPLOYEES
RAWALPINDI REGION

RO RAWALPINDI				
Ch.Muhammad Shafqaat	AVP/RM	B.Com. CA(Fin), DAIBP-	25-Jan-90	10-Mar-97
Muhammad Siddique	OG-I	B.A	13-Aug-77	04-Dec-97
Muhammad Nawaz	OG-I	M.B.A	11-Feb-93	16-Mar-97
Muhammad Safeer	OG-II	F.A	26-Jan-78	01-Sep-94
Sahur Ahmed Khan	OG-II	M.Sc.(Hons.), DAIBP-I	31-Jan-95	17-Oct-97
Muhammad Saleem (U.S)	OG-II	Matric	19-May-75	09-Jan-98
S. Abbas Raza Abidi	OG-III	B.Sc., DAIBP	23-Sep-86	25-Jul-98
Faisal Qadeer	OG-III	M.P.A	19-May-96	26-Oct-98
S.M.Zaighum	OG-III	M.A(Eco.)	[illegible]	[illegible]
Muhammad Jan	Messenger	Primary	01-Dec-92	01-Jul-98
Javed Iqbal	Messenger	Middle	16-Oct-89	20-Feb-97
Abdul Majeed	Driver		01-Dec-92	24-Apr-97
ISLAMABAD Br.				
Ch.Muhammad Razzaq	OG-II/Manager	Matric	01-Feb-75	17-Apr-96
M Shahzada Saleem	OG-III	B.A	01-Jul-88	06-Aug-96
Zia-ul-Islam Siddiqui	OG-III	B.A	28-Jul-86	14-Nov-97
Syed Zahoor Ahmed	OG-III	Matric	June, 87	26-Sep-96
Naseer Ahmed	OG-III	B.A	01-Oct-90	04-Sep-96
Miss Bilqees Khanum	Sr Asstt	B.A	03-Oct-93	03-Oct-93
Pir Muhammad Satti	Sr Asstt	B.A	10-Jul-90	10-Jul-90
Abrar Hussain	Sr Asstt	F.A	01-Dec-92	01-Dec-92
Syed Ahmed Ali	Sr Asstt	B.Com.	21-Feb-93	21-Feb-93
M.Tanveer Ansari	Sr Asstt	B.A	15-Feb-93	11-May-97
Muhammad Hanif	Driver	Middle	09-Aug-78	21-Mar-97
Muhammad Zareen	Ch Messenger	Primary	16-Jan-82	27-Jun-87
Muhammad Hussain	Ch Messenger	Middle	June, 86	04-Jun-96
Sharafat Ali Baig	Ch Messenger	Primary	01-Dec-86	08-Nov-92
RWP CITY Br.				
Ghulam Hussain	OG-III/Manager	B.Com.	12-Dec-89	21-Sep-97
Saeed Kiani	OG-II	F.A	15-Apr-75	06-Jun-98
Nasrullah Khan Abbasi	OG-II	F.A	20-Aug-78	12-Nov-98
Ishfaq A.Malik	OG-III	M.B.A	10-Jan-96	06-Feb-98
Shaukat Jafri	OG-III	B.Sc.	17-Jan-90	01-Dec-96
M.Rashid	OG-III	B.Sc.	11-Feb-93	13-Apr-93
Syed Athar Hussain	OG-III	M.B.A	09-Jan-96	04-Feb-98
Rao Abdul Aleem	OG-III	M.A(Eco.)	09-Jan-96	02-Sep-98
M.Nadeem Abdullah	OG-III	B.A	13-Aug-93	09-Sep-98
M.Ashfaq Ahmed	Sr Asstt	F.A	28-Feb-92	26-Apr-97
Irfan Shaukat	Sr Asstt	B.A	17-Feb-93	01-Sep-94
M.Alam	Sr Asstt	F.A	01-Dec-92	30-Apr-95
Ghousia Irum	Sr Typist	B.A	01-Aug-93	01-Aug-93
M.Azam	Driver	Middle	26-Nov-89	01-Feb-93
Mujeeb-ur-Rehman	Messenger	Primary	31-Dec-92	31-Dec-95
Raja Mumtaz	Messenger	Middle	11-Aug-93	16-Jun-95
M. Irshad Kiyani	Chowkidar	Under Matric	04-Jan-93	23-Nov-96
RWP CANTT BR.				
Tariq Ahmed	OG-III/Manager	M.B.A	08-Jan-96	26-Apr-97
Mahmmad Rafaqat	OG-II	F.A	15-Jan-78	04-Nov-97
Naeem Khan	OG-III	B.A	01-Dec-82	07-Sep-98
Basharat Hussain	OG-III	B.A	01-Dec-82	08-Sep-98
Shabbir Ahmad	OG-III	B.A	04-Dec-88	01-Aug-95
Mahammad Ali	OG-II	M.A	04-May-88	29-Jan-96
Manzoor Hussain	OG-II	B.A	01-Dec-82	27-Mar-97
Anees-ur-Rehman	OG-III	B.A	13-Feb-93	20-Aug-97

Name	Post & Grade	Qualification	Date of Joining	Date of Present Posting
1	2	3	4	5
Azher Mehmood Butt	OG-II	B.A	14-Dec-89	11-Sep-98
Khushal Khan	Sr. Asstt	F.A	01-Dec-92	26-May-96
Muhammad Akmal	Sr Asstt	F.A	01-Dec-92	10-Apr-94
Ch.Nasir Yaqoob	Sr Asstt	F.A	01-Dec-92	05-Feb-98
Rafaqat Abbas	Sr.Assistant	B.A	14-Feb-93	18-Feb-98
Maqsood Ahmed	Messenger	Middle	01-Dec-92	10-Apr-94
Ishtiaq Ahmed	Messenger	Middle	16-Aug-93	20-Jul-95
Sarfraz Ahmed	Ch Messenger	Middle	10-Nov-84	10-Apr-94
Shabbir Ahmed	Messenger	Middle	12-Feb-93	30-Apr-97
Amir Hameed	Messenger	Middle	12-Feb-93	23-Aug-95
JHELUM Br.				
Mumtaz Ahmed Raja	OG-II/Manager	M.Sc.	22-Feb-93	02-Oct-96
Amjad Hussain Malik	OG-III	F.A	06-Oct-90	09-Dec-97
Shahid Naseer	OG-III	M.A (Eco.)	07-Jan-96	04-Mar-98
Ch.Zaheer Ahmed	OG-III	B.A	01-Dec-92	12-Mar-98
Ahmed Khan	Sr.Asstt	F.A	23-Sep-90	04-Feb-97
Misbah-ul-Islam	Br Typist	D.Com.	06-Mar-93	13-Mar-97
Tahir Iqbal	Sr.Asstt	B.A	18-Mar-93	23-Nov-96
Muhammad Shafique	Driver	Nil	06-Jun-93	13-Feb-96
Zahid Hussain	Messenger	Primary	03-Jan-93	03-Jan-93
Naseer Muhammad	Messenger	F.A, Comp.Diploma	08-Mar-93	08-Mar-93
CHAKWAL Br.				
Fazal Karim	OG-III/Manager	Matric	26-Feb-78	15-Oct-95
Ghulam Asghar	OG-III	F.A	03-Jun-87	07-Aug-98
Farooq Ahmed	Ch. Messenger	Middle	02-Dec-86	30-Jul-95
Saleem Iqbal	Ch. Messenger	Matric	02-Dec-86	10-Feb-98
ATTOCK Br.				
Imran Ahmed Siddiqui	OG-II/Manager	M.Sc.	01-Dec-92	07-Sep-98
Mushtaq Hussain	OG-III	B.A	16-Jun-93	16-Jun-93
Ch.Pervaiz Ahmed	OG-III	B.A	14-Apr-90	03-Sep-98
Mushtaq Ahmed	Sr Asstt	F.A	01-Oct-90	04-Jan-97

(b) SBFC rules do not prescribe tenure of posting at a station. However, most of the employees at the stations mentioned at part "a" of the question have been transferred within a period of 3 years as indicated in column No. 5. Out of 94 officer, 29 posted at Head Office, Islamabad and Rawalpindi Region have not been transferred from their place of present posting after completion of three years service at the station for the following reasons:

(i) Three officers are working as PSOs, PAs with executives i.e. MD/DMD.

(ii) Two officers are specifically engineer. Their services are required at Project Department, Head Office, Islamabad.

(iii) For operational reasons/needs of SBFC, two middle management level officers were not transferred from Head Office.

However, they have been rotated to other departments at Head Office.

(iv) 6 female officers were not transferred from Head Office for their limitations in working out stations as well as field duties.

(v) Other junior officers were not transferred from Head Office in the larger public interest as well as their aptitude and suitability for the Head Office Secretariat work. They, however have been rotated in different departments at Head Office.

137. *Dr. Abdul Hayee Baloch: Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state whether it is a fact that encroachments have been made in Karachi Company (G-9 Markaz), Aabpara, Super Market, I-10 Markaz, CDA Colony I-10 and at some other placed in Islamabad, if so, the steps being taken by the Government to remove these encroachments ?

Minister Incharge of the Cabinet Division: Yes, Encroachments made by the encroachers in different markets of the city are removed periodically with the assistance of Police.

138. *Dr. Abdul Hayee Baloch: Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state:

(a) the name of the institution established in Islamabad to check adulteration and to control the sale of substandard daily commodities and the steps taken in this regard by the authorities concerned during the last five years, and

(b) the name of the institution established in Islamabad to control the weights and measures and the steps taken in this regard by the authorities concerned during the last five years ?

Reply not received.

139. ***Mr. Anwar Kamal Khan Marwat:** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state:

(a) the number of commercial and non-commercial vehicales of Afghan refugees allowed temporary registration in Pakistan during the Afghan War; and

(b) the import or Custom duty paid on those vehicales ?

Minister for Finance and Economic Affairs: (a) The Afghan Refugees were allowed during Afghan War and upto 1st April, 1984 to import their Commercial and non-commercial vehicales without payment of import/customs duty under temporary registration procedure. Since the owners of such vehicales were allowed permission during years between 1979 to 1984, the record of field formations is required to be perused to reply the question under reference. Information from field formations has already been called and would be placed before the honourable forum latest by 30th November, 1998.

(b) No import or custom duty was paid on such vehicales.

140. ***Dr. Jamiluddin Aali:** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state whether any funds have been released to the Ministry of Education out of the budgeted funds for the financial year 1998-99, if so, its details and if not, its reasons ?

Minister for Finance and Economic Affairs: Finance Division has provided the following Budget for the 4 demands for grants of the Ministry of Education:-

1. Non Development

(Rs. in Million)

(i)	Demand No. 27	
	Education Division	Rs. 107.865
(ii)	DemandNo. 28	
	Education	Rs. 2643.622
(iii)	Demand No. 29	
	Federal Govt. Educational Institution.	Rs. 619.594
2.	Development	
	Demand No. 121	
	Development Expenditure of Ministry of Education	Rs. 910.357

Demand No. 27 and 29 (Non Development) are in general, operated by Ministry of Education directly. As regards other two demands, the following releases have been made so far:--

--Demand No. 28 Education	Rs. 511.460
--Demand No. 121 Development Expenditure of Education	Rs. 67.354

LEAVE OF ABSENCE

جناب چیئرمین۔ جی Leave Applications ۔ جناب ایم ظفر نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر آج مورخہ 17 نومبر کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی

رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین۔ حاجی گل آفریدی صاحب بعض نجی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 12 اور 13 نومبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے اس لئے انہوں نے ایوان سے ان تاریخوں کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے ۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین۔ حاجی جاوید اقبال عباسی صاحب ذاتی مصروفیات کی بناء پر 14 نومبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے۔اس لئے انہوں نے اس تاریخ کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین۔ سرتاج صاحب نے اطلاع دی ہے کہ وہ 16 تا 20 نومبر تک جاپان کے سرکاری دورے پر ہیں۔ جی آپ لوگ باری باری points of order کریں۔ پہلے privilege motion جو کہ کل نسرین جلیل صاحبہ نے کیا تھا وہ take up ہو جائے۔ شجاعت حسین صاحب ان کا privilege motion ہے وہ آپ نے دیکھا ہو گا کہ ان کو airport پر روکا گیا جب وہ ساؤتھ افریقہ تشریف لے جا رہی تھیں۔ اس کے بارے میں آپ کیا کہنا چاہیں گے۔

چوہدری شجاعت حسین۔ جناب والا ! انہیں ECL پر رکھا گیا تھا وہ کافی دیر سے ECL پر تھیں لیکن اس کے بعد۔۔

سید اقبال حیدر۔ یہ ECL پر رکھا گیا تھا آپ clear بات کریں۔

جناب چیئرمین۔ یہ collective responsibility میں یہی ہوتا ہے ، کرتا کوئی ہے اور ----

چوہدری شجاعت حسین۔ صوبائی حکومت سے اس سلسلے میں رپورٹ طلب کی گئی ہے وہ کہہ رہے ہیں کہ ہم دو دن تک تمام cases کی لسٹ آپ کو بھیج دیں گے۔جن cases کی بنا پر ان کو ECL پر رکھا گیا ہے، وہ لسٹ آ جائے گی میں آپ کو بھی پیش کر دوں گا اور معزز

ممبران کو بھی پیش کر دوں گا۔ اس لسٹ کو لانے میں دو تین دن تو لگیں گے ہی۔

جناب چیئرمین۔ جی فرمائیے آفتاب شیخ صاحب۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ جناب بات یہ ہے کہ she was stopped from going abroad on the plea that her name appeared on ECL ' اس ECL کا تعلق آپ سے ہے اس کا صوبائی حکومت سے کوئی تعلق نہیں ہے اور ہمارا کہنا بھی یہی ہے کہ چونکہ ECL پر ان کا نام بتایا گیاتو میں تو یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آیا ان کا نام ECL پر ہے اور کتنے MQM کے elected representatives کا نام ECL پر ہے اور اسی بنیار پر ان کو off load کیا گیا۔ تو صوبائی حکومت کا اس سے کوئی تعلق نہیں۔

جناب چیئرمین۔ ان کا یہ کہنا ہے کہ صوبائی حکومت نے جو cases کی لسٹ provide کی تھی اس کی بنیاد پر رکھا گیا ہے۔ تو I would request the honourable Minister کہ کل نہ صرف یہ کریں but please also look into the fact that why should Senators be on the ECL in the first place. تو اس کو examine کر لیں اور کل آپ مہربانی کر کے تفصیلی جواب دے دیں۔

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Sir, why Nasreen Jalil only?

Mr. Chairman: Also Aftab Sheikh.

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Elected representatives of MQM.

Mr. Chairman: Correct, correct, I appreciate your point of view and direct it to the honourable Minister.

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Sir, all have been put on ECL.

جناب چیئرمین۔ بہرحال فی الحال I am concerned about the Senators and I feel that they should look into it very carefully. جی پرویز رشید صاحب آپ کا privilege motion کیا ہے۔ آپ کا اور حاجی جاوید عباسی صاحب کا ملتا ہے۔

جناب پرویز رشید: جناب چیئرمین! میں جو privilege motion پیش کررہا ہوں۔

جناب چیئرمین: پڑھ لیں کیا ہے۔

Privilege Motion

Re: The Speeches Of Awami Itehad Leaders Against The Government.

جناب پرویز رشید: جی، میں اس کو پڑھ لیتا ہوں۔ میں عرض یہ کر رہا تھا کہ انتہائی بوجھل دل سے میں یہ privilege motion پیش کررہا ہوں۔ میں نے اس واقعہ کے گزر جانے کے بعد اس کے لئے ۲۲ دن تک انتظار کیا۔ میں چاہتا تھا کہ اس کی تردید ہو جائے تاکہ مجھے یہ privilege motion پیش نہ کرنا پڑے کیونکہ مجھے توقع نہیں تھی کہ میرے انتہائی آئین اور قانون کی بالادستی کی خواہش رکھنے والے دوست اس قسم کی بات کر سکتے ہیں۔ جناب والا! یہ privilege motion ۲۳ تاریخ کو ایک جلسۂ عام میں کی جانے والی تقریر سے، جس کی رپورٹنگ "جنگ" اخبار مورخہ ۲۴ اکتوبر ۱۹۹۸ء کو کی گئی، سے متعلق ہے۔ جس میں یہ کہا گیا کہ حکمران بوریا بستر باندھ لیں۔

جناب چیئرمین: آپ تحریک پڑھ لیں۔

جناب پرویز رشید: میں پڑھ لیتا ہوں۔ "حکمران بوریا بستر باندھ لیں ورنہ عوام سمندر میں غرق کر دیں گے"۔ جناب والا! یہ بات کہنے والوں میں جو شامل ہیں ان میں ہمارے انتہائی محترم سینیٹر رضا ربانی صاحب بھی ہیں۔ میں عرض یہ کرنا چاہتا تھا کہ جب آپ یہ کہتے ہیں ------

جناب چیئرمین: پہلے موشن پڑھ دیں پھر تفصیل بیان کر دیں۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں، اس طرح پڑھ دیں۔

جناب پرویز رشید: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ عوامی اتحاد کے قائدین جن میں اراکین قومی اسمبلی اور سینیٹرز شامل ہیں کے اس بیان سے جس کا اظہار انہوں نے بمطابق روز نامہ "جنگ" لاہور ۲۴ اکتوبر ۱۹۹۸ء سکھر سٹیڈیم میں جلسۂ عام کے دوران کیا۔ تمام اراکین پارلیمنٹ اور جمہوری طریقہ سے منتخب شدہ وزیراعظم پاکستان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ اس جلسہ عام میں ان اراکین نے ایک آئینی اور جمہوری حکومت کو ایک غیر آئینی اور غیر جمہوری طریقے سے ہٹانے کے لئے عوام الناس کو اکسایا ہے۔ لہذا استدعا کی جاتی ہے کہ اس اہم مسئلے کو سینٹ میں زیر

بحث لانے کی اجازت دی جائے۔ ۲۴ اکتوبر ۱۹۹۸ء کا اخباری تراشہ ساتھ منسلک ہے۔

جناب چیئرمین : اس کی تفصیل آپ جائیں کہ یہ privilege motion کیسے بنتا ہے۔ جی پرویز رشید صاحب آپ تفصیل بیان کریں۔

جناب پرویز رشید: جناب والا! میں عرض یہ کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔۔

جناب چیئرمین : اس کی contradiction کی ہے کہ نہیں کی۔

جناب پرویز رشید: اس کی کوئی contradiction نہیں آئی تھی۔ میں نے ۲۰ دن تک انتظار کیا۔

(مداخلت)

جناب پرویز رشید: جناب والا! میری آپ سے گزارش ہے کہ برائے مہربانی ان حضرات سے کہیں کہ ذرا یہ خاموش ہو جائیں اور مجھے بات کرنے دیں۔ اگر یہ مجھے بات نہیں کرنے دیں گے تو پھر انہیں بھی میں کبھی اس ہاؤس میں بات نہیں کرنے دوں گا۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: آرام سے سنیں۔ please آرام سے سنیں۔ ہر ایک کو بولنے کا حق ہے۔ عاقل شاہ صاحب آپ کو بھی حق ہے اور ان کو بھی حق ہے۔

سید عاقل شاہ: یہ تحریک ہی نہیں بنتی۔

جناب چیئرمین: اگر نہیں بنتی تو rule out ہو جائے گی۔ آپ آرام سے بیٹھ جائیں۔ جی پرویز رشید صاحب۔

جناب پرویز رشید: جناب والا! اس جملے پر غور فرمائیں۔ جملے میں کہا گیا ہے کہ حکمرانوں کو عوام سمندر میں غرق کر دیں گے۔ جناب والا! سمندر یہاں سے ۱۲ سو میل کے فاصلے پر ہے۔ اب اس بات کی توقع تو میرے دوست کو نہیں ہو سکتی کہ جو vouchers آپ کی جانب سے مجھے ملتے ہیں ان vouchers کو استعمال کرکے میں اپنے ٹکٹ اس لئے خریدوں گا اور سمندر میں چل کر چھلانگ لگا دوں گا۔ یقیناً یہ کسی نہ کسی زبردستی کے طریقے سے عوام کے منتخب نمائندوں کو اسلام آباد سے کراچی تک لے کر جائیں گے۔ وہ کیا طریقہ ہو سکتا ہے؟ یہ ہاتھ باندھیں

گے، پیر باندھیں گے، اس کے بعد عوام زبردستی یہاں سے اٹھائیں گے اور آپ کو سمندر میں لے جائیں گے۔ سمندر میں نہ ڈوبنے کے لئے انہیں کچھ نہ کچھ کرنا پڑے گا۔

جناب چیئرمین: پلیز، پلیز عاقل شاہ صاحب۔ بات سن لیں، اس طرح تو کئی موشن آتے ہیں، اگر نہیں بنتے ہیں تو وہ rule out ہو جاتے ہیں۔ جی۔

جناب پرویز رشید: جناب چیئرمین! ایک شخص جو اپنے آپ کو جمہوریت پسند بھی کہتا ہے اور جو قانون اور آئین کی حکمرانی کی باتیں بھی کرتا ہے، جو دوسروں سے بھی توقع کرتا ہے کہ وہ آئین اور قانون کی حکمرانی کی بات کریں وہ عوام کو کس بات پر اکسا رہا ہے۔ وہ عوام کو اکسا رہا ہے کہ وہ غیر آئینی طریقے اختیار کریں، وہ عوام کو اکسا رہا ہے کہ وہ تشدد کریں۔

جناب والا! میں یہ بات نہ کہتا، اگر اسی پارلیمنٹ ہاؤس پر انہی اراکین سینیٹ کی موجودگی میں حملہ نہ ہوا ہوتا، یہ سب کے علم میں ہے کہ لوگوں نے اسی پارلیمنٹ ہاؤس کی دیواروں کو پھلانگا تھا اور پارلیمنٹ پر حملہ کیا تھا۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: دیکھیں عاقل شاہ صاحب تھوڑی سی برداشت کر لیں، تقریر سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ I will give Raza Rabbani a chance to say what he wants to say. جی کوثر صاحب اتنا حوصلہ نہیں ہے آپ میں۔ اتنے دنوں سے وہ آپ کی تقریریں سن رہے ہیں، آپ میں اتنا حوصلہ نہیں ہے کہ آپ ان کی ایک تقریر سنیں۔ بڑا دل رکھیں، کوئی بات نہیں۔

جناب پرویز رشید: جناب والا! مجھے ان کی جمہوریت بازی کا پتہ ہے۔ جناب والا! مجھے بہت افسوس ہے، مسعود کوثر سے تو کم از کم لاء کی ڈگری واپس لے لینی چاہیئے۔ مسعود کوثر مجھے تم پر افسوس ہے، تم یہاں یونیورسٹی لاء کالج میں لاء پڑھاتے تھے، تم نے کیسے طالب علم پیدا کئے ہیں۔ یہ طالب علم پیدا کئے ہیں کہ پارلیمنٹ میں کسی دوسرے کو گفتگو ہی نہیں کرنے دینی۔ کبھی آپ پارلیمنٹ میں کسی دوسرے کی بات نہیں سنیں گے۔ کیا آپ نے تہیہ کیا ہوا ہے کہ سیاست سڑکوں پر کی جائے گی۔

جناب چیئرمین: تو آپ کا یہ کہنا ہے کہ ان کا یہ جو بیان ہے this amounts to breach of privilege...

جناب پرویز رشید: جناب والا! میں جو کہنا چاہتا ہوں وہ میں خود کہوں گا۔ میں اس وقت تک کہوں گا جب تک میری پوری بات سن نہیں لی جاتی۔ اس لئے کہ میں نے چھ چھ دن تک ان کی تقاریر سنی ہیں۔ اگر یہ دس منٹ تک میری بات نہیں سن سکتے تو پھر جناب والا! میں اسی لہجے میں گفتگو کروں گا، جس لہجے میں گفتگو سننے کے یہ عادی ہیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: پہلے ان کی بات سن لیں ناں، پھر اس کے بعد جواب دیجئے گا۔

جناب پرویز رشید: جناب والا! انہوں نے اپنی تقریر کے ذریعے، جس کی تردید نہیں کی گئی، جو بیس دن پہلے کی گئی تھی، عوام کو تشدد پر اکسایا ہے اور عوام کو تشدد پر اکسانے کی ان کی روایت موجود ہے اور وہ روایت گذشتہ سال کی ہے جب پارلیمنٹ پر حملہ کیا گیا تھا، پارلیمنٹ کی دیواروں کو پھلانگا گیا تھا اور اگر یہ روایت موجود نہ ہوتی تو میں اس بیان کو سنجیدگی سے نہ لیتا۔ مجھے اسی لئے اس بیان کے بارے میں تحریک استحقاق پیش کرنی پڑی کہ یہ کس بات کی سزا ہے جو ہمیں دینا چاہتے ہیں۔ آخر سمندر میں ہمیں کیوں غرق کرنا چاہتے ہیں، یہ اتنی شدید نفرت جو ان کے دل میں پیدا ہوئی ہے اور جس کے لئے یہ عوام کو اکسا رہے ہیں، یہ عوام کو یہ بھی کہہ سکتے تھے کہ اگلے انتخابات میں ان کو ووٹ نہ دیں، ناطقہ بند کرنے کی term استعمال کی جا سکتی تھی کہ حکمرانوں کا ناطقہ بند کیا جائے، یہ terminology بھی استعمال کی جا سکتی تھی۔ سیاست میں یہ بھی کہا جا سکتا تھا کہ ان کو مجبور کریں، سیاست میں ناطقہ بند کر دینے کی باتیں کی جاتی ہیں، سیاست میں مجبور کرنے کی باتیں کی جاتی ہیں اور ان کو دونوں فریق برداشت کرتے ہیں۔

اگر میرا قانون دان دوست، میرا جمہوریت نواز دوست اس طرح کی term استعمال کرتا تو میں اس کو سن لیتا۔ لیکن جناب والا! یہ تو کہہ رہے ہیں کہ انہیں لے جا کر سمندر میں غرق کرو جو یہاں سے 13 سو میل دور ہے۔ یعنی ان کے ہاتھ پاؤں باندھو، ان رسیوں کے ساتھ پتھر باندھو اور پھر انہیں سمندر میں ڈالو کہ انہیں مگرمچھ کھا جائیں، انہیں کچھوے کھا جائیں، انہیں مچھلیاں کھا جائیں۔ یعنی ان کو عبرت کا آخری نشان بناؤ کہ ان کی لاش بھی نہ ملے۔ اس چیز پر یہ لوگوں کو اکسا رہے ہیں، اور کیوں اکسا رہے ہیں، کیا غلطی کی ہے ہم نے، ہم نے کیا قصور کیا ہے؟ جناب

والا! یہ جرم ہم نے کیا ہے، یہ ہمارا قصور ہے کہ واجپائی جب دندناتا پھر رہا تھا تو اس کے ایٹمی دھماکے کے جواب میں ہم نے ایک ایٹمی دھماکہ کر دیا، ایک قصور اور جرم تو مجھے یہ سمجھ آتا ہے۔ یہ ایک قصور ایسا ہے جو ہم سے سرزد ہوا۔ کیونکہ اس قصور سے پہلے انہوں نے یہ کبھی نہیں کہا تھا کہ انہیں سمندر میں غرق کرو۔ سمندر میں غرق کرنے کی بات ان کے منہ سے اس وقت نکلتی ہے جب واجپائی کی خواہش ہمیں گھٹنے جھکانے پر مجبور کرنے کے لئے تھی، جب وہ سبق سکھانے کی بات کر رہا تھا، جب اس کی خواہش پوری نہ ہو سکی، جب واجپائی کے منہ کو تالا لگ گیا تو اب یہ اٹھے اس کی نمائندگی کرنے کے لئے کہ آؤ! واجپائی صاحب تم سے تو پاکستان بچ گیا، پاکستان کو بچانے والے تمہارے ہاتھ سے تو بچ گئے، اب ہم ان سے بدلہ لیتے ہیں۔یعنی وہ فریضہ جو واجپائی سے پورا نہ ہو سکا وہ میرے ان دوستوں نے اپنے ذمہ لے لیا۔

جناب والا! شاید دوسرا قصور ہم سے یہ ہوا جس کی سزا دی جا رہی ہے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: جی یہ موشن ہے جی، آپ کا ریکارڈ نکال کے آپ کو پڑھا دوں۔ جی پرویز رشید صاحب .have you finished نہیں نہیں، زاہد خان صاحب یہ بات ختم کرنے والے ہیں۔ جی آپ conclude کریں جی۔

جناب پرویز رشید: جناب والا! میں ابھی بات کرنا چاہتا ہوں۔ ہم نے تحریک استحقاق پر بیس بیس لوگوں کی تقاریر سنی ہیں، ہم نے چھ چھ، سات سات جماعتوں کے لوگوں کی بیس بیس تقاریر سنی ہیں، اگر انہیں میری ایک تقریر ہضم نہیں ہوتی تو پھر انہیں یاد رکھنا چاہیئے کہ اس طرح کی تقریریں اب انہیں روز سننا پڑیں گی۔

جناب والا! دوسری عرض جو میں کرنا چاہتا تھا کہ ایک جرم تو ہمارا ایٹمی دھماکہ ہو گیا جس کے بعد ہمیں سمندر میں غرق کر دینا ان کے لئے لازم ہو گیا۔ دوسرا جرم ہمارا یہ ہو گیا کہ ہم نے بغیر کسی concession دیئے پاکستان کے لئے وہ کچھ حاصل کر لیا، جس کو حاصل کرنے کے لئے دو دفعہ وعدہ کر کے یہ اقتدار میں آئے اور نہ حاصل کر سکے، دو دفعہ وعدہ کر کے اقتدار میں آئے اور نہ حاصل کر سکے۔ اپنی ناکامی کا وہ غصہ بھی اندر سے ابلتا ہے اور اپنی وعدہ خلافی کا اور اپنے جھوٹ کے بے نقاب ہونے کا کہ ہم پاکستان میں آئیں گے تو ایف سولہ لے کے دیں گے،

ہم پاکستان میں آئیں گے تو ہم sanction ختم کرائیں گے۔ جب وہ نہ کر سکے تو اب غصہ آتا ہے ۔ بھئی اگر غصہ آپ کو اپنی ناکامی کا ہے تو اپنے کرتوتوں کو ٹھیک کر لو، اپنے اعمال کو ٹھیک کر لو یا لوگوں سے جھوٹ بولنا چھوڑ دو۔ ہم پر غصہ کیوں نکالتے ہو اور لوگوں کو تشدد پر کیوں اکساتے ہو؟

جناب چیئرمین: جی رضا ربانی صاحب ، آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں۔ پہلے ان کی بات سن لوں پھر آپ کی بات سنتا ہوں۔ پلیز اگر انہوں نے بے قاعدگی کی ہے تو، I think, normally I don't want to repeat قاعدگی بے I would ask Raza Rabbani if there has been some personal کیا آپ صاحب کوثر مسعود جی that, let Raza Rabbani say something. explanation کرنا چاہتے ہیں۔

سید مسعود کوثر: جناب والا! مجھے بہت افسوس ہے کہ جذبات میں آ کر فاضل دوست نے میرا نام لیا ہے ۔ جناب والا! یہاں پر اکثر pivilege motions ہوتے بھی اور اعتراضات بھی ہوتے رہے ہیں۔ جناب پرویز رشید صاحب نے میری پیشہ ورانہ qualifications کو چیلنج کرتے ہوئے چند فقرے استعمال کئے ہیں اور انہوں نے اپنی دو غلطیاں جتائی ہیں ۔ تیسری غلطی مجھے پتہ ہے جو میں نہیں بتانا چاہتا۔

جناب والا! ہمارے رشید صاحب کی نوجوانی صوبہ سرحد میں گزری ہے اور کچھ عرصہ یہ ہماری پارٹی میں بھی رہے ہیں۔ مجھے بہت افسوس ہے کہ ان کو لاء کی ڈگری اس وقت لینی چاہیئے تھی کیونکہ میں لاء کالج میں استاد تھا۔ تو آج یہ اتنی غلط تقریر نہ کرتے ۔ قانونی لحاظ سے کوئی privilege motion نہیں بنتا نہ ہی ان کا privilege motion ہے۔ اگر یہ تقریر انہوں نے پاکستان ٹیلیویژن کے لئے کرنی تھی تو پاکستان ٹیلیویژن پر تو یہ جس وقت بھی چاہیں تقریر کر سکتے ہیں۔ میں ان سے یہ گزارش کروں گا کہ

Mr. Chairman: Thank you, thank you.

سید مسعود کوثر۔ میں ان سے گزارش کروں کہ جو الفاظ انہوں نے استعمال کئے ہیں ان کو نہیں کرنے چاہئیں اور اگر یہ برخودار ہمارے جو تھے ، اب بھی اگر وہ برخوردرانہ انداز اختیار کریں تو ہم معاف بھی کر سکتے ہیں لیکن ان کو یہ الفاظ واپس لینے چاہئیں۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب رضا ربانی صاحب you want to say anything on this۔

نہیں پہلے یہ privilege motion تو نمٹا لوں ' پہلے privilege motion ختم ہو جائے پھر۔ جی رضا ربانی صاحب ۔

میاں رضا ربانی۔ جی جناب۔

جناب چیئرمین۔ آپ کے بارے میں کہا گیا ہے کہ آپ نے غیر آئینی طریقے سے کہا ہے کہ حکومت کو سمندر میں غرق کر دو، بوریا بستر ان کا گول کر دو۔ آخر میں، آخر میں۔ پہلے رضا ربانی سے ہو جائے۔

میاں رضا ربانی۔ جناب چیئرمین صاحب۔

Mr. Chairman: Today Raza Rabbani is facing the fast bowling for the first time

ان کو جواب تو دینے دیں۔

میاں رضا ربانی۔ جناب چیئرمین صاحب! میں اس سے پہلے کہ privilege motion پہ کوئی بات کروں۔

جناب چیئرمین۔ جی۔

Mian Raza Rabbani: I would like to make one thing very clear and while making that clear I would like that all my subsequent statement is taken in that light. And the point that I want to make clear is that I am present in this House today, God willing , I will be present in this House tomorrow and in the next Session. I am open to any and all forms of accountability before this House and before my peers. I am not like their leader that I will commit contempt and then I will run away from accountability. I am not like them that I will go for the rights of the Province of Sindh and I will not let it be accountable either before Parliament or before the Provincial Assembly of Sindh. So, let that point be very

clear , I am here and whatever words I say, whatever statement I make, I have the moral courage to admit it and I have the moral courage to stand up and face the consequences whatever they may be. I am not one of them that I will run away. So, I would like to make that abundantly clear.

Now after saying that, the statement has been read out. I have not even seen the newspaper cutting which has been referred to, but I will not say, I am not denying it, I am not denying it but I would simply say that from what I have heard, I would say that it is courtesy in Parliamentary practice, May's and Kaul, are abundantly clear on that that when a privilege motion is moved against a member, notice of that privilege motion is given to that member and that was done by you in the case of the privilege motion against Mualana Sajid Mir Sahib and Sattar Niazi. But I am not claiming that privilege as well. I am just laying facts before you to show the discrepancy. It is an accepted fact that members of the Opposition and particularly , members of the Pakistan People's Party are to be treated as second class citizens by this government and we are willing to accept that fact and we have fought this, their political mentor treated us as second class citizens and we bounce back with the strength of the people and we will انشاء اللہ bounce back again regardless of what they do. I would simply state Sir, that from what I have heard that these are the words which are attributed to me اس حکومت کو سمندر میں غرق کر دو شاید

جناب چیئرمین۔ انہوں نے کہا کہ حکمران آج عوام کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر دیکھ کر اپنا بوریا بستر باندھ لیں ورنہ عوام انہیں سمندر میں غرق کر دیں گے۔

میاں رضا ربانی۔ ٹھیک ہے جناب، پہلی بات تو یہ ہے جناب چیئرمین۔

جناب چیئرمین۔ صوبائی حکومتیں horse trading اور bargaining کے تحت چل

رہی ہیں ایسے حالات میں حکومت خود خطرہ بن چکی ہے۔

میاں رضا ربانی۔ جناب پہلی بات تو یہ ہے کہ it is the factual statement کیا موجودہ حکومتیں horse trading پر نہیں چل رہیں، کیا حکومت سندھ جو ہے وہ ایک minority government نہیں تھی، کیا حکومت سندھ کو برقرار رکھنے کے لئے انہوں نے پیسے نہیں دیئے، کیا حکومت سندھ کو برقرار رکھنے کے لئے انہوں نے terrorist کو نہیں چھوڑا، کیا بلوچستان کے اندر horse trading نہیں کی، کیا انہوں نے NWFP کے اندر under duress or force, horse trading جو ہے وہ نہیں کی so, it was a factual statement پہلی بات تو یہ ہے۔ دوسری بات جو Privilege Motion ہے، Privilege Motion کے جو what constitutes a Privilege Motion is , and again I would refer to Kaul and May's is that it should obstruct the members in the performance of their functions and duties. It should constitute a contempt of the House or it should constitute a contempt of a particular member of the House. Now here , it neither obstructs or hinders the performance of any member in his duty....

جناب چیئرمین: یہ دھمکی نہیں بنتی؟

میاں رضا ربانی: دھمکی کیسے بنی جناب۔ اگر وزیراعظم جو openly سینٹ کو روزانہ دھمکیاں دے رہا ہے اور کہہ رہا ہے کہ آپ بل کو پاس کریں۔ جناب چیئرمین آپ مجھے بولنے تو دیں۔

Mr.Chairman: What I am saying is....

میاں رضا ربانی ، آپ مجھے بولنے تو دیں۔ وزیراعظم کی جو تقاریر ہیں وہ 508PPC کے تحت---

جناب چیئرمین: وہ تو already move ہو چکا ہے۔

میاں رضا ربانی: وہ تو ہو چکا ہے ۔ میں آپ سے وہی عرض کر رہا ہوں کہ جب وہ ان کی نظر میں Breach of privilege of the House constitute نہیں کرتا یا ممبرز کو impede

نہیں کرتا، جب وہ یہ کہتے ہیں کہ جی جو سینیٹرز بل کی مخالفت کر رہے ہیں ان کا گھیراؤ کرو، اگر وہ ایک direct attack جو ہے وہ breach of privilege constitute نہیں کرتا تو یہاں پر the member has failed to prove what is the breach of privilege

جہاں تک یہ بات کرتے ہیں کہ جی ان کے دل میں غصہ ہے کہ ہم نے ایڈوانی سے بدلہ لیا اور ہم نے detonation کی تو وہاں پر میرے فاضل دوست، میرے بڑے اچھے دوست ہیں آنریبل سینیٹر پرویز رشید صاحب لیکن وہاں پر ان کی یہ بات بھی نہیں بھولنی چاہیئے کہ ان ہی کا وزیراعظم ہے جس نے بھارتی پرائیویٹ ٹیلی ویژن پر یہ کہا کہ پاکستان آزاد کشمیر سے اپنی Forces unilaterally withdraw کرنے کے لئے تیار ہے۔ ان کو یہ بات بھی نہیں بھولنی چاہیئے کہ جب انہوں نے اسلام آباد talks کیں تو ان کے دور کے اندر پہلی بار یہ ہوا ہے کہ بھارتی سیکرٹری واپس جا کر کہتا ہے کہ occupied Kashmir ہمارا ہےاور اس حکومت کو اتنی توفیق نہیں ہوئی کہ وہ اس کا جواب دے سکے ۔ جناب یہ بات کر رہے ہیں غصے کی تو کیا ہم نے کہا تھا کیا ہم نے کہا تھا good man Gujral I like that man یہ انہوں نے کہا ہوا ہے۔ یہ کیا بات کر رہے ہیں ۔جہاں تک بات کرتے ہیں کہ ہم نے سودے بازی یا گھٹنے نہیں ٹیکے، وہ تو بالکل واضح ہے کہ گھٹنے کس نے ٹیکے IPPs کے بیٹھے ہوئے ہیں یہاں پر IPPs کے جنہوں نے کہا تھا کہ جی there is massive corruption جنہوں نے کہا تھا کہ World Bank's officials are involved in it اور آج under IMF pressure آج under World Bank pressure وہ IPPs کے مسئلے کے اوپر گھٹنے ٹیک کر بیٹھ گئے اور کہہ رہے ہیں کہ no official of the World Bank is involved تو جناب یہ باتیں نہ کھولیں۔ یہ باتیں کھولیں گے تو میں آپ کو ایک لمبی فہرست بتا سکتا ہوں کہ عوام آپ کو کیوں سمندر میں بھیجیں گے۔ یہ میں آپ کو لمبی فہرست بتا سکتا ہوں۔ یہ جو میں نے گزارشات آپ سے کیں privilege motion پر I would like to rest my case on that

(مداخلت)

Mr. Chairman: Ruling is reserved.

وزیر داخلہ کدھر ہیں۔ میں نے سن لیا ہے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: کافی ہو گیا جی عاقل شاہ صاحب اور حاجی جاوید اقبال عباسی صاحب کا پوائنٹ ایک ہی ہے۔ جی عاقل شاہ صاحب آپ فرمائیے کیا کہنا ہے آپ نے۔ پہلے عاقل شاہ صاحب، جی زاہد خان صاحب۔

جناب محمد زاہد خان۔ جناب والا! میرا پوائنٹ آف personal explanation ہے ۔ ہمارے ایک معزز سینیٹر نے وقفہ سوالات میں ایک ایسی بات کی جس پر مجھے یہ بات کرنی پڑی۔ اس نے خان عبدالولی خان اور اجمل خٹک صاحب کے نام لئے اور پوچھا کہ جو donation funds تھے ان میں انہوں نے کچھ دیا یا نہیں تو وزیر صاحب نے بڑے اچھے طریقے سے بتایا کہ نہیں۔ جناب والا! مسئلہ یہ نہیں ہے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ پچاس سال گزر چکے ہیں، نہ تو خان عبدالولی خان نے اور نہ اجمل خٹک صاحب نے کوئی قرضہ لیا ہے، نہ اس ملک کے بینکوں کا بیڑا غرق کیا ہے، نو سو کروڑ روپوں کے مقروض نہیں ہیں۔ نہ حکومت کی کرسیوں پر بیٹھ کر عوام کا مال لوٹا کہ وہ فنڈز دیں۔ اسی طرح نہ وہ کسی چیف منسٹر کے مشیر رہے، نہ وہ کسی ٹی وی سٹیشن کے چیئرمین رہے کہ انہوں نے ڈش اینٹینا اور ٹی وی لائسنس کا ٹھیکہ دینے میں کوئی گھپلا کیا ہو۔ لہذا ان کا ماضی بالکل صاف ہے اور ایسے لوگوں کو ہم کوئی فنڈ نہیں دیں گے۔ وہ کیوں دیں گے کہ وہ جا کر رائے ونڈ میں خرچ کریں یا رائے ونڈ میں ڈالیں یا رائے ونڈ کے خزانے میں ڈالیں۔ انہوں نے تو اس ملک کا بیڑا پہلے ہی غرق کیا ہوا ہے۔ یہ اس ملک کے نو سو کروڑ کے مقروض ہیں۔ بینک بیٹھے ہوئے ہیں۔ یہ سارے کے سارے *** ہیں۔ ابھی بھی کرسیوں پر *** کر رہے ہیں۔ لہذا یہ بات عجیب سی ہے کہ جناب کہ نہ تو محمود اچکزئی نے اور نہ اجمل خٹک صاحب نے فنڈز دیئے۔ انہوں نے کیا دیا ہے، یہ تو اپنے بھی نہیں بتا سکتے۔ صرف اتنا ہے کہ انہوں نے قوم کو دونوں ہاتھوں سے بینکوں کے ذریعے لوٹا ہے۔ کوئی کچھ بھی نہیں تھے، کوئی تھانیدار تھے، کوئی کیا تھے، آج سب سے بڑے سرمایہ دار بن چکے ہیں۔ بہت بڑی بڑی فیکٹریاں بنائی ہوئی ہیں۔ یہ کہاں سے پیسہ لائے ہیں، یہ قوم کا پیسہ ہے۔ انشاء اللہ یہ قوم کا پیسہ ان کو واپس کرنا پڑے گا خواہ یہ کتنا ہی چیخیں، یہ پیسہ واپس کرنا پڑے گا۔

جناب چیئرمین۔ میں *** کا لفظ expunge کرتا ہوں۔ عاقل شاہ صاحب۔

---

*(*** The words expunged by the order of Mr. Chairman)*

چوہدری شجاعت صاحب، عاقل شاہ صاحب اور جاوید اقبال عباسی صاحب کا پوائنٹ آپ کی منسٹری کے بارے میں ہے۔ پہلے یہ بات کریں گے پھر وہ کریں گے۔

Call Attention Notice

Re: problems created by the too many check posts between Islamabad and Peshawar, and Hassan Abdal to Mansehra.

جناب عاقل شاہ۔ جناب والا! پچھلے اجلاس میں you were in the Chair جب میں نے یہ point of order raise کیا تھا and that of course, is regarding the check posts اس کا ذکر ایجنڈے کے آئٹم نمبر 6 میں بھی ہے۔ اس کے بعد بھنڈر صاحب chair پر تھے تو میں نے یہی بات کی تھی اور انہوں نے رولنگ دی تھی کہ last منگل کو وزیر داخلہ صاحب موجود ہوں گے، اس دن یہ نہیں آئے تھے تو ان کے ساتھ آپ بات کریں۔ اسی پر آج جاوید عباسی صاحب نے بھی توجہ دلاؤ نوٹس دیا ہوا ہے اور میں نے بھی ایک توجہ دلاؤ نوٹس اسی پر جمع کرایا ہے۔ کہنے کا مقصد یہ ہے کہ ہم یہاں پر جو بات کرتے ہیں اس پر وزیر صاحبان اور حکومتی بنچز don't bother, بات کرکے چلے جاتے ہیں، کل جواب دے دیں گے پرسوں جواب دے دیں گے اور وہاں پر لوگوں کے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ چیک پوسٹس کتنی ہیں پشاور اور اسلام آباد کے درمیان۔ کوئی کہتا ہے کہ میں پولیس کا ہوں، کوئی کہتا ہے کہ میں کسٹم کا ہوں، کوئی رینجرز ہے، کوئی فارسٹ ہے اور ٹھیکوں پر یہ چیزیں دی ہوئی ہیں۔ وہاں پر ایک انسپکٹر پیسے دے کر تعینات ہوتا ہے اور اس چیک پوسٹ کو آگے پھر ٹھیکے پر دے دیتا ہے۔ اگر انہوں نے سمگلنگ روکنی ہے تو بارڈرز پر روکیں۔ میں اپنے ہی ملک میں پشاور سے سامان خریدتا ہوں اور جب راستے میں آتا ہوں تو مجھے پکڑ لیتے ہیں اور پھر جب میں اٹک کراس کرتا ہوں تو پھر وہ کھڑے ہوتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جو پچھلی چیک پوسٹ تھی، وہ پچھلی صوبائی حکومت کی تھی، اب یہ پنجاب حکومت کی ہے۔ اس کے علاوہ Land Customs ہیں، اس کے علاوہ رینجرز ہیں اور لوگوں کو تنگ کیا جا رہا ہے۔ لاکھوں روپے اس سے کمائے جا رہے ہیں۔ میرا یہ مطالبہ ہے ان سے کہ ان چیک پوسٹز کو wind up کریں۔ اور اگر نہیں کرسکتے تو پھر ہمارے پاس اور طریقے ہیں، پھر تنگ آمد بجنگ آمد والا کام ہے۔ ہم ان چیک پوسٹز کو نہیں چھوڑیں گے اور عوام اس

بات پر تیار ہیں کہ وہ قوت سے یہ چیک پوسٹز بند کریں گے۔ اور اس سے پہلے کہ ایسی situation پیدا ہو ان کو چاہیئے کہ یہ کچھ کریں۔

جناب چیئرمین: جی حاجی جاوید صاحب' آپ فرمائیے۔

حاجی جاوید اقبال عباسی: جناب چیئرمین! میں توجہ دلاؤ نوٹس پیش کرتا ہوں' میں وفاقی وزیر داخلہ کی توجہ ایک انتہائی اہم مسئلہ کی طرف دلانا چاہتا ہوں جو کہ درج ذیل ہے۔ پشاور سے لے کر راولپنڈی اورحسن ابدال سے لے کر مانسہرہ تک سفر کے دوران کسٹم' پولیس' ایف سی' ایف آئی اے اور دوسری ایجنسیوں کے اہلکار رشوت لینے کے بہانے جگہ جگہ شریف شہریوں کو ناجائز تنگ کرتے ہیں اور چیکنگ اس انداز میں کرتے ہیں جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ڈاکو یا دہشت گرد آگئے ہیں۔ پاکستان میں کسی شریف شہری کی جان و مال محفوظ نہیں ہے اور یہ حکومت کی بدنامی کا باعث بنتے ہیں۔ لہذا میری استدعا ہے کہ اس اہم مسئلے کو فوری طور پر ایوان میں زیر بحث لایا جائے تاکہ ایجنسیوں کے اہلکار معزز اور شریف شہریوں کو ناجائز تنگ نہ کریں اور زیادتی کرنے والے اہلکاروں کو واقعی کڑی سزا دی جائے۔"

جناب چیئرمین! پچھلے دنوں خیرآباد کے نزدیک کنڈ لگے پر چندکسٹم کے اہلکاروں نے ایک عورت کی بے دردی کے ساتھ عزت لوٹی۔ اس کے ساتھ ساتھ ہمیں یہ پتہ نہیں چلتا کہ اس میں کون سی ایجنسی کے لوگ ہیں۔ وہاں ان میں ڈاکو بھی شامل ہوتے ہیں' غنڈے اور دہشت گرد بھی شامل ہوتے ہیں۔ جو اسمگلنگ کرتے ہیں اور ڈاکے ڈالتے ہیں ان کو تو وہ چھوڑ دیتے ہیں لیکن ہرشریف شہری کو تنگ کرتے ہیں۔ جس آدمی سے آپ پوچھیں' یقین کریں کہ کوئی شہری' شریف انسان اپنی بیوی' اپنی بہن' اپنی ماں کے ساتھ پشاور سے مانسہرہ تک آسانی سے سفر نہیں کرسکتا۔ اور اتنی بیدردی سے ہماری ماؤں اور بہنوں کی بے حرمتی کی جاتی ہے کہ ہم نے آخر کار تنگ کر یہ نوٹس دیا' میں نے بھی' عاقل شاہ نے بھی اور آپ نے خود فرمایا تھا ایک دن کہ بھئی آپ یہ بات point of order پر نہ کریں' آپ مہربانی کریں اور توجہ دلاؤ نوٹس موو کریں۔ جناب میں نے 29-9-1998 کو توجہ دلاؤ نوٹس جمع کرایا تھا۔ آپ کی مہربانی کہ اس دفعہ یہ زیرغور لایا گیا۔ لیکن میری وزیر داخلہ صاحب' وزیر خزانہ صاحب اور سب وزیروں سے گزارش ہے کہ اس پر سختی سے نوٹس لے کر جو بھی اسمگلر ہیں' جو بھی غنڈہ گردی کرنے والے ہیں' ان کو بارڈر پر روکیں۔

یہ پاکستان کس لئے بنا تھا، آزادی کا سانس لینے کے لئے بنا تھا۔ پشاور سے اسلام آباد آسانی سے ہم سفر نہیں کرسکتے۔ پشاور سے مانسہرہ یا ایبٹ آباد کے لئے ہم سفر نہیں کرسکتے۔ جگہ جگہ ان کی آڑ میں غنڈے اور بدمعاش لوگوں کو لوٹ رہے ہیں۔ میری آپ سے استدعا ہے کہ اس کے لئے وقت مقرر کریں اور اس پر غور کیا جائے اور فوری طور پر یہ تمام ایجنسیاں ختم کی جائیں اور تمام چیک پوسٹز ختم کی جائیں۔

جناب چیئرمین: جی حاجی عبدالرحمٰن صاحب، کیونکہ آپ کا تعلق فاٹا سے ہے اور فاٹا والوں کو بھی کافی تکلیف ہے۔ چلیں آپ بھی بتا دیں۔

حاجی عبدالرحمٰن: جناب چیئرمین! جیسے عاقل شاہ صاحب نے اور جاوید عباسی صاحب نے فرمایا، واقعی پشاور سے اسلام آباد تک بیشمار چیک پوسٹز ہیں اور ہر جگہ ہیں۔ کسٹم، سیلز ٹیکس، مختلف قسم کے ناموں سے اور پولیس جس تھانے کی ہے اس نے اپنا گیٹ لگایا ہوا ہے۔ ادھر سے تو پہلے صرف آٹے کا ٹرک روکا جاتا تھا مگر اب جو بسیں اور فلائنگ کوچز ہیں ان کو ادھر سے بھی روکا جارہا ہے کہ ایک بوری یا آدھی بوری آٹا بھی ادھر نہ جاسکے۔ میں وزیر داخلہ صاحب درخواست کروں گا کہ انہوں نے قبائل میں مارشل لاء لگایا ہوا ہے، وہاں فرنٹیئر کور کو deploy کیا ہوا ہے۔ تمام بارڈر کو seal کیا ہوا ہے اسمگلنگ بند کرنے کے لئے۔ ہمیں اب یہ معلوم نہیں ہے کہ یہ سامان کہاں سے آ رہا ہے۔ آیا وہ فرنٹیئر کور والے رشوتیں لے کر پوری پوری گاڑیاں چھوڑ دیتے ہیں اور پھر جب وہاں سے لوگ سامان لاتے ہیں تو لوگوں کو تنگ کرتے ہیں کسٹم اور دوسری ایجنسیوں کی مدد سے۔ ہمارے ہاں تو اس سے بھی زیادہ مارشل لاء ہے، دس دس قدم پر کھڑے ہیں، لوگ گھر سے نہیں نکل سکتے، جیسے ہی نکلتے ہیں تو گاڑی بھی روکو، جو عورتیں بیمار ہوتی ہیں، جن کو ہسپتال لے جانا ہوتا ہے ان کو بھی نیچے اتارا جاتا ہے۔ پچھلے دنوں ایک گاڑی میں ایک مریض تھی اور اس کی گاڑی کسٹم والوں نے روکی، وہ عورت وہیں پلیٹ فارم پر مرگئی۔ وہ عورت ہمارے لنڈی کوتل کی تھی، اس کے کاغذات وغیرہ سب ٹھیک تھے۔ آج کل تو ایسے حالات وہاں پر بنے ہوئے ہیں کہ کوئی گھر سے نکلے ، چاہے ان کے پاس جائز سامان ہو اور گاڑی کے کاغذات وغیرہ بھی مکمل ہوں لیکن پھر بھی ان کو نہیں چھوڑتے ہیں۔

دوسرا جناب فاٹا میں مارشل لاء لگانے کی کیا ضرورت ہے کہ یہ سمگلنگ بند نہیں ہو

رہی اور سامان آ رہا ہے۔یہ ان کو دیکھنا چاہیئے کہ آیا یہ by air آ رہا ہے یا کوئی اور طریقہ ہے کہ کہاں سے آ رہا ہے ؟ یہ سمگنگ بند کیوں نہیں ہو رہی ہے ؟ ہم لوگوں پر تو مارشل لاء لگا ہوا ہے ۔ ہماری یہی درخواست ہے کہ ایک تو چیک پوسٹیں کم کر دیں یا ان کو ختم کر دیں یا پھر کوئی صحیح قدم اٹھائیں۔

جناب چیئرمین۔ جی وزیر داخلہ صاحب۔

چوہدری شجاعت حسین۔ جناب والا! میں اس سلسلے میں گزارش کرنا چاہوں گا کہ جہاں تک یہ کہا گیا کہ یہ پہلے بھی آیا تھا تو میں تین دن سے مسلسل اس سلسلے میں یہاں پر بیٹھا ہوا ہوں۔

جناب والا! بہت حد تک معزز ممبران کی شکایت درست ہے لیکن کسی حد تک ان کی شکایت درست نہیں بھی ہے ۔ جہاں تک ان نے کہا ہے کہ FC, FIA, Coast Guard, Rangers اس قسم کے کئی محکمے ہیں ، ان کے متعلق ہمیں کوئی شکایت نہیں ملی کہ ان کے آدمی پشاور روڈ کے اوپر checking میں ملوث ہیں ۔ لیکن جہاں تک جنگلات کے محکمے کا تعلق ہے ، صوبائی ایکسائز کا تعلق ہے یا دوسرے اس طرح کے جو چھوٹے چھوٹے محکمے ہیں جن کی وردیاں کسٹم کے لوگوں کی وردیوں کی طرح کی وردیاں ہیں اور پولیس کی وردیوں کی طرح کی ہیں۔ وہ اس طرح کی حرکات کرتے رہتے ہیں۔ وزیر اعظم نے حکم جاری کیا ہے کہ کسی قسم کی کسی کے ساتھ زیادتی نہ کی جائے ۔ اس طرح وفاقی کابینہ نے 27 تاریخ کو یہ فیصلہ کیا تھا کہ صرف کسٹم کے موبائل سکواڈ ہی چیک کر سکتے ہیں ، اس کے علاوہ کوئی بھی دوسرا ادارہ چیک نہ کرے اور اس طرح کی حرکات سے بھی باز آئے لیکن پھر بھی کئی جگہوں پر اس طرح کے واقعات پیش آئے ہیں۔

میری یہ گزارش ہو گی کہ اگر کچھ سینیٹرز حضرات چاہیں تو اس سلسلے میں کوئی کمیٹی بنا لیں جس میں وہ تفصیل کے ساتھ ہمیں بتائیں کہ کون کون سی ایسی جگہیں ہیں کہ جہاں پر اس طرح کی حرکات ہوتی ہیں تاکہ اس کی نشاندہی ہونے کے بعد شکایت کو دور کیا جا سکے۔

جناب چیئرمین۔ میرے خیال میں اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں ایک کمیٹی بنا دوں گا تاکہ it can go into it جی راجہ اورنگ زیب صاحب۔

راجہ اورنگ زیب۔ جناب والا! شاید میں فلور پر کھڑا نہ ہوتا ، اگر یہ بات نہ کہتے کہ وزیر اعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف صاحب نے banks سے قرضے لئے ہیں۔ میرے محترم banks سے قرض لینا کوئی جرم نہیں ہے ، بنک اس لئے بنے ہیں کہ ان سے قرض لے کر آپ mill لگائیں یا کوئی کاروبار کریں لیکن banks سے قرض لے کر default ہونا جرم ہے ۔ میں آپ کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ واقعی آپ نے قرضے نہیں لئے ۔ شاباش ہے۔ اس لئے آپ نے قرضے نہیں لئے کہ آپ کو جب دیار غیر سے مدد ملتی ہے، آپ اس پر ملیں لگا رہے ہیں۔ آپ اس پر کام کر رہے ۔ آپ نے ان کی دولت سے کوٹھیاں بنائی ہیں۔ آپ اپنے وزیر ہوتی صاحب کا ریکارڈ دیکھ لیں کہ وزیر بننے سے پہلے وہ کیا تھے اور آج کیا ہیں، مگر یہ گریبان میں نہیں دیکھتے اور دوسروں پر فوراً الزام لگا دیتے ہیں۔

جناب محمد زاہد خان: جناب راجہ اورنگزیب صاحب نے کہا ہے کہ ہمیں شاید باہر سے امداد ملتی تھی۔ ہم جنہیں باہر سے امداد ملتی تھی ان کو ان کے لیڈر نو سال تک اپنا لیڈر کہتے رہے۔ نو سال تک یہ ہمارے پیچھے پھرتے رہے ہیں اور نو سال تک تو ولی خان کو اپنا لیڈر کہتے تھے۔ ہمیں باہر سے امداد نہ پہلے ملتی تھی نہ اب ملتی ہے۔ ہم نے اس ملک سے محبت کی ہے۔ ولی خان نے mills نہیں لگائیں۔ ولی خان کی کوئی مل نہیں ہے۔ ولی خان نے کوئی زمین نہیں بنائی۔ ولی خان کی وہی زمین ہے جو اس کے باپ دادا کی تھی۔ ولی خان کے کہیں یہ پلازے نہیں ہیں۔ ولی خان کے مختلف شہروں میں حتی کہ پشاور میں بھی پلازے نہیں ہیں۔ ولی خان کا پشاور میں کوئی مکان نہیں ہے۔ ولی خان، خان عبد الغفار خان کا بیٹا ہے اور اس کا باپ بھی جدی پشتی landlord تھا۔ سات پشتوں سے ، سات پشتوں کا شجرہ موجود ہے۔ یہاں بہت کم لوگ ایسے ہوں گے جن کی سات پشتیں ایسی ہوں گی جو آج ہیں۔ ہم آپ کو اپنی سات پشتیں دکھائیں گے۔ اور سات پشتوں سے یہی جائیداد ہے۔

جناب چیئرمین: جی مولانا صاحب۔

حافظ فضل محمد: خوش قسمتی سے وزیر قانون صاحب بھی تشریف فرما ہیں میں فقط ایک قانونی نقطہ نگاہ کے حوالے سے کچھ معلومات حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ وہ یہ کہ کل کچھ اخبارات میں ایک تصویر چھپی تھی ۔ جس میں اجمل خان صاحب اور ان کے دوسرے ساتھی بھی تھے۔ وہ اپنا

کوئی قومی ترانہ بجا رہے تھے۔ یعنی اپنا ایک مخصوص ترانہ ' ہمارے پاکستان کے قومی ترانے کے علاوہ کوئی اور ترانہ پشتو کے حوالے سے' میں یہ معلومات حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ کہ قانون کے حوالے سے اگر اجازت ہے تو پھر ہم بھی اپنی طرف سے یا اپنی جماعت کے حوالے سے یا اپنی ثقافت کے حوالے سے' اپنی تاریخ کے حوالے سے اس طرح کا کوئی ترانہ ایجاد کریں گے۔

جناب چیئرمین: یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین ، جی بتائیں گورنر رول کا کیا کرنا ہے۔ مندوخیل صاحب go to your seat. مندوخیل صاحب، کوئی ممبر سیٹ سے علاوہ بات نہیں کر سکتا۔ سیٹ سے بات کریں۔ رضا ربانی صاحب do you conclude it? کون بولنا چاہتا ہے۔ کون رہتا ہے۔ شیخ رفیق صاحب گورنر رول پہ آپ بات کریں۔

جناب رفیق احمد شیخ ، جناب چیئرمین ! بہت شکریہ۔ جناب مجھے فاضل ممبران سینٹ کے سامنے اپنے خیالات کا اظہار کرنے کی اجازت دینے پر میں آپ کا آج غیر معمولی طور پہ ممنون ہوں۔ اس وقت ایوان میں جیسے کے آپ نے ابھی کہا۔ جو زیر غور تحریک التوا ہے وہ الحاج جناب میاں محمد نواز شریف وزیر اعظم پاکستان ------

Adjournment Motion

Re: Governor's Rule In Sindh.

جناب چیئرمین : یہ کیا بات کر رہے ہیں۔ یہ adjournment motion جو ہے imposition of Governor's Rule پہ بات ہو رہی ہے۔

جناب رفیق احمد شیخ : جناب میں اسی سلسلے میں عرض کر رہا ہوں ۔ وزیر اعظم پاکستان و صدر پاکستان مسلم لیگ (ن) کے بیس ماہ کے دوران حکمرانوں کو ہمہ جہت ناکامی ہوئی ہے اور اپنی اس ناکامی کو چھپانے کیلیے جس طرح انہوں نے سندھ میں گورنر رول کا سہارا لیا ہے وہ آج ہمارے زیر غور ہے ۔

حکیم محمد سعید پاکستان کے ایک عظیم محب وطن تھے۔ ان کی اپنی نیکیاں بے شمار

تھیں ۔ بہت اللہ تعالیٰ نے ان کو تخلیقی قوتیں عطا کی ہوئی تھیں۔ ان کے قتل کے سلسلے میں کچھ حالات ہمارے سامنے پیش آئے ہیں لیکن بات کو آگے بڑھانے سے پہلے گزشتہ چند ہفتوں میں جو واقعات وقوع پذیر ہوئے ہیں وہ آپ کی نذر کرنا چاہوں گا۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: جی شیخ صاحب فرمائیے ۔

جناب رفیق احمد شیخ : تو میں عرض کر رہا تھا کہ اس واقعہ کی کچھ اس طرح ترتیب ہے کہ چودہ اگست 1998 کو ایم کیو ایم نے سندھ حکومت سے لاتعلقی کا فیصلہ کیا۔ اس بناء پر کہ ایم کیو ایم کے ورکرز دھڑا دھڑ قتل ہو رہے ہیں۔ اس کے بعد ایم کیو ایم نے 26 اگست کو سندھ گورنمنٹ اور فیڈرل گورنمنٹ سے support withdraw کر لی۔ پھر 20-9-98 کو ایم کیو ایم نے اپنے اس رویے پہ نظرثانی کی اور یہ کہا کہ ہم حکومت میں شامل تو نہیں ہوتے لیکن اسمبلی میں حکومت کو support کریں گے کیونکہ سندھ میں مسلم لیگ کی جو پارلیمینٹری پارٹی تھی یہ چوتھے نمبر پہ ہے over a hundred members they have hardly 28 members in the Sindh Assembly ۔ پھر پانچ اکتوبر کو سابقہ آرمی چیف came out with a proposal of National Government ' اس کے تین دن کے بعد میاں محمد نواز شریف سے ملاقات کے بعد he resigned۔ اس کے resignation کے بعد ۱۷ اکتوبر کو پاکستان میں دو بہت بڑی عظیم شخصیتوں کا قتل ہوا۔ ایک میرے شہر کے جن سے میرے بڑے قریبی تعلقات تھے، ان کے بزرگوں سے بھی تھے، مولانا عبداللہ کا قتل ہوا اور ایک کراچی جن کا میں پہلے ذکر کر چکا ہوں، حکیم محمد سعید کا قتل ۔ ہم نے دونوں کے لیے یہاں فاتحہ خوانی بھی کی۔ پھر یہ عجب سی بات ہوئی ۔ ادھر حکیم سعید کا قتل ہوا ادھر ہمارے وزیر اعظم کراچی پہنچے اور تھوڑے ہی عرصے میں ایم کیو ایم was again asked to join the government, ان کو وزارتوں میں شامل کیا گیا، portfolio assign ہوئے، ان کے وزیروں نے حلف اٹھائے۔ پھر اچانک ایک رات ہم ٹیلی وژن دیکھ رہے تھے پرویز رشید نے وہ سارا manage کیا ہوگا کہ everybody found that Mian Muhammad Nawaz Sharif addressing a press conference اور اس پریس کانفرنس میں میاں محمد نواز شریف نے سب کو ہکا بکا کردیا یہ کہہ کے کہ حکیم محمد سعید کے قتل میں ایم کیو ایم involved ہے اور

ان کے قتل کی conspiracy نائن زیرو، ایم کیو ایم کا ہیڈ کوارٹر ہے وہاں پہ بنائی گئی تھی اور انہوں نے پھر ایم کیو ایم سے یہ مطالبہ کیاکہ جو قاتل ہیں ان کو حکومت کے حوالے کریں۔ اس کے بعد very natural consequence کہ ایم کیو ایم نے وزارتوں سے استعفیٰ دے دیا۔ حکومت چھوڑ دی and 13th october کو پھر سندھ میں گورنر رول آ گیا اور یہ گورنر رول ordinary قسم کا گورنر رول نہیں تھا۔ یہ ایمرجنسی پرویژن کے تحت تھا جس میں ایک طرف تو اسمبلی dissolve نہیں ہوتی اور دوسری طرف سارے اختیارات فیڈرل گورنمنٹ کے پاس آ جاتے ہیں۔ ہمارے یہاں پر وہ مہربان بیٹھے ہوئے نہیں ہیں جن کو محمد خان جونیجو مرحوم نے سندھ کی چیف منسٹر شپ سے اس باعث ڈسمس کیا تھا کہ ایم کیو ایم کو انہوں نے over night مسلح کر دیا ہے۔ جناب سید غوث علی شاہ صاحب نے '۔۔۔ آپ اس کی تصحیح کر لینا ۔میری انفارمیشن غلط ہو سکتی ہے۔ وہ بیٹھے ہوئے ہیں یہ میں نے دیکھا نہیں 'ہر بات کے درمیان سیف الرحمن صاحب آ جاتے ہیں۔ ورنہ آپ نظر آ جاتے اگر وہ درمیان میں نہ آئے ہوتے۔ اچھا آپ کو اس پر اعتراض ہے۔ I am sorry یہ بات بھی سمجھ میں نہیں آتی کہ پچھلے طویل عرصے سے جناب وزیر اعظم' ان کے بھائی پنجاب کے چیف منسٹر' ہمارے جنرل عبدالمجید ملک صاحب' پہلے تو وہ جہلم ڈسٹرکٹ کا ہی حصہ ہوا کرتے تھے اور ہمارے جانثار چوہدری نثار صاحب الطاف حسین سے' ایم کیو ایم کے لیڈروں سے بڑی طویل باتیں کرتے رہے ہیں۔ بڑی طویل گفتگو ہوتی رہی ہے۔

(مداخلت)

جناب رفیق احمد شیخ۔ مجھے ڈسٹرب کریں گے تو میں بوڑھا آدمی ہوں۔ گھبرا جاؤں گا۔ آپ کے اباجی ہوتے تو مجھے اس طرح ڈسٹرب نہ کرتے۔ ان سے بڑا یارانہ تھا۔

He was the father of sports in Pakistan.

Mr. Chairman: Very respected and highly respected figure of the Frontier Province.

جناب رفیق احمد شیخ۔ تو اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا انہیں پہلی بار ایم کیو ایم کے بارے میں معلوم ہوا کہ یہ اطلاع صحیح ہے یا غلط۔ میرا سوال یہ ہے کہ ابھی تک کسی ایف آئی اے کی ایجنسی نے آئی بی نے' سی آئی اے نے ان کو کوئی اطلاع نہیں دی تھی اور اس

دوران جو جوان مارے جاتے رہے۔ بوڑھے مار جاتے رہے۔ لاشیں بند بوریوں میں ملتی رہیں۔ بسیں جلتی رہیں۔ ٹرک جلتے رہے دکانوں پر حملے ہوتے رہے۔ دفتروں پہ حملے ہوتے رہے۔ سیاسی لوگ مرتے رہے۔ مولوی صاحبان مرتے رہے۔ میرے جیسے گناہگار لوگ مرتے رہے۔ کیا اس سے پہلے کسی تفتیش میں انہیں کچھ پتہ نہیں چل سکا۔ یہ پورے پونے دو سال کے بعد انہیں پہلی مرتبہ پتہ چلا۔ ان کو compensation کیوں دی گئی۔ ان کے قیدی کیوں رہا کیے گئے۔ کیا وہ ابھی تک صرف ایک ہی تفتیش میں کامیاب ہوئے ہیں۔ ہزاروں نوجوان، بوڑھے بچے اور خواتین کا خون کس کے ہاتھ پر ہے۔ ان کے خون کا حساب کس سے لیا جائے گا۔ اگر ایک قتل کے لئے یہ اہتمام کیا گیا۔ تو ہزاروں قتلوں کا کیا ہوگا۔ لوگ پوچھنے میں حق بجانب ہیں۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ ایم کیو ایم پر یہ الزام اس لئے لگایا گیا ہے کہ ایم کیو ایم کے خلاف آپریشن کرنے کا فیصلہ کر لیا گیا ہے۔ یہ تو عدالت میں ہی جا کر پتہ چلے گا کہ کس نے قتل کیا۔ کہاں سازش ہوئی تھی۔ کس نے مارا ہے۔ مگر لوگ یہ پوچھنے میں حق بجانب ہیں کیونکہ over whelming majority of the people of Pakistan is affected جب سے محترمہ سے اقتدار چھینا گیا ہے۔ کراچی جل رہا ہے، روشنیاں بجھ گئی ہیں۔ لوگ مارے جا رہے ہیں۔ قتل و غارت عام ہو گیا۔ بند بوریوں میں لاشیں مل رہی ہیں۔ بس ٹرک لاریاں کاریں جلائی جا رہی ہیں۔ عمارتوں کو آگ لگائی جا رہی ہے ---

جناب چیئرمین۔ یہ تو ساری justification ہے for Governor rule

جناب رفیق احمد شیخ۔ وہ جی اب گورنر رول Who is accused میں یہ عرض کر رہا ہوں جی۔

جناب چیئرمین۔ بہرحال اب شیخ صاحب windup کرلیں جی۔

(مداخلت)

جناب رفیق احمد شیخ۔ آپ نے تو ۲۵ منٹ کا کہا تھا۔

جناب چیئرمین۔ نہیں، نہیں، یہ تو تحریک التواء پر بحث ہو رہی ہے۔

جناب رفیق احمد شیخ۔ چلیں میں پندرہ منٹ کر دیتا ہوں۔ میں بھی محرکین میں سے ہوں۔

جناب چیئرمین۔ کوئی بات نہیں ہے۔

جناب رفیق احمد شیخ۔ آپ نے اس دن اعلان کیا تھا آپ مجھے پہلے بتا دیتے، اگر آپ نے withdraw کرلیا ہے تو بتا دیتے۔

جناب چیئرمین۔حالات کے پیش نظر اب ہمیں اس کو ختم کرنا ہے۔

جناب رفیق احمد شیخ۔ نہیں وہ ٹھیک ہے۔ لیکن جناب سارے ملک میں یہی صورتحال ہے کہیں وزیروں پر حملہ ہو رہا ہے۔ کہیں ججز پر حملہ ہورہا ہے۔ کہیں ایم این اے قتل ہو رہا ہے، پنجاب میں کہیں ایم پی اے مارا جا رہا ہے۔ کہیں ایس پی مارا جارہا ہے۔ کہیں وزیر بچ جائیں تو باڈی گارڈ مارا جائے تو اس کا مقدر ہے ۔ جج بچ جائیں باڈی گارڈ مارا جائے۔ آج بھی گورنر رول کے بعد وہی کیفیت ہے ۔ پچھلے دس پندرہ دن میں کوئی فرق نہیں پڑا ۔ اور پھر ایک عجب کیفیت ہوگئی ہے ہر بات پہ یہ کہتے ہیں کہ ہماری اول ترجیح ہے ۔ کراچی کے حالات کو سدھارنا ہماری اول ترجیح ہے ۔ law and order restore کرنا ہماری اول ترجیح ہے ۔ تعلیم عام کرنا ہماری اول ترجیح ہے ۔ ملک کا دفاع ہماری اول ترجیح ہے ۔ صنعت کو ترقی دینا اول ترجیح ہے ۔ تجارت کو ترجیح دینا ہماری اول ترجیح ہے۔ اس اول ترجیح کا راگ سن سن کر کان پک گئے ہیں۔ پہلے صرف وزیر اعظم کہا کرتے تھے اب ان کا ہرصوبائی وزیر اور مرکزی وزیر ہر بات کو اول ترجیح دے رہا ہے۔ میں نے 38 tabulate کی ہوئی ہیں کہ اول ترجیحات ہیں۔ اب میں سوچنے پر مجبور ہوں کہ ان میں A-1, A-2, کونسی ہیں یہ ترجیحات کا محاورہ کب ختم کریں گے۔ ایک اور ترکیب بھی جناب استعمال کرتے ہیں -----

(مداخلت)

جناب چیئرمین۔ شیخ صاحب، اب wind up کرلیں جی ۔

جناب رفیق احمد شیخ۔ جی اب کرنے لگا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ پچاس سال کا گند ہم نے صاف کرنا ہے۔ یہ کہ پچاس سال میں ہر چیز تباہ ہوگئی ہے۔ صنعت، تجارت اور تعلیم وغیرہ سب تباہ ہوگئی۔ یہ بات بھول جاتے ہیں کہ ان پچاس سالوں میں قائداعظم کا دور بھی آیا تھا، خان لیاقت علی خان کا دور بھی آیا تھا۔ میرے ایک دوست ادھر بیٹھے ہوئے ہیں ہمارے چوہدری محمد علی جنہوں ۵۶ء کا آئین دیا تھا ان کا بھی ایک دور آیا تھا۔ پھر اس کے بعد وزیر اعظم کے اپنے

patron کا پورے دس سال کا دور آیا۔ خود وزیر اعظم کا دور آیا۔ سولہ سال یہ پنجاب کے حکمران رہے ہیں۔ ایک اڑھائی سال کا عرصہ نکال دیجئیے سب سے بڑے صوبے کے یہ حکمران رہے ہیں۔ خود اب ان کو چھ سال ہوگئے ہیں اس ملک پر حکمرانی کرتے ہوئے تو یہ پچاس سال کی calculation کیا ہے؟ کیا کوئی وزیر جو تھوڑی سی ارتھمیٹک بھی جانتا ہو، اس کو کیلکیولیٹ کرسکے گا؟ کہ کس نے، (****) خان لیاقت علی خان نے گند ڈالا تھا؟ چوہدری محمد علی نے گند ڈالا تھا؟ جنرل ضیاء الحق گند ڈال گئے؟ مرحوم جونیجو صاحب یہ گند ڈال گئے ؟ یامیاں صاحب نے خود یہ گند ڈالا ہے ؟ یہ پچاس سال کی ارتھمیٹک کیلکیولیشن، حساب کا شمار تو اپنی جگہ رہا ناں،

(مداخلت)

جناب رفیق احمد شیخ۔ میں تو ان کا جواب دے رہا ہوں کہ یہ (*********) دیتے ہیں۔ مجھے یہ فخر ہے کہ میں قائد اعظم کے قدموں میں بیٹھا ہوں ۔ میرے ماتھے پر آج بھی ان چوٹوں کے نشان ہیں جو مجھے پاکستان بنانے میں حصہ لیتے وقت آئیں تھیں۔

حاجی جاوید اقبال عباسی۔ جناب چیئرمین، قائد اعظم کے بارے میں ذکر کو حذف کیا جائے ۔

جناب چیئرمین۔ قائد اعظم کے بارے میں الفاظ حذف کئے جاتے ہیں ۔

جناب رفیق احمد شیخ ۔ میں نے کہا کہ پچاس سال کے ذکر میں یہ قائد اعظم کے دور کو شامل کرتے ہیں یا نہیں ؟

جناب چیئرمین۔ نہیں کرتے جی ۔ کوئی نہیں کرتے جی ۔ نہیں ٹھیک ہے وہ حذف کردیئے گئے ہیں ۔

(مداخلت)

جناب رفیق احمد شیخ۔ آپ کان کھول کر بیٹھیں ۔ کان کھول کربیٹھیں ۔ میں نے کہا آپ کہہ رہے ہیں آپ کا ہر وزیر یہی کہتا ہے۔ میں نے یہاں اعظم ہوتی کو یہ کہا تھا کہ what is this fifty years اس ایوان میں یہ کیا آپ نے گردان مچائی ہوئی ہے fifty years کی؛ اب چھ سو دنوں کی

(*****) Expungend by the order of the Chairman.

نواز شریف کی بادشاہی میں لوگ بیروزگار ہو رہے ہیں، بھوکے مر رہے ہیں، صنعتیں بند ہو رہی ہیں، سرکاری غیرسرکاری، پرائیویٹ اداروں سے لوگوں کو نکالا جا رہا ہے۔ تعلیم سے بچے محروم ہیں اور یہ ملک سارا جل رہا ہے-----

جناب چیئرمین۔ شیخ صاحب اب میرے خیال میں ---

جناب رفیق احمد شیخ۔ اب ختم کرنے والا ہوں جی۔ شاید میاں صاحب حفیظ جالندھری کو آج کل وہ بڑے غور سے پڑھ رہے ہیں اور ان کی وہ معرکۃ الآرا -----نہیں شاہنامہ نہیں جی، بہار آفرین، مجھے معلوم ہوتا ہے وہ گنگناتے ہیں اور اس آخری شعر پر آکے وہ رک جاتے ہیں۔

تنزل کی حد دیکھنا چاہتا ہوں

کہ شاید وہیں ہو ترقی کا زینہ

اور بھارت کے ایٹمی دھماکے سے اس ملک میں جو قومی یک جہتی آئی تھی وہ 1965ء کی قومی یک جہتی سے بھی بڑھ کر تھی ۔ میں خود لاہور کا ہوں، میں نے 1965 میں لاہور کے عوام کا جلوس لیڈ کیا تھا اور جب ہم یکی گیٹ کے پل کے قریب پہنچے تھے، انڈیا کے جہازوں نے ہم پر بمباری کی۔ دو اشخاص شہید بھی ہوگئے، بیچارے کچھ زخمی ہو گئے۔ مجھے بھی تھوڑی سی خراشیں آئیں۔

جناب چیئرمین۔ شیخ صاحب یہ گورنر رول پر ایڈجرنمنٹ موشن ہے۔

جناب رفیق احمد شیخ۔ وہیں آ رہا ہوں جی ۔ یہ سارا انہی کا کرنا ہے جی ۔

جناب چیئرمین۔ میرے خیال میں اب وائنڈ اپ کر لیں کیونکہ اب باقی بولنا چاہ رہے ہیں۔

جناب رفیق احمد شیخ۔ اس ملک کو پارہ پارہ کر دیا ۔ اور پھر میں جو عرض کر رہا ہوں وہ یہ ہے کہ بحران پیدا کر رہے ہیں، کبھی اسلام کا مقدس نام لیکر، کبھی شریعت کا نام لے کر، کبھی کالا باغ ڈیم کا نام لے کر، کبھی foreign exchange لوگوں کے کھا کر، کبھی خود ڈیکٹیٹر بن کر۔ یہ بحران پیدا کر رہے ہیں ۔ اب یہ گورنر راج کا بھی ایک بحران پیدا کیا گیا ہے۔ کیونکہ یورپ کے اخبارات میں جو چھپا ہے، "Sunday Express" میں جو چھپا ہے، آبزرور میں جو چھپا ہے، ٹائمز میں جو چھپا ہے، ان کی منی لانڈرنگ، ان کے ڈیفالٹس، ان کے Mayfair flats, ان کی

کرپشن، اس کی طرف سے لوگوں کی توجہ ہٹ جائے اور واقعی یہ اس میں کامیاب ہو گئے ہیں۔

بے خودی بے سبب نہیں غالب

کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

یہ اس پر پردہ ڈالنے کے لیے ایک کے بعد دوسرا بحران پیدا کر رہے ہیں اور latest بحران اس میں گورنر راج ہے ۔ گورنر راج کے consequentional notifications ہیں اور لوگ اب ان کی کرپشن بھول گئے ہیں، منی لانڈرنگ بھول گئے ہیں، Mayfair flats بھول گئے ہیں ۔

جناب چیئرمین ۔ O.K جی، thank you جی۔

جناب رفیق احمد شیخ۔ بس ایک منٹ جی ۔اتنا تو نہیں ناں ۔ میں تو کبھی کبھار بولتا ہوں جی ۔

جناب چیئرمین۔ اس کا یہ مطلب تو نہیں ناں ۔

جناب رفیق احمد شیخ۔ جی اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ نے پچیس منٹ کہے تھے، میں پندرہ منٹ پر ختم ----

جناب چیئرمین۔ نہیں نہیں، کوئی پچیس منٹ نہیں کہے ۔

جناب رفیق احمد شیخ۔ پہلے کہہ دیتے ناں ۔ This is not fair میری آدھی تقریر کے دوران آپ نے یہ کہا ہے ۔ میں نہیں بیٹھوں گا جب تک میں اپنی آخری بات ختم نہیں کر لوں گا ۔

جناب چیئرمین۔ پلیز شیخ صاحب! آپ دیکھیں ناں گورنر رول پہ ---آپ دیکھیں آپ جب بھی اٹھتے ہیں میں کہتا ہوں کہ ان کو ضرور موقع دیں ۔ لیکن اب گورنر رول پر بحث ہو رہی ہے ۔آپ بات کر رہے ہیں ۔

جناب رفیق احمد شیخ۔ میں گورنر رول پر بات کر رہا ہوں کہ گورنر رول ایک بہانہ بنایا گیا ہے لوگوں کی توجہ کو divert کرنے کے لیے، یہ قتل ایک بہانہ بنایا گیا ہے ۔ وہ لوگ جو ان کے خلاف ابھر کر باہر گئے تھے، ابال آگیا تھا لوگوں میں، کہ انہوں نے یہ ڈاکے ڈالے ہیں، یہ کرپشن کی، یہ بینکوں کے ڈیفالٹ کیے ہیں، یہ جائیدادیں بنائی ہیں دوسرے ملکوں میں، یہ منی

لانڈرنگ کی ہے ۔ اس پر پردہ پوشی کرنے کے لیے انہوں نے کراچی میں یہ کارروائی کی ہے اور یہ نالائق اور اتنے نااہل نہیں لیکن بدنیت بہت زیادہ ہیں۔ اور یہ بدنیتی سے بحران پیدا کررہے ہیں۔ اکثر و بیشتر ان کی بدنیتی ہے ورنہ یہ ملک تمام بحرانوں سے گریز کر سکتا تھا ۔ اور آخر میں ، میں ان سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں ، چونکہ اس ایوان میں بات کر رہا ہوں اس لیے اب یہ پرویز رشید کے لیے privilege motion تو نہیں بنے گا ، حکمرانوں کے لیے اب ایک ہی راستہ ہے ۔ وہ استعفیٰ دیں ، نیوٹرل گورنمنٹ یہاں بنے ، وہ جنرل الیکشن کرائے ، سارے ملک میں ایک نیا مینڈیٹ چاہیے ۔ ان کی کرپشن کے بعد ، ان کی ناکامی کے بعد ، قوم کو مایوس کرنے کے بعد لوگوں کو ایک نیا مینڈیٹ دینے کا موقع ملنا چاہیے ۔ یہ ان کو ناکامی ہوئی ہے constitution کو amend کرنے میں ۔ انہوں نے تو کہا ہے کہ سمندر میں غرق کریں گے ، میں ان لوگوں میں نہیں ہوں جو ان کو سمندر میں غرق کریں گے ، اگرچہ انہوں نے کہا تھا کہ عوام کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر ، انہوں نے phrase استعمال کی تھی مگر وہ grammer کی بات ہے ، ان کو بھاگنے نہیں دیں گے۔

جزا سزا سب یہیں پر ہو گی
یہیں عذاب و ثواب ہو گا
یہیں سے اٹھے گا شورِ محشر
یہیں پہ روزِ حساب ہو گا

جناب چیئرمین۔ قاضی انور صاحب ۔ایک منٹ جی قاضی صاحب بول لیں ،ایک منٹ جی ایک منٹ۔ جی قاضی صاحب۔

قاضی محمد انور۔ جناب چیئرمین! یہ بہت ہی۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین۔ کسی سے بھی نہیں ہو رہی اعتراز صاحب میرے پاس یہ سارے بیٹھے ہوئے ہیں۔ ضرور آپ کو موقع ملے گا ۔ میں کیا کروں مولانا صاحب ،میں خود تو نہیں بول رہا ناں۔ آپ ہی لوگوں کو بلوا رہا ہوں ناں ۔ صرف یہ ہے کہ مجھے آخر کسی کو تو باری دینی ہوتی ہے ناں۔ ان کو پہلے موقع دے دیں ۔

قاضی محمد انور۔ جناب میں عرض کرتا ہوں ،میں لمبی تقریر کرنے کا عادی بھی نہیں

ہوں، آپ نے دیکھا ہو گا کہ نہ میں لمبے سوال کیا کرتا ہوں نہ لمبی تقریر کر سکتا ہوں۔ میں ٹو دی پوائنٹ ہوں گا relevant ہوں گا۔ جناب یہ آج جو یہ موشن ہے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین۔ کیا مسئلہ کیا ہے، کیا ہو گیا ہے۔ جی فرمائیے۔

قاضی محمد انور۔ جناب یہ موشن بہت ہی اہم ہے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین۔ جی قاضی صاحب۔

قاضی محمد انور۔ جناب میں بات کرنا چاہتا تھا۔ یہ موشن وفاق پاکستان کے لئے بہت اہم ہے۔ سر یہ سینٹ جو ہے یہ وفاق کی علامت ہے اور پاکستان کا وفاق چار اکائیوں پر مشتمل ہے۔ جس میں سندھ کی ایک اکائی ہے۔ اور یہ اکائی دو آبادیوں پر مشتمل ہے دیہی آبادی اور شہری آبادی۔ سر تیس اکتوبر کو جو اعلامیہ جاری ہوا ہے جس کے تحت فیڈرل گورنمنٹ نے powers assume کر کے Governor کو authorize کیا ہے کہ وہ فیڈرل گورنمنٹ کے behalf پر power utilize کرے۔ یہ اس سے پہلے بھی ہوا ہے پاکستان میں ایسا یہ پاکستان میں پہلی بار نہیں ہے۔ لیکن ذرا سا اس میں فرق ہے۔ 1994 میں میرے صوبے میں ایسا ہوا ہے۔ But that was under Article 234 پنجاب میں ایسا ہوا ہے That was under Article234 اس بار جو ہوا ہے اس دفعہ بڑی عجیب بات ہوئی ہے کہ 28 مئی کو جو اعلامیہ جاری ہوا جس کے تحت ایمرجنسی نافذ ہوئی under Article 232 یہ موجودہ اعلامیہ جو ہے یہ اس power کو use کرتے ہوئے کیا گیا اور اس اعلامیے میں اگر آپ دیکھیں تو اس کی جو ابتدا ہے وہ یہ ہے کہ under the powers of Article 232 اعلامیہ فلاں ڈیٹ۔ سر یہ جب بھی ایسا ہوتا ہے یہ ایک آخری ایسے ہوتا ہے جیسے بیمار انتہاء کو پہنچ جائے یہ بہت ہی خطر ناک قدم ہے۔ یہ جو موجودہ ہوا ہے It is not under Article 234 , It is under Artical 232. اور اس میں جن حالات میں ہوا ہے کہ وزیر اعظم نے ایک پریس کانفرنس کی یہ عجیب تھا کہ وزیراعظم نے بصد احترام! ایک I,O. کا کردار ادا کیا تفتیشی آفیسر کا۔ وزیر اعظم صاحب ٹی وی پر آئے اور انہوں نے ملزموں کی لسٹ سنائی کہ فلاں فلاں حکیم محمد سعید مرحوم کے قتل میں مطلوب ہیں۔ اور یہ ملزم اڑتالیس گھنٹے میں اپنے آپ کو پیش کر

دیں اور ایم کیو ایم ان کو حاضر کرے وگرنہ ایم کیو ایم اور ہمارا راستہ جدا ہو گا۔

برصغیر کی ہسٹری میں' دنیا کی ہسٹری میں کبھی آپ نے یہ نہیں دیکھا ہوگا کہ وزیراعظم ملزموں کی فہرست سنائے' ٹی وی پر سنائے اور اس سے پہلے سنائے کہ وہ گرفتار ہوں۔ ان کو گرفتاری سے قبل بتائے کہ فلاں فلاں accused ہیں۔ اور پھر آپ نے دیکھا کہ دو دن کے بعد وہ ہوا اور یہ گورنر راج نافذ ہوا ۔سر ہمیں خدشہ ہے کہ اس سے وفاق کمزور ہو گا ۔ہمیں خدشہ ہے کہ اس سے صوبے اور مرکز کے درمیان جو پہلے سے کافی سا فاصلہ ہے وہ زیادہ ہو جائے گا۔ ہمیں خدشہ ہے کہ اس سے بد گمانیاں زیادہ ہوں گی غلط فہمیاں زیادہ ہوں گی اور جس طریقے سے اسلام آباد میں بیٹھ کر سندھ کی حکومت چلائی جارہی ہے وہ مزید پیچیدگیاں پیدا کر رہی ہے ۔اس سے یہ نظر آتا ہے کہ پاکستان میں اکائیوں کی کوئی حیثیت نہیں ہے ۔سندھ میں ہونے والے واقعات۔ اس سے یہ نظر آتا ہے کہ پاکستان میں اکائیوں کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ سندھ میں ہونے والے واقعات خصوصاً دوسرے چھوٹے صوبوں کو وارننگ دیتے ہیں۔ میں پنجاب کی بات نہیں کرتا۔ وہاں چھوٹے میاں بیٹھے ہیں ۔ وہ میاں صاحب ہی ہیں لیکن بلوچستان اور میرا صوبہ وہ بھی جب سندھ کی طرف دیکھتے ہیں تو وہ بھی یہ محسوس کرتے ہیں کہ اگلا نمبر ان کا ہے ۔ گورنر راج مسئلے کا حل نہیں ہے اور آپ دیکھ رہے ہیں کہ وہاں اب کیا ہو رہا ہے ۔ عوام کی منتخب اسمبلی کے ساتھ جو کچھ کیا جا رہا ہے۔ اس سے یہ شدید خطرہ پیدا ہو گیا ہے کہ ایک Constitutional crisis آ گیا ہے اور یہ Constitutional crisis ہمیں confrontation کی طرف لے جا رہا ہے اب confrontation کی situation ہے اور یہ collapse ہو جائے گا ۔ مجھے تو یہ ڈر ہے کہ خدا نہ کرے اس پر بغیر کسی prejudice کے ' اس کے pros and cons پر بحث ہونی چاہیے ۔ اس کے جواز پر بھی' میں یہ نہیں کہتا کہ کیا یہ جواز sufficient تھا جس پر آپ گورنر رول نافذ کر سکتے تھے اور کیا ایک single murder بہت بڑا آدمی تھا ۔ میں یہ نہیں کہتا لیکن کیا single murder سے یہ سارا set up collapse ہو جائے گا ۔ حکیم سعید جتنے بھی باعزت تھے ۔ ان کی عزت میں کوئی شک نہیں ہے ۔ان کے ساتھ میرے ذاتی تعلقات بھی تھے اور میں ان کے ادارے کا کوئی پچھلے دس بارہ سال سے لیگل ایڈوائزر ہوں اور آج بھی ہوں لیکن اس سب کچھ کے باوجود میں یہ سمجھتا ہوں ۔ کیا یہ ایک قتل گورنر رول کو justify کرتا تھا اور جس طریقے سے یہ گورنر رول نافذ کیا گیا ۔ اس سے بہت سے شکوق پیدا ہوئے ہیں۔ ایسا نظر آتا ہے کہ things are not

transpired تو اس لئے ضروری ہے کہ اس پر بحث ہو اور pros and cons discuss کیا جائے۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ جی۔ اب اس طرف سے جی شاہ صاحب آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں۔

سید غوث علی شاہ۔ جناب والا! ویسے تو جناب! بہت ساری باتیں ہوتی ہیں لیکن چونکہ میرے سامنے، میں بیٹھا ہوا ہوں اور انہوں نے ایک ایسی بات کہہ دی اور جس میں کوئی نہ جان ہے اور نہ اس میں کوئی بات ہے۔ جس طرح انہوں نے کہا کہ میں نے ایم کیو ایم produce کیا ہے۔ اب ایم کیو ایم والے خود بیٹھے ہیں - ان سے پوچھا جائے کہ بھئی آپ کو کس نے produce کیا ہے اور پھر کہا کہ جونیجو صاحب مرحوم، اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت کرے۔ ان کے ساتھ جو تعلق تھا۔ وہ اچھا تھا لیکن on record میں یہ کہوں گا کہ کوئی کسی کو produce نہیں کرتا ہے۔ یہ عوام ہی produce کرتی ہے۔ قوم پارٹیز کو produce کرتی ہے۔ پھر پارٹیز کو فنا بھی کر دیتی ہے - یہ بھی سارا عوام اور قوم کا مسئلہ ہوتا ہے - ایک بات یہ ہے اور دوسرا مرحوم محمد خان جونیجو صاحب نے کبھی مجھ سے نہ کوئی ایسی بات کہی نہ میری حکومت dismiss ہوئی۔ میں نے تو خود استعفیٰ دیا تھا اور میرے استعفیٰ کے بعد dismiss تو مرحوم جونیجو کی حکومت ہوئی۔ تو ریکارڈ درست ہونا چاہیے - اس طرح کی بات سینئر ممبر سے اچھی نہیں لگتی - شکریہ جی -

جناب چیئرمین۔ جی مولانا فضل محمد صاحب۔ اس کے بعد اس طرف سے۔ مولانا صاحب کے بعد پھر اس طرف سے۔ مولانا صاحب -

حافظ فضل محمد۔ جناب والا! آپ کتنے منٹ دیں گے۔

جناب چیئرمین۔ دس منٹ جی۔ دس منٹ -

حافظ فضل محمد۔ اس وقت جو آنے کا فیصلہ کیا تھا۔

جناب چیئرمین۔ بہت لمبا ہو گیا ہے اب اس کو ختم بھی تو کرنا ہے ناں۔ اجلاس بھی آخر ختم کرنا ہے، wind up کرنا ہے -

حافظ فضل محمد۔ اتنا اہم مسئلہ ہے -

خواجہ قطب الدین۔ جناب! ایک تو یہ ہے کہ ایک disadvantage ہے کہ آخر میں بولنا اور یہ ہے کہ penalise ہونا کہ ۲۵ منٹ کی جگہ ۱۰ منٹ کر دینا تو میرے خیال سے جب

آپ allow کر ہی رہے ہیں تو allow کر دیں۔

Mr. Chairman: If the debate gets unduly prolonged then I can cut it down.

حافظ فضل محمد۔ چلائیں اجلاس چلائیں۔

جناب چیئرمین۔ آخر ساری عمر تو نہیں چل سکتا ناں۔

حافظ فضل محمد۔ جناب! دس منٹ میں ہم کیا کہہ سکتے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ یہ اجلاس جو ہے۔ اس کا میاں رضا ربانی کو معلوم ہے۔ He discussed with me.

میاں رضا ربانی۔ جناب! میرے ساتھ کوئی discuss نہیں ہوا۔

جناب چیئرمین۔ آج کا' آج کا۔ آپ بتائیں۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی۔ جناب میرا خیال ہے۔ جتنا جو آپ ٹائم مقرر کریں۔ میرا خیال ہے کہ نو بجے تک ٹھیک ہے۔

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے جی نو بجے تک چلاتے ہیں لیکن اس چیز کو ختم کریں، کل بھی ہو گا لیکن ختم ہو گا تو آگے کچھ ہو گا۔ جی حافظ فضل محمد صاحب۔

حافظ فضل محمد۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بہت شکریہ جناب عالی کہ بہت بڑے لمبے انتظار کے بعد آپ نے مجھے چند منٹ مرحمت فرمائے۔ اگرچہ یہ انتہائی اہم اور انتہائی تفصیل طلب موضوع ہے۔ جناب عالی! کوئی بھی سیاسی ورکر، کوئی بھی سیاستدان' کوئی بھی سیاسی میدان میں کام کرنے والے جہاں کہیں بھی دنیا میں ہوں وہ گورنر راج کی حمایت نہیں کر سکتے۔ گورنر راج کے لگانے سے حکومت نے یہ تسلیم کر لیا کہ ہماری حکومت وہاں ناکام ہو گئی ہے۔ جب ہم پہلے کہا کرتے تھے کہ جو حکومت جس شکل میں، جس صورت میں، جس set up سے تم نے تشکیل دی ہے' یہ ناکام ہے۔ البتہ جناب عالی! انہوں نے اس کا حل گورنر راج سے نکالا ہے جبکہ گورنر راج کے تجربے یہاں ہمارے پاکستان میں پہلے ہی کئی دفعہ ہو چکے ہیں لیکن کسی بھی گورنر راج نے ایک اچھا اور خوبصورت نتیجہ کبھی نہیں دیا ہے۔ بلوچستان میں بھی یہ آزما چکے ہیں۔

مجھے تو اس بات پر یقیناً افسوس ہے کہ پیپلزپارٹی والوں نے بھی یہی سب کچھ ماضی میں کیا کہ آج جس عمل کی وہ مخالفت کر رہے ہیں جبکہ ان ہی کے ہاتھوں سے دونوں چھوٹے صوبوں کی حکومتوں کو برطرف کر کے وہاں مرکز راج کو قائم کر دیا گیا اور صوبوں کے حقوق کو سلب کر کے وہاں پر جس ریاستی دہشت گردی کا مظاہرہ کیا گیا وہ بھی خونی تاریخ کا ایک حصہ ہے۔

جناب عالی! مجھے اس بات پر بڑا افسوس ہے کہ حکیم سعید صاحب مرحوم جیسی شخصیت کچھ دہشت گردوں کے ہاتھوں شہید ہوئی لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ حکیم سعید صاحب بہت بڑی شخصیت تھے۔ اسی انداز سے مولانا عبداللہ صاحب جو ہمارے یہاں اسلام آباد کی لال مسجد کے خطیب تھے اور رویت ہلال کمیٹی کے چیئرمین بھی تھے، ایک ہی دن میں دونوں شہید کئے گئے۔ تو اگر اصول ہے، اگر اخلاق ہے، اگر جرأت ہے، اگر ہمت ہے، اگر حوصلہ ہے تو اسی دن جس شہادت کو کراچی میں بہانا بنا کر، دلیل بنا کر، علت اور وجہ بنا کر وہاں گورنر راج نافذ کر دیا گیا تو اسی قسم کا قتل یہاں اسلام آباد میں ان کی ناک کے نیچے، اس قسم کی درندگی اور دہشت گردی کا مظاہرہ کیا گیا تو اس کو دلیل بنا کر ہمارے وزیر اعظم صاحب میں اخلاقی جرات ہونی چاہیئے تھی کہ وہ مستعفی ہو جاتے یا یہاں پر فوج کو دعوت دے دیتے کہ بھئی ہم ناکام ہوگئے ہیں۔ اگر وہ صوبے میں ناکام ہو گئے تھے تو اسی قسم کی دہشت گردی کا مظاہرہ یہاں اسلام آباد میں ان کے سامنے ہوا۔ جناب عالی! یقیناً حکیم سعید صاحب قابل احترام شخصیت تھے لیکن اگر ان کے احباب کا اور متعلقین کا حلقہ تھا تو اسی قسم کا مولانا عبداللہ صاحب کا بھی ایک حلقہ تھا، ان کے بھی متعلقین تھے، ان کے بھی احباب تھے، ان کے مرید تھے، مقتدی تھے۔ اگر وہ گورنر راج کے لئے جواز بن سکتا ہے تو کیا وزیر داخلہ صاحب یہ فرمائیں گے کہ انہوں نے ایک دن بھی یہ تکلیف گوارہ کی ہو اور پولیس افسران سے پوچھا ہو کہ تم نے مولانا عبداللہ صاحب کے قتل کے کیس کے حوالے سے کس حد تک پیش رفت کی ہے۔

جناب عالی! مجھے ذاتی طور پر ہمیشہ اس بات پر دکھ ہوتا ہے کہ اصول نہیں، اخلاق نہیں، روایات نہیں، قوانین نہیں، ضابطے نہیں بلکہ اپنے ذاتی مفادات اور اپنے سیاسی مفادات کے لئے قانون کو ایک کھلونا بنا کر استعمال کیا جاتا ہے۔ اس سے پہلے بھی، ہمارے پاکستان کی ساری ہسٹری بھری ہوئی ہے، ہمیشہ حکمرانوں نے اپنے مذموم عزائم کے لئے، اپنے ذاتی مفادات کے لئے، اپنے سیاسی مفادات کے لئے، اپنے اقتدار بچانے کے لئے اس قسم کے حربے استعمال کئے ہیں۔

آئین میں ایک مخصوص حالات میں کچھ مخصوص اختیارات تفویض کئے جاتے ہیں۔ تو ان سے فائدہ اٹھا کر ان کو اتنے وسیع و عریض کر کے اپنے سیاسی اور اپنے ذاتی مفادات کو حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اس پر مجھے دکھ ہوتا ہے۔

جناب عالی! اگر دہشت گردی ہے تو مجھے یہ سمجھ نہیں آ رہا ہے '۲۰' مہینوں کی بات ہے' ہمارے اور آپ کے سامنے ہے' ایک ہفتے میں MQM دنیا کی NO.1 دہشت گرد بن جاتی ہے لیکن دوسرے ہفتے میں دنیا کی No.1 محب وطن جماعت بن جاتی ہے اور امن پسند بن جاتی ہے۔ ایک ہفتے جب ان کے ساتھ بیٹھتے ہیں تو تمام جرائم معاف اور ان سے درگزر کر لیتے ہیں۔ لیکن دوسری طرف مجھے اس بات پر بھی افسوس ہے کہ اگر ان کی مسلم لیگ کے ساتھ مصالحت ہوتی ہے تو ہمارے دوسرے احباب آسمان کو سر پر اٹھا لیتے ہیں کہ دہشت گردوں کے ساتھ انہوں نے اتحاد کر لیا ہے' ان کو اپنے ساتھ ملایا ہے اور عوام کے اوپر دہشت گردوں کو مسلط کیا ہے۔ جب ان کی علیحدگی ہوتی ہے۔ جس طرح ہمارے راشدی صاحب نے فرمایا ہے کہ نکاح تو ان کا ہمارے ساتھ ہوا تھا لیکن چند عرصے کے لئے وہ آنکھ وہاں لڑاتے رہے اور ان کو خراب کر کے ہمارے پاس بھیج دیا۔ مجھے اس کی نفاست پر حیرانگی ہے کہ آپ کے ساتھ ان کا نکاح تھا' وہ وہاں خراب ہو کر آئے' آپ ان کو پھر کس بنیاد پر قبول کر رہے ہیں۔ انہوں نے کیسے اس نکاح کو دوبارہ قبول کر لیا۔ جناب عالی! یہ اصول نہیں ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ہم تو بغیر کسی مفاد کے اصولی بات کرتے ہیں۔ اگر واقعتاً MQM والے کہتے ہیں کہ ہم سیاسی لوگ ہیں تو جب بھی کوئی دہشت گرد پکڑا جاتا ہے تو وہ شور مچاتے ہیں کہ یہ تو ہمارے فلاں سیکٹر کا انچارج ہے۔ یہ ہمارا کارکن ہے۔ جب بھی کوئی بندہ پکڑا جاتا ہے وہ کہتے ہیں کہ یہ ہمارا کارکن ہے۔ پھر کہتے ہیں کہ ہم بھی دہشت گردی کے خلاف ہیں۔ ہم بھی دہشت گردی کی مذمت کرتے ہیں۔ ہم بھی دہشت گردی کو لات مارتے ہیں۔ ہم بھی دہشت گردی پر لعنت بھیجتے ہیں۔ لیکن جب کوئی پکڑا جاتا ہے تو وہ اس کو اپنا اہم عہدیدار ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

جناب عالی! حقیقت یہ ہے کہ مسلم لیگ نے سندھ میں اپنی حکومت کی بنیاد غلط اینٹوں پر استوار کر دی ہے۔ اس لئے اس کے نتائج اب پوری قوم کے سامنے ہیں۔ انہوں نے ابتداء میں ہی غلطی کی کہ ان کے ساتھ اتحاد کر لیا۔ اگر واقعتاً یہ بات ثابت ہے کہ MQM پوری نہ سہی تو ان کی صف میں ایک بڑا گروہ' ایک بڑی جماعت' ایک موثر قوت دہشت گردوں کی

گھسی ہوئی ہے تو پھر ان کے ساتھ کیوں اتحاد کرتے ہیں۔ میں سوالیہ انداز میں کہہ رہا ہوں۔ پھر اس وقت ان کے ساتھ اتحاد کرنا غلط تھا۔ یہ دہشت گرد کل کے بندے نہیں ہیں کہ کل ہی MQM میں شامل ہو گئے ہیں۔ یہ دہشت گرد اگر MQM کے کارکن ہیں، عہدیدار ہیں، MPA ہیں تو یہ آج کے نہیں، یہ اس وقت بھی اس میں شامل تھے اور انہی عہدوں پر فائز تھے جب ان کے ساتھ اتحاد کر رہے تھے۔ اگر یہ اصول ہیں تو وہاں پر گورنر راج کے سوا ان کے پاس کوئی چارہ نہیں تھا۔ کیا آپ بتائیں گے کہ اسلام آباد میں جو کچھ ہوتا ہے، روزانہ ڈاکے پڑتے ہیں، روزانہ بنکوں کو لوٹا جاتا ہے، روزانہ عصمتیں لوٹی جاتی ہیں، روزانہ گھروں پر ڈاکے پڑتے ہیں، روزانہ قتل ہوتے رہتے ہیں، اس کی کیوں پردہ پوشی کرتے ہیں۔ اگرچہ مجھے کچھ لوگ مشورہ بھی دیتے ہیں کہ آپ اس طرح بات نہ کیا کریں۔ مولانا عبداللہ صاحب کی شہادت پر ISI پردہ ڈال رہی ہے جبکہ میں ان کے نوٹس میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ اس کی کوئی تفتیش نہیں ہے۔ یہاں اسلام آباد میں چند دن پہلے اہم شاہراہ پر ۴ علماء شہید ہو گئے لیکن اس کا کسی نے نوٹس نہیں لیا۔ اب یہ مولانا عبداللہ صاحب کی شہادت کا مسئلہ ہے، کوئی اس کا نوٹس نہیں لے رہا ہے لیکن وہاں حکیم سعید کی شہادت، اس کا مجھے بہت ہی احترام ہے، بہت ہی برا ہوا، بہت ہی برا ہوا، بہت ہی برا ہو ہے، حد سے زیادہ برا ہوا ہے، لیکن اگر اس کے لئے جواز ہے گورنر راج کا تو یہاں بھی تو کچھ کریں۔

جناب عالی! کسی بھی شکل میں ہو، چاہے گورنر راج کی شکل میں ہو، چاہے وہ بابر والا فلسفہ ہو، اگر دہشت گرد پکڑے جاتے ہیں تو ہم ان کی حمایت کرتے ہیں۔ اگر وہ غلط طریقے سے اپنی سیاسی مصلحتیں حاصل کرنا چاہتے ہیں تو ہم یقیناً ان کی مخالفت کرتے ہیں ۔ جناب عالی یہ حالت ہے آپ دیکھ رہے ہیں۔

Mr. Chairman : Wind up , please.

حافظ فضل محمد: ہم ہیں مشتاق اور وہ بیزار

یا الہٰی یہ ماجرا کیا ہے

ہم تو مزید بولنا چاہتے ہیں۔ چلو ہم بھی تسلیم خم کر ڈالیں گے کہ

بے نیازی تیری عادت ہی سہی۔

جناب چیئرمین: جی جناب ساجد میر صاحب۔

جناب ساجد میر : بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ جناب چیئرمین، سندھ میں گورنر راج کا نفاذ ایک طویل اور المناک پس منظر رکھتا ہے جس سے ہم سب ہی آگاہ ہیں۔ مگر مشکل یہ ہے کہ ہم قومی مسائل کو قومی حوالے سے دیکھنے کی بجائے انہیں ذاتی حوالے یا زیادہ سے زیادہ اپنے جماعتی حوالے سے دیکھتے ہیں۔ یہاں اس ایوان کے اندر اس موضوع پر جو تقریریں ہوئیں، ان میں غالباً سب سے بڑا اعتراض جو اس طرف سے آیا وہ یہ تھا کہ گورنر راج کے نفاذ سے صوبے کے عوام کے سیاسی حقوق متاثر ہوئے ہیں۔ اسے فیڈریشن کے ساتھ تعبیر کیا گیا۔ جناب والا! جب سندھ کے اور بالخصوص کراچی کے حالات وہ نہ ہوتے جو تھے تو یقیناً اسے ایک سیاسی ظلم قرار دیا جا سکتا تھا لیکن ان حالات کے حوالے سے جو اس روشنیوں کے شہر پر گزرے ہیں، ان کے حوالے سے یہ ایک ضرورت تھی، سرجیکل آپریشن کی ضرورت تھی جس کو پورا کیا گیا ہے۔ یہاں اس سلسلے میں پنجاب اور اسلام آباد کا حوالہ بھی دیا گیا ہے۔ ملک کے دوسرے علاقوں کا حوالہ دیا گیا کہ وہاں بھی دہشت گردی کے، قتل و غارت کے واقعات ہوئے ہیں، وہاں گورنر رول کیوں نہیں نافذ کیا جاتا۔ جناب ایک فرق تو ہے تسلسل کا اور شدت کا کہ جس تسلسل اور شدت سے کراچی میں یہ واقعات ہو رہے تھے اس کا کوئی comparison نہیں ہے باقی جگہ کے حالات سے۔

شہر جس کو کہیں وہ مقتل ہے

گھر بنا ہے نمونہ زنداں کا

یہ اس روشنیوں کے شہر کا حال ہو چکا تھا۔ جناب اصل فرق یہ ہے کراچی کے حالات میں اور ملک کے دوسرے حصوں کے حالات میں، مثال کے طور پر پنجاب میں اگر دہشت گردی کے واقعات ہوتے ہیں تو حکومت کی بھرپور کوشش اور حکومت کی ایک will ان واقعات کو روکنے کے لئے موجود ہے۔ وہاں یہ نہیں ہوتا کہ دہشت گرد پکڑے جائیں اور کہیں سے فون آجائے کہ یہ ہمارا کارکن ہے، وہاں یہ نہیں ہوتا کہ فون آنے کے بعد پھر مجبوراً سیاسی مجبوریوں کے تحت اس نام نہاد کارکن کو چھوڑنا پڑے۔ اگر کسی طرح سندھ کی حکومت جس میں بہرحال مسلم لیگ بھی شامل تھی، ہمارے ایم کیو ایم کے دوست بھی شامل تھے، اگر یہ صوبائی حکومت بھی اپنی ذمہ داری کا احساس کرتی اور وہاں یہ چلن نہ ہوتا، یہ رواج نہ ہوتا، کہ دہشت گردوں کو، مجرموں کو پکڑا جائے اور اقتدار والے لوگ، حکومت میں بیٹھے ہوئے لوگ ان کی سفارشیں کر کے ان کو چھڑانے کی کوششیں کریں۔ اگر حکومت کے پاس political will موجود ہوتی اور اس کی کوشش جاری ہوتی

دہشت گردی پر اور قتل و غارت پر قابو پانے کی تو یقیناً وہاں بھی پنجاب اور دوسرے صوبوں کی طرح گورنر رول کی ضرورت پیش نہ آتی۔

ایک اور قابل ذکر اور قابل غور اعتراض جو ہمارے دوستوں نے کیا' وہ یہ تھا کہ اگر ایم کیو ایم دہشت گرد تھی، قتل و غارت گری پر یقین رکھتی تھی تو مسلم لیگ نے اسے اپنی حکومت میں پارٹنر کیوں بنایا؟ انہیں حکومت میں شامل کیوں کیا ؟ اس سلسلے میں ، میں گزارش کروں گا کہ مسلم لیگ نے یا کسی نے ایم کیو ایم کو بطور تنظیم کے blame نہیں کیا۔ میں یہاں پر کہنا چاہوں گا کہ ایم کیو ایم بہرحال سندھ کی اور کراچی کی ایک پولیٹیکل قوت ہے اور میاں نواز شریف کا یہی بہت بڑا contribution ہے ملک کے لئے کہ انہوں نے تمام علاقائی اور صوبائی پارٹیوں کو ہمیشہ main stream میں لانے اور main stream میں رکھنے کی کوشش کی ہے۔ اب تالی جناب دونوں ہاتھوں سے بجتی ہے۔ اگر صوبہ سرحد میں ، یا سندھ میں یا کسی اور جگہ کوئی علاقائی پارٹی اپنا نیشنل اور قومی رول چھوڑ کر واپس جانا چاہتی ہے صوبائی رول کی طرف' علاقائی رول کی طرف تو یہ اس کی اپنی مرضی ہے۔ ان حالات میں صرف حکومت کو یا وزیراعظم کو الزام دینا مناسب نہیں ہے۔ ہمارے ان دوستوں کو اپنے گریبان میں جھانکنا چاہیئے اور غور کرنا چاہیئے کہ آخر وہ کیا حالات تھے کہ میاں نواز شریف جیسے بردبار اور مصمم انسان نے انتہائی شدید کوشش کرنے کے بعد کہ یہ لوگ main stream میں آئیں اور main stream میں رہیں' آخر کیا حالات تھے کہ یہ لوگ چلے گئے؟ اس سلسلے میں انہیں اپنی کارروائیوں پر' اپنی سوچوں پر ' بھی غور کرنا ہوگا اور ان کا جائزہ بھی لینا ہوگا۔

میں یہاں یہ بھی کہنا چاہوں گا جناب کہ اب' اس وقت بھی کراچی کے دہشت گردوں اور مجرموں کی سزا ایم کیو ایم کو بطور تنظیم نہیں دینی چاہیئے۔ جیسا کہ حکومت کے اعلانات سے بار بار واضح ہو رہا ہے کہ وہ اسے ایک دہشت گرد تنظیم کے طور پر نہیں لے رہے۔ کارروائی صرف دہشت گردوں کے خلاف ہو رہی ہے۔ کسی تنظیم کے خلاف نہیں، کسی جماعت کے خلاف نہیں۔ میں یہ چاہوں گا کہ یہ پالیسی برقرار رہے بلکہ اسے اور نکھارا جائے اور بہتر بنایا جائے۔ انتظامی اقدامات اس حد تک ہی کئے جائیں جس حد تک وہ ضروری ہیں اور وہ ضرورت ختم ہوتے ہی پھر از سر نو یہ کوشش کی جائے کہ سیاسی قوتوں کو' سیاسی انداز میں deal کیا جائے اور سیاسی انداز میں ان کے ساتھ گفتگو کر کے انہیں پھر main stream میں لایا جائے اور امن و امان کی بحالی میں ان

کو حصہ دار بنایا جائے۔ یہ ایک قومی مسئلہ ہے جس میں سارے افراد کو اور ساری جماعتوں کو تعاون کرنا چاہیئے۔ کراچی کی رونقوں کی بحالی، کراچی کی صنعتوں کی بحالی، کراچی میں امن و امان کی بحالی یہ پاکستان کی ترقی اور استحکام کی دلیل ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس قومی مسئلے کی طرف سب کی توجہ ہونی چاہیئے۔ پارٹی کی سیاست سے بالاتر ہو کر ہم سب کو اس میں تعاون کرنا چاہیئے۔

جہاں تک گورنر راج کی مخالفت برائے مخالفت کا تعلق ہے، میں یہ گزارش کروں گا کہ یہ مخالفت کرنے سے پہلے ہمارے ان دوستوں کو ایک دفعہ پھر اپنے گریبان میں جھانکنا چاہیئے کہ

رقم تھیں اپنے چہرے پر خراشیں
میں یہ سمجھا کہ آئینہ ٹوٹا پڑا ہے

حال یہ ہے کہ ان کے اپنے عہد اقتدار میں ایک نہیں دو صوبوں میں گورنر راج نافذ کیا گیا۔ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے، ہمارے دوستوں نے کہا کہ 234 کی بجائے 232 استعمال کیا گیا، وہ بھی بہرحال کتاب آئین کا حصہ ہے۔ اسے کتاب آئین سے ابھی نکالا نہیں گیا۔ اس میں کیا حرج ہے کہ ایک خاص دفعہ کی بجائے کوئی اور دفعہ استعمال کی جائے۔ بہرحال اس بات سے قطع نظر یہ کہنا کہ گورنر رول کیوں نافذ کیا گیا، کیا یہ سمجھتے ہیں کہ عوام کا حافظہ اتنا کمزور ہے کہ وہ بھول گئے ہیں کہ سرحد میں، صوبہ پنجاب میں صرف ایک مقصد کے لئے، صرف ایک مقصد کے لئے گورنر رول نافذ کیا گیا۔ یہاں تو بہت بڑا مقصد تھا، بہت بڑا ایجنڈا تھا، امن و امان کی بحالی کا، سندھ میں، کراچی میں، لیکن پنجاب میں کیا تھا؟ سرحد میں کیا تھا؟ وہاں ایک شخص کو ہٹا کر اس کی جگہ دوسرا آدمی لانا تھا۔ منظور وٹو کو ہٹانے کے لئے، یا صابر شاہ کو ہٹانے کے لئے۔ صرف اس مقصد کے لئے گورنر رول نافذ کیا گیا اور اس کے علاوہ اس کا کوئی مقصد نہیں تھا۔ جناب میں یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ ہماری سیاست میں منافقت اور دہرا معیار ختم نہیں ہوتا۔ جو سیاست دانوں کا اعتبار باقی رہا تھا وہ بھی عوام کی نگاہ میں جاتا رہے گا، یہ گھسا ہو فقرا روزانہ سنتے ہیں کہ سیاست میں کوئی چیز حرف آخر نہیں ہوتی اور اس کی آڑ میں کیا کیا کھیل کھیلے جاتے ہیں کہ وہ قوت یا وہ افراد جن سے کل تک بات کرنے کے لئے تیار نہیں تھے ہمارے یہ دوست، مجھے یاد ہے جناب اسی ایوان میں کی ہوئیں وہ تقریریں، جب ہم کہا کرتے تھے کہ ایم کیو ایم کو بطور ایک سیاسی تنظیم کے deal کرو۔ انتظامی اقدامات جو ضروری ہیں وہ بھی کرو، لیکن ساتھ سیاسی انداز میں وہ بھی کرو، مجھے یاد ہیں وہ تقاریر جن کے اندر کہا جاتا تھا کہ دہشت گردوں سے ہم گفتگو کرنے

کے لئے تیار نہیں۔ ان کے ساتھ بیٹھنے کے لئے تیار نہیں، ان کے ساتھ بات کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ اب وہی بہن، بھائی کو پیغام بھیج رہی ہے کہ بھائی غصہ تھوک دو، آؤ پھر مل بیٹھیں۔ "آ عندلیب مل کے کریں آہ و زاریاں"۔ پھر ان کو یہ پیغام رسانی ہو رہی ہے پھر ان کو یہ پیغام دیا جا رہا ہے۔ یہ سیاست کا کیا اصول ہے کہ سیاست میں کوئی چیز حرف آخر نہیں ہوتی، کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر قسم کی بے اصولی کو، ہر قسم کی منافقت کو روا رکھا جائے، کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ جن کو کل تک ہم ہر لحاظ سے مجرم قرار دیتے رہیں، غلط یا صحیح آج ان کی منت خوشامد کی جائے کہ وہ ہمارے ساتھ مل جائے۔ جب تک یہ بے اصولی اور منافقت ختم نہیں ہوتی اس وقت تک پاکستان کی سیاست کی اصلاح ممکن نہیں۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ جی۔

جناب ساجد میر۔ آخری بات میں یہ کرنا چاہتا ہوں جناب! یہاں یہ کہا گیا کہ حکیم محمد سعید صاحب بہت بڑے آدمی تھے لیکن بہرحال وہ ایک فرد تھے۔ میں یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ حکیم محمد سعید کا قتل ایک فرد کا قتل نہیں ہے ایک ادارے کا قتل بھی نہیں ہے کئی اداروں کا قتل ہے۔ وہ شخص جس طرح کئی ادارے چلا رہا تھا کئی اداروں کا یہ ایک institution کا نہیں، کئی institutions کا قتل ہے۔ اس سے قطع نظر یہ کہا گیا کہ ایک آدمی کی وجہ سے، ایک قتل کی وجہ سے Governor rule لگایا گیا۔ جناب ایسی بات نہیں یہاں وہ اونٹ کی پیٹھ پر آخری تنکے والا محاورہ بھی صحیح نہیں، آخری تنکا نہیں جب اونٹ کی پیٹھ پر آخری وزنی سل، آخری وزنی پتھر رکھا گیا تو حکومت کو مجبور ہو کر یہ اقدام کرنا پڑا۔ یہ اقدام مجبوری کا نتیجہ ہے اور مجھے یقین ہے کہ مجبوری کی حد تک ہی انتظامی اقدامات کو استعمال کیا جائے گا۔ کسی تنظیم کو، کسی جماعت کو بطور تنظیم اور جماعت نشانہ نہیں بنایا جائے گا اور یوں ہی حالات سازگار ہوں گے۔ انہیں دوبارہ political mainstream میں لانے کی کوشش کی جائے گی۔ بہت، بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ جی۔ جی نو بج گئے ہیں جی

So, the House is adjourned to meet again tomorrow at 5.00 PM.

[The House was then adjourned to meet again at five of the clock in the evening on Wednesday, November 18, 1998].